A-PDF Page Crop DEMO: Purchase from www.A-PDF.com to remove the watermark

آثار الشعراء

مصنفہ

شاعر باکمال معدن علم المثال ملک الفضلاء ناموران سخن گستری شہسواران میدان سخنوری

جناب منشی محمد کرم امام خان صاحب مرحوم

حسب فرمایش

جناب منشی سید واجد علی صاحب رئیس مندیلہ ضلع ہردوئی

باہتمام

بابو کیدار ناتھ ورما۔ بی۔ اے

[illegible]

ہندوستانی پریس لکھنؤ مطبوعہ گردھاری

ماہ ستمبر سنہ ۱۹۲۵ء

ستائی جلد ۱۰۰۰ ورجہ خاص مجلد ۱۰۰۰

UMAR SECTION

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۱۲۵۰

دیباچہ

مسئلہ الہ کے تفصیلی

علم بالکل

مان لیجئے چوہدری محمد عبداللہ صاحب بی اے ایل ایل بی ڈپٹی آنریری سیکرٹری

رشتی لمیٹڈ پریس ایسوسی ایشن آف لندن گریٹ برٹن

منظور ہے گذارش احوال واقعی
اپنا بیان حسن طبیعت نہیں مجھے

تمام حمد و ثنا اُس معبود حقیقی و صانع باکمال کے لئے ہے جس نے مضراب عالم کو طرح طرح نغموں سے آراستہ و پیراستہ کیا۔ سامعہ و ناطقہ میں گوناگوں عجائبات و لذات پیدا کئے۔ سبحان اللہ کیسا خالق ہے وہ۔ جس نے زبان و دہان سے حرف و معجزہ کا کام لیا۔ انسان تو انسان وحوش و طیور کو بھی نغمہ سنجی عطا فرمائی۔

قطعہ ذرہ ذرہ اُس یگانۂ حقیقی کی مدح و صفت میں رطب اللسان ہے

یارب اے زبان کو کہ ثنائے تو گفتم
توصیفت کمال کبریائے تو گفتم

چیزے بہ بساط ما ہستی دستان نیست جانے کہ تو دادۂ فدائے تو کنیم

درود اور سلام حضور سرورِ عالم شفیع محشر حضرت محمد صلعم اور جملہ آل و اصحاب پر ہو جنکے طفیل مین عالم وا
عدم سے وجود مین آئی۔

خرابا تیان مے پرستی کنید محمد بگویید و مستی کنید

صاحبانِ ذی وقار و اربابِ فراست پر واضح ہو کہ کتاب لاجواب معروف بہ معدن الموسیقا
ایک گوہر نایاب و دُرِ بے بہا ہے۔ عرصہ تک طالبانِ صادق و عاشقانِ تشنہ
مانند چشمۂ آبِ حیات پنہان رہ کر بصد آب و تاب اب ہماری نظرون کے سامنے ہے ان
فن و ارباب بصارت ہی کر سکتے ہین۔

حُسن لیلیٰ گر ندانی از قتیلِ عشق پرس درد مجنون گر ندانی از زمین بشنو

علمِ موسیقی کا شمار فنون لطیفہ مین ہے تعلق اسکا حسن سمع سے ہے اور وارد ہوا اسکا آواز پر ہے۔
جس طرح کوئی انسان طب کی کتابین پڑھ کر حکیم نہین ہو سکتا اور مصوری کی کتابین مطالعہ کرنے
سے باکمال مصور نہین بن سکتا۔ اسی طرح یہ امید کبھی نہین کی جا سکتی ہے کہ محض اس کتاب کے
پڑھنے ہی سے بلا عملی مشق و محنت کے کوئی شخص گویا بن سکے

علمِ موسیقی ہندوستان مین تین ہزار برس سے رائج ہے۔ پرانی کتابین اور گرنتھ اس فن پر سنسکرت
مین ہین۔ انکا سمجھنا ہر شخص کے لیئے اس زمانہ مین آسان نہین۔ کچھ کتابین فارسی مین ہین۔ اور
حال مین اُردو مین بھی دو ایک کتابین اچھی لکھی گئی ہین۔ لیکن زبان اُردو مین کوئی پرانی تصنیف
کسی اُستاد کی اس وقت تک شائع نہین ہوئی ہے۔

کتبِ مطبوعہ کی اس قلت کے چند اسباب ہین۔

اوّل تو موسیقی کی تعلیم کا کسی یونیورسٹی مین انتظام نہین۔ دوسرے کسی اسکول یا کالج کے

نصاب مین داخل ہے - اِس فن کے جاننے والے اور باکمال اکثر نہایت درجہ بخیل گذرے ہین - اور جو صاحب کمال مرا اپنا فن بھی ساتھ لیتا گیا - اور اکثر ان مین سے جاہل اور تصنیف و تالیف سے نابلد مین

خوشی غمی - جنگ - عبادت ہر موقع اور محل پر موسیقی کا عام چرچا ہے - علمائے یورپ نے حال مین بہت سے تجربون کی بنا پر ثابت کیا ہے کہ اکثر گانے اور راگ دماغی امراض کے علاج مین نہایت درجہ مفید ہین - تھکاوٹ اور اضمحلال کے دور کرنے مین بھی گانا اکثر سودمند ہوتا ہے - اِس مسئلہ کے نفسیاتی پہلو سے ہندوستان کا غریب مزدور اور دیہاتی چکی پیسنے والی بھی آگاہ ہین - گو ان کا علم بالکل غیر شعوری ہے - راگ اور گانے کا اثر جانورون پر بھی ہوتا ہے - غصہ ور اور ضدی بچے کو مان لوری دیکر کس طرح رام کر لیتی ہے - اور سانپ اور ریچھ تو بین کی آواز پر کس طرح مست ہوتے اور جھومتے ہین - مختصر یہ کہ گانا ایک ایسی برقی طاقت ہے کہ ہر ذی رُوح کی رگ و پے مین اسکا اثر دوڑ جاتا ہے اور اسکی سلطنت ہر جگہ جاری و ساری ہے - اور لحن داؤدی کا ذکر تو بعض مفسرین نے تفسیر شریف کلام الٰہی مین بھی کیا ہے - مشہور عالم پروفیسر ٹوبس کی تحقیقات و انکشافات پر تو ہمکو یہ بھی ماننا پڑیگا کہ پودے بھی اس سے تہیج مین آتی ہین -

المختصر ایک ایسے فن پر اس پرانی تصنیف کا عام فہم زبان اُردو مین دستیاب ہوجانا اور پھر حُلّہ طبع سے مزین ہونا بڑے شرم کی بات تھی منشی سید واجد علی صاحب رئیس سندیلہ نہایت درجہ تعریف و شکریہ کے مستحق ہین کہ اُنہون نے اس کتاب کی چھپائی کا بہت بڑا بار اپنے ذمہ لیا ہے - ورنہ اس کتاب کے حاصل کر لینے کے معاوضہ مین ازراہ قدردانی بعض معزز و متمول شائقین منشی صاحب کو ایک معتدبہ رقم ادا کرنے پر رضامند تھے - مگر آپ نے ایسے طمع غلیظ سے احتراز رکھکر کسی معاملت کو جائز نہ رکھا بلکہ باکمال مصنف کے نام نامی کو زندہ رکھنے کا خیال مدنظر رکھکر اشاعت کتاب مین کوشش کی ہے -

آپ نے عرصہ تک نہایت نیکنامی اور خوش اسلوبی سے گورنمنٹ سرو کی ہے۔ اور
آپکے مروی و سرپرست مشہور گورنر معلی القاب سر ہارکورٹ بٹلر رہا زیرے
ایک نادر و ذخیرہ پرانی قلمی کتابون کا فارسی عربی اردو وغیرہ مین آپکے پاس ہے۔ اکثر اس مین
کی کتابین غیر مطبوعہ اور نہایت درجہ قابل قدر ہین۔ بعض بعض احادیث شریف وغیرہ کتب مذہبیہ تمام
دمشق۔ ہرات۔ سمرقند و بیت الحرام وغیرہ کی لکھی ہوئی ہین اور ۴۸ سنہ ہجری تک کی لکھی ہوئی پائی جاتی
ہین۔ اور فرامین شاہی آپکے بزرگون کے نام معافیات وغیرہ کے اکبر بادشاہ سے قبل۔ شیر شاہ بادشاہ
کے وقت تک کے ہنوز موجود ہین۔ ایک رسالہ شاہزادہ دارا شکوہ کا تصنیف کردہ بھی ہے۔ اور
علم طب کی اکثر نادر کتابین ہین جنکا اب تک طبع ہونا پایا نہین جاتا ہے۔ چنانچہ یہ کتاب بھی اسی ذخیرہ
مین دستیاب ہوئی ہے۔ اور کتاب ہذا کا آپکے یہان آنا اس طور سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف کتاب
ہذا کو عقیدت حضرت شاہ خادم صفی صاحب پیرزادہ صفی پور قدس سرہ سے تھی۔ اور چونکہ حضرت شاہ
موصوف کو (علاوہ اپنے خاندان واجب التعظیم کے) سلسلہ بیعت و اجازت خاندان قادریہ کا منشی صاحب
کے باوا اجداد سے پہونچا ہے۔ اس طریقہ سے کہ منشی صاحب کے اجداد مین حضرت شاہ قمر الدین صاحب
کے (جو آپ کے جدا امجد حضرت محمد عارف عرف شاہ ولایت صاحب قادری سندیلوی قدس
سرہ العزیز کی چوتھی پشت مین تھی) ایک خلیفہ حضرت شاہ برحق صاحب تھے۔ اور ان کے مرید
حضرت شاہ خادم صفی صاحب کے دادا صاحب تھے جنکا کہ نام نامی اسم گرامی جناب حضرت شاہ
غلام زکریا صاحب تھا پس اسی سلسلہ قدامت کے وسیلہ سے مصنف کے ہاتھ کی لکھی ہوئی کتاب
مذکورہ کا آپکے کتب خانہ مین پہونچنا ظاہر ہوتا ہے۔ چنانچہ اس شجرہ سلسلہ بیعت کو کسی نے اس طریقہ سے
نظم کیا ہے جسمین کے چند اشعار حسب ذیل ہین۔

مظہر انوار بر حق حضرت خادم صفی — چون جناب شہ حفیظ اللہ با صدق و صفا

شہ غلام زکریا غواص بحرِ معرفت　　شاہِ برحق شاہ قمرالدین شمس الابتدا
شاہ عین اللہ کہ شہ عباس بود اندر عوام　　شہ ولایت شاہ قاسم سرگروہِ اولیا

کتاب کے فاضل مصنف اپنے وقت کے اُستاد کامل بلکہ نابغۂ زمانہ تھے جو فن مصوری شاعری شہسواری اور حکمت وغیرہ میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ خود ایک مفصل دیباچہ فن تاد پر لکھا ہے جو شامل کتاب ہے ہمکو صرف اتنا عرض کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اگر ناظرین کو کتاب کا طریقۂ بیان و طرز ادا بعض بعض مقامات پر خصوصاً اخیر "رسالہ راز النساء" میں کسی قدر پیچیدہ و دقیانوسی معلوم ہو تو معاف فرمائیں۔ ہم نے خود اس بات کو اکثر جگہ محسوس کیا ہے اور خیال ہوا تھا کہ عبارت مثل زمانۂ موجودہ کے صاف و درست کر دیجائے۔ یا پورا حصہ "رسالہ راز النساء" کا نکال ڈالا جائے۔ مگر پھر یہ ذہن میں آیا کہ ہر تحریر کا طرز بیان نرالا اور ایک دوسرے سے جدا گانہ ہوتا ہے مثلاً جو کتب تاریخ کا طرز بیان ہوتا ہے وہ کتب ریاضی کا نہیں ہوتا ہے۔ اور جو کتب ادبیہ کا طرز بیان ہوتا ہے وہ کتب طبیہ کا نہیں ہوتا۔ علیٰ ہذا القیاس ممکن ہے کہ اپنے طرز تحریر میں ماہر فن مصنف نے کوئی مصلحت مدنظر رکھی ہو اس لیئے فی الحال کتاب جس طرح سے ملی ہے چھپائی جاتی ہے۔ آیندہ ایڈیشن میں مناسب تغیرات بشرط فرمایش و خواہش ناظرین کے کر دی جائینگی۔

اخیر میں ہم سید صاحب کی ہمت مردانہ کی داد دیتا ہوں کہ وہ اس کتاب کے طبع ہونے کا انتظام نہایت خوبی سے کر رہے ہیں۔ بیشک صاحب فن و تصنیف پر آن کا بڑا احسان ہے اور وہ ہر طرح سے شکریہ کے مستحق ہیں۔ اُمید ہے کہ پبلک اور اہران فن خاص طور سے اس کتاب کی قدر کرینگے۔

الراقم ــــــــــــــــــــــــ

چودھری عبدالغنی۔ المرقوم ۲۵ اگست ۱۹۲۵ء

مناقب حضرت محمد عارف عرف سید شاہ ولایت قادری سندیلوی قدس سرہٗ

جدّ اعلیٰ سید واجد علی صاحب

انتخاب از کتاب مطبوعہ وسیلۂ نجات موسوم بہ مناجات و مناقب

اے وارثِ خیر الوریٰ اے مجمعِ فضل و سخا
وے رونقِ بزم وغا، یعنی کہ آلِ سید مجتبےٰ

شاہِ ولایت نامِ تو، اسرارِ حیدر کامِ تو
شہ آسمان یک گامِ تو، ہمچون عروجِ مصطفےٰ

اے ناصبِ علمِ علی، اے سرورِ
اے واقفِ علمِ نبی، اے مظہرِ شیرِ خدا

نورِ تو از نورِ علی، وز نورِ تو صدہا ولی
تو خود ظہورِ کاملی، ہستی امامِ مقتدا

سرِ از علی تو یافتی، در جان ما انداختی
ہمراہ حیدر تاختی، در مسجد و ہم در وغا

با شاہِ مردان بودۂ، خود کعبہ را قرسودۂ
گوا ز ہمہ بربودۂ، با مجتبےٰ با مرتضےٰ

اے قبلہ گاہِ
اے دستگیرِ بیکسان
اے شاہ شاہانِ جہان، بر ما عطای خود نما

اے سرورِ مشکل شکن، افتادہ بر کویت حسن
از پنجۂ شیرِ فتن، میکن بہ لطفِ خود رہا

نوٹ:- مندرجہ بالا مناقب میں بعض بعض الفاظ کتابت سے لہہ ہو گئے ہیں جس وجہ سے پڑھے نہ گئے

مُعدنُ المویقی

مع رسالہ

رازُ النسا

مولفہ

جناب حکیم محمد کرم امام خان صاحب اونامی اُستاد فن موسیقی

و موجد راگنیان موہنی و سروری و گوری پراستھانی و بھیروی کرم شاہنی ۔ و موجد راگھائے جیت پسندیدہ ۔ و

پنی سندھوی و تندراوتی و راڈان کیدار و سیام سارنگ وغیرہ

حسب الارشاد

جناب منشی سیّد اجد علی صاحب رئیس قصبہ سندیلہ ضلع ہردوئی سابق سپرنٹنڈنٹ سیتاپور میونسپلیٹی و انسپکٹر اکسٹرائی لکھنؤ

من اولاد جناب حضرت محمد عارف عرف حضرت شاہ ولایت صاحب قادری سندیلوی قدس سرہٗ

باہتمام بابو کیدار ناتھ ۔ ورما ۔ بی ۔ اے

ہندوستانی پریس لکھنؤ میں چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین ط کہ جس نے ایک زخمہ کن سے قانون تمام عالم بنایا۔ الحق جو بغور وتامل خیالات ہر دو عالم لوح دل سے دور کیے تو الوجود بین العدمین کا نقشہ نظر آیا۔ قولہ شعر

خیالاتِ دو عالم را چنان از لوح دل شستم — کہ شد بر تختہ ہستی ز یک نقطہ دو خط پیدا

یعنی جبکہ تمامی خیال تختہ دل سے اٹھا دیئے تو بحالت محویت لوح ہستی پر ایک نقطہ سے دو خط مشاہدہ ہوئے۔ سبحان اللہ وبحمدہ وہ نقطہ کیا ہے ذات معلّی پروردگار عالم اور دونو خط متعلق ہین عدمین سے۔ بہرحال حمد وثنا اسکی باہر ہے ازقیاس وگمان ووہم وخیال۔ ابیات

وہ کلمۂ کُن کا نغمہ پرداز — اُس گلشنِ دہر کا چمن ساز

طغرا کشِ نو بہار ہے وہ — رنگ گل ونوک خار ہے وہ

بس اُس ترنم ساز رزاق وحوش وطیور وانسان اور سرود پرداز خلاق کون ومکان نے واسطے ہدایت نغمہ سازی عبودیت انسان ضعیف البنیان کہ جو محلّی باشرف المخلوقات ہے۔ رسولان مقبول نزول فرمائے۔ للہ الحمد کہ شادابیٔ بوستان سخن اُسی گلچین قضاو قدر کے سبب ہے۔ اگرچہ گل چمن گلزار ہوے تمتع مین اُسکی گریبان چاک نہ ہوتا تو چشم بلبل مین گلستان خار نظر آتا۔ اور سرو آزاد اگر سلسلہ عبودیت مین اوسکی

پا بگل نہ ہتا تو نگاہ قمری مین دار معلوم ہوتا۔ بیت

ہر ایک پتّے سے گل کی بو عیان ہے اُسی علّت سے بلبل نوحہ خوان ہے

اور تمامی جن وانس نغمہ سازی اور سرود پردازی بصفت وثنا مین اُسکی مشغول۔ اور دعا ہر سرود سرا کی اخلاص وطرب مین اُسکی مقبول۔ پس جبکہ لسان مقال شیرین بیان نطق ستایش مین سبق صمٌ وبکمٌ پڑھے۔ تو شان الا مین اُسکے کافی ہے سورۂ قل ہو اللہ احد۔ اور اجمالاً اگر خیال اُس نواسنج پردہ دار جبار وقہار کا بہ نظر پردہ دری اوپر قہر وجلال کے آجائے تو بجز ظلّ عاطفت قسیم آب کوثر شفیع روز محشر بدر الدجیٰ نور الہدیٰ احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے کوئی ملجائے وماوائے پناہ نہ ہے سلام ہزاران ہزار اور درود بیشمار اوپر اُس بلبل خوش نوائے عالی حسب والانسب کے کہ سبب ایجاد کون ومکان اور باعث بنائے زمین وآسمان ہے۔ رباعی

محمد باعثِ ایجاد کُل محبوب سبحانی شرف ہے عیسیٰ گردون نشین کا جسکی دربانی

چراغِ طاقِ گردون ماہ بامِ شیرب یثربی کہ جسکے معجزون پر دال ہین آیاتِ قرآنی

اِس ناچیز حقیر کا کیا زہرہ اور قلم بُریدہ زبان کا کیا یارا کہ جسکی شان مقدس مین سرود ساز زمان نے لولاک لما خلقت الافلاک فرمایا۔ دعوی صفت وثنا گری۔ اور درود بیحد وسلام لاتعد واپر آل اطہار اور اصحاب کبار کے کہ ولا اور مودت اُنکی لاریب وسیلہ نجات عقبیٰ اور کینہ وعداوت اُن سے باعث ادخال سقر بے شبہہ۔ ابیات

طاقت ہے بھلا کہان رستم کی قدرت ہے کہے یہان رستم کی

وان آیا خیال جو رستم کا زہرہ ہوا آب یان رستم کا

خلاصہ تر یہ ہے کہ مائد قول حقیر قول حضرت بوعلی شاہ قلندر قدس سرہٗ صباح ومساہے۔ بیت

اے خدائے من بحق مصطفیٰؐ ازطفیل حرمت آل عبا

اے خدائے من بحق جملہ یار ۔ ہر چہ کردم عفو کن روز شمار
روز محشر دار با آلِ رسول از طفیلِ مقبلان گردد قبول

بند

وردِ رہتا ہی سلامی یہی اکثر میرا ساتھ ہو پنجتنِ پاک کے محشر میرا

سببِ تالیفِ کتاب

بیان اختصاراً بہ خیال سمع خراشی نازک مزاجان و مصدع وہی عالی دماغان بندۂ خاکسار ذرۂ بیمقدار خوشہ چین خرمن نکتہ سنجان سخن و ہوا خواہ نئے نوایان ماہران ہر فن محمد کرم امام ولد محمد دلاور علی خان ساکن قصبۂ اونام متعلقہ اختر نگر صوبۂ اودھ بیت السلطنت لکھنؤ پیچ خدمت سامعین نکتہ پرور و شائقین سخن گستر کے عرض والتماس کرتا ہے کہ صاحبانِ فہم و فراست و مشتاقانِ لیاقت و کیاست سہو و خطا کو کہ الانسان مرکب من الخطاء والنسیان ہے۔ ناخنِ عفو سے حک کر کے بمضراب اصلاح ملاحظہ مین لائین۔ اور فقرات منقوشہ قرطاس ہذا کو بگوش دل سماعت فرمائین کہ جد اعلی محمد غوث علی ساکن ملک غور دہلی مین مقرب بارگاہ سلطانی تھے۔ چنانچہ حضور محمد اکبر شاہ بادشاہ سے بہ عطیہ مہر و خطاب محمد غوث علی خان قدوی اکبر شاہ غازی مفخر ہو کے بخدمت چند ہر تی نئہ جہلوتر متعلقہ مضاف اختر نگر صوبۂ اودھ معین و مامور ہوئے اور جدا امجد محمد زور آور علی خان جنگ چکلہ داران سے تاب نہ لا کے مقام قصبہ اونام مین کہ فاصلہ پنج کروہی ہے بعہد نواب آصف الدولہ بہادر جنت آرامگاہ باعث قرابت و ارتباط و فرط محبت رئیسان عظام کہ فیما بین تھی سکونت اختیار کر کے ملازم سرکار لکھنؤ رہے۔ اور اس ہیچمیرز کو ایام طفولیت سے باوجود کثرت توشت و خواندو شوق شہسواری و فن سپہ گری اور صناعی وغیرہ کار ہا بلکہ علی قدر منقوش مقسوم اکثر فنون کی نوبت اخذ بہم پہونچی چنانچہ قبل سن تمیز جناب مامون علیم اللہ خان صاحب و

بشارت علی خان صاحب اور والد مغفور کہ علم موسیقی مین مہارت بے بدل و استعداد کامل رکھتے تھے کسی قدر تعلیم سوز خوانی وغیرہ کرتے رہے۔ زان بعد دار السلطنت لکھنؤ مین صحبت ہمنشینی نواب حسین علیخان صاحب ولد نواب قاسم علی خان صاحب ابن نواب سالار جنگ خان صاحب بہادر اُستاد بے ہمتائے موسیقی مدّت دراز تک رہی۔ مگر اتفاق اخذ سوز وغیرہ معدن علم و کمال و مخزن کسب و افضال جناب قبلہ سیّد میر علی صاحب مغفور سے ہوا۔ ماورا اسکے جبکہ نوبت سفر بہم پہونچی تو جمیع شریف و مغنیان مثل قوّال و کلاونت و ڈھاریان وغیرہ معاصر اس زمانے کے جو اُستاد نامی ہین اتفاق سننے کا بے تکلفانہ زمانہ دراز تک رہا اور حتی الامکان علی قدر مقدرت مہمانداری اُنکی مین مصروف رہے اور بعد ازان بعد وفات نصیر الدین حیدر بادشاہ جنت آرامگاہ والی ملک اودھ باعث عنایت بزرگانہ و افراط مکرمت محسنانہ جناب منشی صاحب قبلہ سید غلام عباس صاحب رئیس اعظم شہر شکوہ آباد سر رشتہ دار کلکٹری مقام باندا ضلع بوندیلکھنڈ مین عرصہ تک قیام رہا۔ وہان بھی جو کہ باعث قدر دانی نواب ذوالفقار بہادر رئیس بوندیلکھنڈ اکثر مہران فن موسیقی اور گوئیے اُستادان کامل جمع تھے اور خود رئیس ممدوح بھی استعداد کامل رکھتے تھے۔ سب کو بے تکلف ایک مدّت تک سُنا اور اکثر رسالۂ فارسیہ مثل خلاصۃ العیش و نغمات آصفی و رسالۂ مدحہ نایک و رسالہ امیر خسرو و رسالہ تانسین وغیرہ اور کتبہائے ہندی معتبرہ متقدمین و متاخرین مثال رتن مالا۔ سنگیت سار و سنگیت درپن و سور ساگر وغیرہ ملاحظہ مین آئین مگر نہ دیکھا کسی کو اس زمانہ مین مکمّل فن[1] ناد کا نہ پایا۔ الّا جناب بابو رام سہائے صاحب کہ سرود ساز زمان اُنکو بعمر طبعی پہونچائے ہر ایک علم مین علامۂ زمان ہین اور علم موسیقی مین اُن سے کوئی فی زمانہا عہدہ برانہ ہوا۔ یا جناب قبلہ میر علی صاحب مغفور کہ نغمہ پرداز کون و مکان نے بہتر اُن سے نغمہ سرائی مین خلق نہ کیا اور فن مرثیہ خوانی مین با وضع و موجد

[1] ناد ہندی مین گانے کو کہتے ہین یعنی اوّل جو ایک صدا ہے تھی اُسی سُر کا نام ناد قرار پایا اور مرکب کر کے بہ شرح بید کے نام زد کیا اور بعد ناد کے بید ہوا اور پھر بید چار ہوے ۱۲ المولف محمد کرم امام

اکمل یکتاے زمانہ ہوے - لاریب اُنکو مطابق شاستر کے کرتے ہوے دیکھا - چنانچہ اس ناچیز نے باعث فرط محبت و شفقت جناب بابو صاحب ممدوح و اُستادان زمان و عنایت بزرگان اس فن مین تحقیقات کامل و صحت عیب و صواب بدلائل پختہ و بے مثل کہ اکثرے مغنیان حال اُن سے بے بہرہ ہین کما ینبغی حاصل کی اور اکثر باتین کہ وہ کتب ہاے دیرینہ سے باہر سینہ بسینہ چلی آتی ہین اور علاوہ برین چند قاعدہ حسب رسائی ذہن ناقص اپنے کے ایجاد کرکے ترقیم کیے کہ مطبوع طبع نغمہ سرایان جہان و منظور خاطر اُستادان زمان ہوے - الحال بخیال اسکے کہ شاید ہجوم کلفت غم و افزائش نسیان الم سے منقشہ لوح سینہ فراموش نہ ہوجائے اور بسبب یورش نسیان وغیرہ یہ ہے کہ یہ خاکسار مشت غبار بہ عنایت ربّ المشرقین و بوساطت مربیان بروزگار عمدہ مامور رہا - ناگاہ بلحاظ سلسلہ جنبانی برادر کوچک محمد فضل امام خان کہ علم موسیقی مین اس ہمچیز کا مایۂ بساط کیا بلکہ عاشق زار تھا اور یہ ذرۂ بیمقدار بھی اُس شمع انجمن خوبی پر پروانہ وار نثار تھا - اکثر زیب قلم کرتے کہ اے اخی اکرم چشم بیمار ناتوان و زار شاہراہ اصدار مین و چار و انتظار اور یہ مشتاق و مریض وصال فرقت دیدۂ و چاشنی ہجرت چشیدہ تشنہ شربت دیدار رہتا ہے - درصورت میسر ای و بحالت یکجائی کہ لطف زندگانی ہے بقول شخصیکہ مصرعہ

خوب گذرے گی جو مل بیٹھین گے دیوانے دو[1]

اور واقعی فی المثلہ تالی دو ہاتھ سے بجتی ہے - الحق ضرب المثل - ع

دل را بدل رہیست درین گنبد پسہر

آخرکار چند بہ محبت دلی و کشش باطنی ایسی موثر ہوئی کہ ناچار ۱۸۵۳ء مین ضلع بوندلکھنڈ تحصیلداری پرگنہ تندواری روزگار سرکار انگریزی سے مستعفی ہوا اور مقام مولدین پہونچکر ایام مہاجرت کو ساتھ زمانہ

---

[1] دیوانے دو - وجہ دیوانگی یہ ہے کہ اُنکی زوجہ نے اور بندہ زادہ کہ اُسکو متبنیٰ اُنہون نے کیا تھا دونون نے فتنہ کی اور مؤلف بھی مبتلاے درد و غم تھا لہذا مصرعہ مضروب المثل ہوا یعنی دو دیوانے کا یکجا ہونا انسب ہے ۱۱

وصال کے مبدل کرکے دارالسلطنت لکھنؤ مین بپاس نمکخواری قدیم کہ آبا واجداد بلکہ تمامی بزرگان وابستۂ دامن دولت شاہی ہین اگر صورت روزگار اس روزگار مین میسّر آئے تو خوشا طالع وزہے نصیب جو پایے اذوقہ تھا۔ ناگاہ بتوسل اُستاد یعنی بابو رام سہاے صاحب کہ اُس زمانہ مین وہ اُستاد نواب اکرام الدولہ بہادر خسرشاہ عصر سلطان عالم تھے۔ خاکسار بزمرۂ مصاحبان نواب ممدوح ممتاز و منسلک ہوکر نظارہ کنان جلسۂ سلطانی ہوا۔ صد حیف کہ بعد عرصہ چند کارسازان قضا و قدر نے سنگ تفرقہ بیچ مین ڈال کے ایسا متفرق و پاشان کیا کہ پھر اتفاق تا یوم التناد و شوار تر آہ صد آہ فلک شعبدہ باز سفلہ پرداز اگر یک بار بیماری پیش آتا دم و باز بیماری تو البتہ محل شکایت نہ تھا۔ بہرحال یہ کینہ جو بیرنگی اپنی سے باز نہین رہتا بقول میر حسن دہلوی ؎

کسی کا اسے وصل بھاتا نہین　　یہ دو دل کو یک جا بٹھاتا نہین

آخرکار رقسام ازل نے برادر موصوف کو اس جہان فانی سے بعالم جاودانی طلب کرکے مقیم جنت کیا اور مجھ خستہ حال بے پروبال کو کہ نہ راہ رفتن و نہ پاے ماندن اس گرداب بلا نما پیدا کنار مین یکہ و تنہا چھوڑا۔ حق ہے کہ قضا اُس ترنم ساز قضا نے اپنے اختیار مین رکھی ہے کسی طور مصیبت زدگان و ستم رسیدگان کے گریبان تلک پنجۂ ملک الموت بے حکم محکم سرود ساز قاضی قضا نہین پہونچتا ہے۔ آہ اُسی صدمۂ جانکاہ سے طاقت جسمانی طاق جسم سے بالاے طاق ہوئی۔ پھر تو باعث گرفتار آفت عظیم تفرقہ اعتدالی عناصر مین پڑا اور انجرات سوداوی جوش مین آکر ایسی مقیم دماغی ہوے کہ جمیع کاروبار دنیاوی کو کھڑاگ پیش نظر ٹھہرا کر ناگاہ شوق صحرانوردی منقوش لوح سینہ کیا کہ بدانجامی اُسکی سے جملہ کار بے تار ہوگئے اور باوجود ایسے اندوہ برانداز کے جان اس مرغ نیم جان کی قالب عنصری سے پرواز نہ کی۔ بقولہ ؎ ع موت کو بھی موت آئی ہم تلک آتے ہوے ۔ الحال بجز اسکے کہ غم و اندوہ و یاس و الم ہمراہان مین حامی و مددگار ہین اور نسیان و خبط و جنون ہر حال مین یار و غمخوار مین اور وہ تمامی جلسہ باعث برہمی سلطنت چشم زدن مین درہم و برہم ہوگیا۔ حیف صد حیف۔ بقولے

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

اگر آلام مفارقت احبائے غمگسار اور اندوہ مہاجرت خویش وتبار سے ایک شمہ بھی تحریر کرون تو ایک دفتر بلیغ ہو جائے۔ اور داستان فراق خاتمہ پر نہ آئے۔ لہذا مختصراً ۱۲۷۲ھ ہجری مین کہ یہی سنہ ہجرت برادر مغفور ہین۔ کتاب ہذا کو زبان صاف اُردوئے مروجہ تسہیل پسند جمہور عوام اور پرسات باب شمولہ افصالہائے وافضال علوے پردہ وبجابہائے ترکیب دے کے نام اس رسالۂ رنگین خوش آئین کا **مَعْدَنُ الموسیقی** سپرد خامہ کیا۔ ناظران عالی منزلت وسامعان بلند مرتبت اور قاریان والاہمت سے چشمداشت یہ ہے کہ بلحاظ عیب پوشی کسی طرح کا میل خاطر لطف مین نہ لائین اور بنظر پردہ داری سے درگزر کرکے اِس ہیچمدان سخیف وناتوان کو بدعائے خیر یاد فرمائین۔ یہان سے دیباچہ ہفت ابواب علم موسیقی کو بمضراب شرح روئے تماشائیان پر وا کرکے بطرز نو زیب قلم کرتا ہون۔ چاہیے کہ شائقین زبان ملاحظہ اُسکے سے ایک لطف عظیم اُٹھائین اور صناعیت نغمہ سازہر دو جہان کو گوشہ خاطر سے ہرلحظہ وہر آن نہ بھلائین۔

باب آوّل بمقدمہ سُر وغیرہ اور پتیرہ فصلون کے معہ پردہ ہاے

بیان افصالہاے باب آوّل

فصل آوّل بیچ بیان دیوتا گانے والے اور موجد راگھاے ہندی معہ تعین پردہ۔ پردۂ اوّل مین تائیکان کہ جنہون نے راگ وراگنی وپُتر وغیرہ ایجاد کئے۔ پردۂ ثانی مین جو ایک زمانہ سابق مین انسان گذر گئے ہین اسم نویسی اُنکی۔ پردۂ ثالث مین نام اُن گانے والون کے جن کو اس راوی نے سُنا۔ یعنی تائیکان زمانہ حال معہ نساء وذکور۔

فصل دوم بیان صدا مین از روے شاستر ہندی کہ وہ ایک سُر تھا بلا پردہ۔

فصل سیوم بیان مست اور باجون مین ساتھ تین پردون کے ۔

فصل چہارم پیدایش سرون مین معہ ہفت پردہ ہاے ۔

فصل پنجم بیان قرار پانے سُر صداے جانوران سے معہ دو پردے ۔

فصل ششم بیان تین درجہ سرون مین ساتھ دو پردون کے اوّل بطرز سادہ وثانیاً بطور نقشہ ۔

فصل ہفتم پیچ بیان قاعدہ بارہ سرون کے معہ دو پردہ ۔ طریقۂ اول کہ عوام مین جاری ہے ۔ اور طرز پردۂ ثانی کہ دیوزادون سے ہے ۔ باوجودیکہ تنت[1] کاران مستعمل ہین ۔ الا باوصف استعمال کے نامون سے اُنکے وقفیت کم رکھتے ہین اور اکثر طریقہ غلط کرتے ہین یہ طرز اشکال فارسی سے مشتق ہے ۔

فصل ہشتم بیان تین درجہ سُرون مین معہ بائیس سرت و اکیس مورچھنا اور سولہ کلا جو مشہور ہین ساتھ تین پردون کے ۔

فصل نہم بیان تین گرامون مین معہ نقشہ جسکے معائنہ سے گرام اور مورچھنا اور سرت وغیرہ بآسانی معلوم ہون ساتھ دو پردون کے ۔

فصل دہم پیچ بیان نقشہ تیورو کومل سر معہ سُرتی وبندھن وادوچار کہ بجز تنت کاران اکثر اور لوگ کم جانتے ہین ۔

فصل یازدہم بیان قواعد سرگم مین معہ عیب وصواب ساتھ دو پردون کے

فصل دوازدہم پیچ بیان آروہی وادوہی اور چاروبادی اور تینون درجے تیور اور تینون درجے کومل سُرون مین معہ دو پردے ۔

فصل سیزدہم پیچ بیان نقشہاے حروف مفردات سرہاے کہ جس سے سرگم ہر ایک راگ بآسانی بن سکین اور معہ قاعدہ سرگم مہادیو اور چند قواعد سرگم ایجاد بندہ ساتھ تین پردون کے ۔

---

[1] تنت سے مراد بین وستار وغیرہ جس مین کہ حساب سُرون کا ہو ۱۲ مولف

باب دُوم مُقدّمہ اگ مین مشتمل اوپر گیارہ فصلون کے معہ پردہ ہاے

بیان افصالہاے باب دویم معہ پردہ ہاے

فصل اوّل تاثیر راگ مین معہ چار پردے۔

فصل دوم پیچ بیان سبب موقوف ہوجانے تاثیر راگہاے کہ سابق مین کس باعث سے مؤثر تھے معہ تین پردے۔

فصل سیوم بیان قاعدہ آلاپ مین جوکہ چار حرف آلاپ کے مقرر ہین مفردات سے طریقہ دیوزادان معہ تشریح عیب و صواب جو جوکہ گانے مین چاہیئے ساتھ دو پردون کے۔

فصل چہارم بیان راگہاے سنکیرن و مہا سنکیرن و سدھ و سالنگ وغیرہ مین ساتھ دو پردون کے

فصل پنجم بیان راگہاے سلل و ٹڈار و دیسی و مارگ معاکرت و بکرت و اوڈو و کھاڈو و سمپورن وغیرہ مین

فصل ششم بیان راگہاے و راگنی معہ قاعدہ بندھن و ادچار بطریقہ اوڈو کھاڈو وغیرہ معہ بیان حلیہ و پوشاک و عمر ساتھ دو پردون کے۔

فصل ہفتم بیان اسامی ہاے راگ و راگنی و پتر ہا بقید خانہ پری نقشہ بطریقہ ثمانی۔

فصل ہشتم بیان اُن راگون اور راگنی اور وہنون کا علاوہ مدخلہ کتب ہاے متقدمین جو جوکہ فی زمانہ مغنیان حال و شائقین باکمال کے استعمال مین ہین معہ دو پردے۔

فصل نہم پیچ بیان اُن راگون اور تالون اور باجون کے کہ جن کو کہ حضرت امیر قدس سرہٗ نے ایجاد کرکے رواج دیا۔ اور گوپال داس نایک ہنگام مقابلہ حضرت کے شاگردون سے ہار گیا اور شاگرد انکا ہوا

فصل دہم بیان اُن راگون کا جو مغنیان متقدمین دم زاد اور دیوزاد گاتے تھے۔ اور جو کہ اس زمانہ مین گاے جاتے ہین مشرح۔

باب سیوم دربارہ راگہائے متفرقات بقید دو فصل

فصل اوّل بہ نقشہ جات شش گانہ بلا قید پردہ ہائے۔

فصل دوّم بقید نقشہ چہارگانہ معہ دو پردے۔ پردۂ اوّل مین نقشے۔ اور پردۂ ثانی مین شرح سنگت راگ و راگنی وغیرہ بطرز ثانی۔

باب چہارم قاعدہ تالون مین مشتمل اوپر پانچ فصلون کے

بیان فصلہائے باب چہارم

فصل اوّل بیان باجون مین مثل پکھاوج وغیرہ مین کہ کس سے شروع ہے۔

فصل دوّم بیان چار الفاظ یعنی جو زبان پراکرت واگری مین چار بول مقدم ہین پکھاوج مین۔

فصل سیوّم بیان کے مین کہ پیدایش کے کہان سے ہے اور کیا شے ہے۔

فصل چہارم بیچ مقدمہ ترکیب دینے تالون کے۔

فصل پنجم بیان تالہائے فارسیہ جنکو حضرت امیر خسرو قدس سرہٗ نے ایجاد کیا معہ بحورہائے یعنی باوزان تالہائے فارسی۔

باب پنجم بیان رقص مین شامل اوپر چار فصلون کے

فصل اوّل بیان رقص مین کہ موجد اسکا کون تھا اور کون ہے۔

فصل دوم بیان قاعدہ رقص معہ اسم و ترکیب گت ہائے مشرح۔

فصل سیوم بیچ مقدمہ بتلانے کے جسکو کہ عوام مین بھاؤ کہتے ہین۔

فصل چہارم مقدمہ نخیز مین کہ ہونا اُسکا رقص مین لازم وملزوم ہے۔

باب ششم بیان مقدمات دوازدہ مقامات فارسی یعنی راگہائے ولایت عجم مین مع نو فصل وجابہائے

بیان فصالہاے باب ہذا معہ جابہائے

فصل اوّل پیدایش آہنگ یعنی سُر مین کہ کہان سے پیدا ہے۔

فصل دوم بیان جائز ہونے مقامات ونہ ہونے حرام الحان معہ ثبوت۔

فصل سیوم بیان وسم نویسی دوازدہ مقامات معہ دو حجاب وبہ شرح ایجاد۔

فصل چہارم بیان بارہ مقام راگ ولایت معہ تقسیم ونقشہ تاثیرات ساتھ دو حجابون کے۔

فصل پنجم بیان تحریر روز مزمہ مقامات فارسی کے۔

فصل ششم بیان چھ آوازہ وپستی وبلندی طریقہ گردان مقامات مین۔

فصل ہفتم بیان چوبیس شعبہ ہاے مقامات مین۔

فصل ہشتم معہ حجاب بیان تفصیل اڑتالیس گوشہ ہاے مقامات مذکور کا معہ حجاب۔

فصل نہم معہ حجاب بیان تشابہ راگہاے ہندی جو کہ ساتھ راگہاے ولایت کے ہین مقابل کردہ رادی شرح معہ حجاب۔

باب ہفتم

بہ مقدمہ حکایات غریبہ ونقلیات عجیبہ علم موسیقی۔

باب اوّل

بمقدمہ سُر وغیرہ اور تیرہ فصلون کے معہ پردہ ہائے

(بیان سُر از روئے شاستر)

فصل اوّل پیچ بیان دیوتا کا نیوالے اور موجد اگہائے ہندی معتقدین پرانون کے

پردہ اوّل

سبحان اللہ بحمدہ ! بلبل نغمہ پرداز چمن سخن شاخ مطلب پر یون ترانہ سنج ہے کہ اہل ہند از انکار جوتی سروپ کو کہ وہی اوتار یشن کا ہوا۔ واقف کار دو عالم اُسکو خدا اقرار دیتے ہین اور بانی مبانی ہر شے کا تصور کرتے ہین اور مثل اُسکے بشن کو بھی جانتے ہین اور مست طریقہ کو کہتے ہین جس طور پر جوگا تا ہو خصوص دیوزادون سے۔ اور یہ لوگ موجد راگ ورا گنی کے ہوتے گئے۔

اوّل شمیسر یعنی مہادیو جی۔

دویم۔ پاربتی زوجہ مہادیو جی۔

سیوم۔ گنیش[1] یعنی پسر مہادیو۔ تمامی جسم انسان اور سر ہاتھی کا۔ اور ہاتھ چار۔ الا پسر ہونے مین اختلاف ہے۔

چہارم۔ ہنومان پسر مہادیو۔ وجہ تسمیہ اُسکی یون ہے کہ ایک دن مہادیو کو باہ ہوئی کسی قدر اُس نے

---

[1] گنیش کے پسر ہونے مین یہ اختلاف ہے کہ پاربتی کے بطن سے گنیش نہین ہوئے۔ ایک دن پاربتی نے ابٹن کی تصویر بنائی اور دعا مانگی کہ اسمین جان آئے جبکہ کسی زمانے مین مہادیو آئے تو دیکھا کہ ایک نازنین بیٹھا ہے اور اُس وقت پاربتی غسل کرتی تھین گنیش کو دروازہ پر بٹھا دیا کہ کوئی غیر نہ آوے مہادیو نے بلا استفسار سر اُسکا تن سے جدا کر دیا جبکہ پاربتی نے دیکھا تو ملول ہو کے اظہار حال کیا۔ تو مہادیو نے وہ سر کہین پھینک دیا تھا۔ اُسکی تلاش مین پیر ہوئی۔ سامنے ایک ہاتھی نمودار ہوا۔ اُسکا سر گنیش کے جسم پر رکھدیا۔ لہذا جسم سے انسان اور سر سے حیوان رہا۔ مگر شامل دیوتاؤن کے ہے ۱۲ لمولفہ

کام دیو یعنی منی اپنی کو نکال اور ایک پتے پر ڈال دریا مین بہادی کسی جگہ ایک ان جنی نامے دیوی تھی اُسنے کھالی بس حاملہ ہوئی اور ایک طفل لنگور پیدا ہوا نام اُسکا ہنومان قرار دیا گیا تھا۔

پنجم۔ سُرستی بالضم سین مہملہ نام دیوی کا ہے اور اہل ہند اسکو دیبی قرار دے کے کہتے ہین کہ جسکے تابع سرستی دیبی براہ مہربانی ہو اُسکو علم کوک عطا کرتی ہے اور کوک سے مراد علم غیب ہے۔

ششم۔ بھارت بالفتح بائے وسکون ہائے والف وتائے فوقانی پسر جسرت راجہ اجودھیا کہ تین زوجہ سے چار پسر رکھتا تھا۔ باین تفصیل اول کوسلا بطن اُسکے سے رام چندر جنکی زوجہ سیتا تھی۔ ثانیاً بھرتا جسکے پیٹ سے لچھمن وشالنا کیکئی جسکے بطن سے سمیان بھارت وچترنجھ دو لڑکے پیدا ہوئے اور کیکئی ساکن مغرب ملک مصر زبان فارسی وترکی رکھتی تھی۔ خلاصہ یہ کہ راجہ جسرت لاولد تھا۔ اِلّا ایک فقیر کی خدمت مین مشغول رہتا تھا۔ ایک روز اُس فقیر باخدا نے اُسکو چار پھل دے کر کہا کہ یہ اپنے محل مین لیجا اور ازواج اپنے کو کہ بہر محل وہ بارا ولاد سے ہمکنار ہونگی۔ وہ مثل گل شگفتہ وخندان پھل لایا اور کہا فقیر صاحب نے واسطے نوش کرنے کے فرمایا۔ منجملہ اُن دو پھل مسمّی کوسلا اور دو پھل سمترا کو دیئے۔ اُنہون نے واللہ اعلم کس خیال سے کھڑاگ سمجھکر ایک ایک پھل حصص اپنے سے کیکئی کو دیئے کہ ناگاہ اُن پھلون کے طفیل سے ایک ایک اُن دونو نے اور دو پھل دلادی کیکئی نے پائے آخرکار کیکئی نے ایسے وجوہات نکالے کہ سیتا زوجہ رامچندر کو ملک سے نکالا یعنی جب کہ رام چندر ولد جسرت راونا کو باعانت جمعیت افواج بندر ولنگور وغیرہ مار کر اور بھیکھن برادر راونا کو تخت نشین لنکا کر زوجہ اپنے کو پھر گھر اپنے مین لائے۔ اُس وقت طعنہ زنی کیکئی سے سیتا کو طلاق دی۔ سرحد ملک اپنے سے باہر کیا کہ وہ بیچاری پھر آفت کی ماری مسمّی لو پسر اپنے کو گود مین لے صحرائے موضع پرید پرگنہ سکندرپور ملحقہ سوانہ قصبہ اون نام کنارۂ دریائے گنگ کہ وہان ایک منڈھی فقیر پیر آگی کی تھی اُس جگہ بسر کرنا عمر بقیہ اپنی کا جان ماد فقیر کو حامی ونگہبان اپنا تصور کر بسرام اپنا ٹھہرایا جبکہ وہان آرام پایا تو بعد عرصۂ چند ایک لڑکا اور پیدا ہوا۔ نام اُسکا کُش ٹھہرایا۔ چونکہ ہونا اولاد کا بغیر مرد عورت سے بے وجہ موجہ غیر ممکن۔ سو وجہ تسمیہ اُسکی یون زبان زد جمہور ہے۔ کہ ایک روز سیتا پسر اپنے کو گود مین لے واسطے

لینے پانی کے گئی تھی۔ فقیر نے بہ خیال لیجانے جانور درندہ دوسرا لڑکا کس کا کہ از قسم گھانس ہے اور بنا کے رکھدیا۔ اور دعا اُسکی سے وہ جاندار ہوا۔ کہ سیتا مذکور سر پر پانی کا بار طفل در کنار سامنے سے نمودار ہوئی فقیر نے لڑکا اُسکا اُسکی کنار مین دیکھ دل مین ٹھانا کہ طفل مصنوعی کو مار کہ وہ چلائی اور یہ حرف زبان پر لائی کہ اے مستجاب الدعوات اسکو مت مار۔ نراںکار نے میری قسمت مین ایک سے دو دئے۔ آخر کار رامچندر نے اُنہین لڑکون کے ہاتھ سے ہنگام شباب اُنکے وفات پائی۔ حال مشرح لکھنے مین طوالت کلام واضح بیان واقعہ رامائن سوردای و تلسی و شیخ فیضی مین اظہر۔ بہرحال کیکئی کی اولاد اکبر بھارت تھا کہ گانے مین بھی مت اُسکے باعث یکتائی کے جداگانہ مشہور ہوئی۔

ہفتم۔ درگا دیوی ہے کہ اُسکو بھی دیبی کہتے ہین۔

ہشتم۔ وائی۔

نہم۔ سیس۔

دہم۔ نارد۔

یازدہم۔ نبنر۔

دوازدہم۔ کلناتھ۔

سیزدہم۔ کشپ۔

چہاردہم۔ سادول۔

پانزدہم۔ کوہل۔

شانزدہم۔ اشوتتر۔

ہفتدہم۔ ہا ہا بہائین۔

ہیجدہم۔ ہو ہو بہائین۔

۱۹ نوزدہم - راول -

۲۰ بستم - وشنا -

۲۱ بست ویکم - ارجن -

اگی یہ لوگ قسم اجناسے تھے اپنی اپنی زبان مین بطور عبادت گاتے تھے اور ناچ بھی انمین لوگون سے قیاس کرنا چاہیئے یعنی گاتے گاتے وجد مین آکر اُچھل کود بھی مچاتے تھے اور اشارۃً اور کنایۃً طرف خاوند اپنے کے بتاتے تھے تو اُس اُچھل کود سے کہ وہ کرشمہ بھی لائق دید ہوگا - اُنکے قدوقامت پر سین ناچنا اور اشارہ کنایہ سے بھاؤ بتانا نکالا گیا ہے - مگر ناچ کو کنہیا نے خوبصورت کیا - شرح اسکی ناچ کے باب مین کی جاوے گی -

تتمہ بیان پردہ اوّل یعنی پردہ در پردہ
بنا بر جانے اُستادان شائقین اور احتیاطاً
واسطے استفہام طلبا اترقیم اکثر شے اہم ہا و قواعد
شروط علامات تصنیف وغیرہ کرتا ہون

شروط علامات مصنف وگوینده که اصطلاح مین اُسکو پرکرن کہتے ہین - و شرط مصنف ساتھ اسکے - کہ الفاظ کو اصطلاح مین بانی و مات کہتے ہین اور نغمہ کو وہات کہتے ہین اور جو کوئی کہ بانی و نغمہ کو کہ عبارت الفاظ و صورت سے ہے - خوب جانتا ہوا سکو اصطلاح مین باکی کا رک کہتے ہین - کہ عبارت مصنف سے ہے - تین قسم پر ہے -

قسم اول وہ کہ بانی و نغمہ اچھی طرح جانے - شرط یہ کہ بیاکرن جو بمنزلہ صرف و نحو کے ہے خوب جانتا ہو - اور کوکہ کہ عبارت ہے لغت سے بھی خوب واقف ہو - اور اقسام اوزان شعر و فصاحت و بلاغت رکھتا ہو اور جانتا ہو اور رس اور بھاؤ اور راہ و رسم ہر ملک کے جانتا ہو اور شاستر کہ عبارت حکمت سے ہے - اور کلا کہ عبارت حرفون سے ہے جو عالم مین معمول ہے واقف ہو اور فہم و ادراک رکھتا ہو اور فیضان ادراک بداہت بیان کہ اسکو پرتبھا کہتے ہین جانتا ہو اور قوت غلبہ مباحثہ اُسمین ہو اور بدیہہ گو ہو اور طبیعت مائل نغمہ ہو اور شائق ہو اور مضامین تازہ و جہان صنائع رکھتا ہوئے اور پربند

جانتا ہو۔ اور تصانیف قدیم بھی اُسکو یاد ہو اور شرط جاننے نغمہ و آواز وہ ہے کہ گانا و ساز و رقص سے واقف ہو اور حقیقت کی تال باحقیقت کی تال کو جانتا ہو اور لے یعنی شعلہ چراغ روشن کا دھوان جس سے اوپر گیا ہو اور کہین سے اُسکو حرکت و جنبش نہ ہووے اور آہستہ سے نیچے سے اوپر چلا جاوے خلاصہ کلام یہ ہے کہ واقف ہو اور تان و راگ مین اختراعات تازہ کر سکتا ہو اور اقسام کاک کہ عبارت استراج پردہ در پردہ سے ہی جانے اور راگہائے دیسی جانتا ہو اور اقسام آلاپ و گمک ہر سہ استھان اور کیفیات مذکورۂ بالا خوب جانتا ہو۔

باکی کارک قسم دوم کہ اُسکو مدہم یعنی میانہ دو قسم۔ ایک وہ کہ بانی عبارت الفاظ سی سنے خوب جانتا ہو۔ اور تصنیف اُسکی زبان ہو۔ الادہات مین کہ عبارت ہے نغمہ سے کامل ہو۔ دوم وہ کہ الفاظ و صوت کہ اُسکو دہات و بات کہتے ہین۔ بوجہ احسن جانے لیکن پہ بند اقسام کے نہ باندھ سکے اور

باکی کارک قسم سیوم وہ کہ آدھم کہتے ہین یعنی زبون وہ ہے کہ دہات کو کہ عبارت نغمہ و صوت سی ہے خوب نہ جانے۔ اما مات مین کہ عبارت ہے الفاظ سی کامل ہو مگر تصنیف اُسکی خوب نہ ہو۔ اور تصنیف کرنا دو قسم پر ہے۔ ایک وہ کہ مضمون تازہ باندھے وہ اول ہے۔ دوم وہ کہ الفاظ کو خوب باندھے مگر مضمون تازہ سے محروم رہے وہ مدہم یعنی میانہ۔ کنکار وہ کہ الفاظ تازہ مین نغمہ ہائے قدیم سی سوا سے بیان دادرا ک راست براست مین جانتا ہو اور گنکر سیوم وہ کہ راگہائے دیسی و مارگ دونو جانتا ہو اور سراد وہ کہ محض راگ مارگ جانے اور دیسی سے بے بہرہ ہو۔

بیان احوال گوینده | آواز اُسکی دلچسپ ہو و سا ریگ عبارت سلیقہ طبعی سی ہے خوب رکھتا ہو اور گرہ و نپاس سے واقف ہو۔ گرہ وہ کہ اُس سے راگ پیدا ہوتا ہے اصطلاح مین مکمل کہتے ہین تیرہ ہین۔ گرہ سم وہ ہے کہ اُس پہلے راگ گایا جاوے۔ اور نپاس وہ کہ اُسمین تمام سُر ہون۔ اور نپاس کی بیس قسم ہین۔ ان سب سے واقف ہو اور راگ انگ و بہاکا انگ و کریا انگ و آلاپ انگ سے واقف ہو

اور انواع پر بندہ گا سکتا ہو اور اقسام آلاپ جانے اور گمک ہر سہ محل یعنی تینون استھان مین آسانی
کرے اور طریقہ انتقالات آلاپ اور النکار و گمک وغیرہ کو لغزش نہ ہو اور آواز اُسکی اُسکے اختیار مین ہو
اور حقیقت تال سے اچھی طرح واقف ہو اور کیفیتین گانے کی جانتا ہو اور کثرت گانے کی خوب کی ہو۔ اور
راگہاے سودہ و بیہودہ الگ جانے و اقسام گاک کہ اقسام پردہ در پردہ اور تی ہے خوب جانے اور پرن
استھان و پنچاری وغیرہ بانواع متعددہ بالا بالاحصا ادا کرے اور عیب ہاے گوینده یعنی گانے کی جو کہ پچیس
ہین اول لکھی ہین نہ رکھتا ہو اور اُسکی لَے مین ریچکتائی ہو بدرجۂ اتم اور خوش طبع اور حافظہ خوب رکھتا ہو وے
اور گانے مین چست و چالاک ہو اور خوش آیندہ چستی مین ہو اور قوراً راگ اُسکا رنگ پکڑے اور اُستاد
کامل سے سیکھا ہو وہ گوینده اوّل ہے۔ اور سرا یندہ قسم دوم کہ اُسکو مدہم کہتے ہین وہ کہ جملہ اوصاف مذکورۂ
بالا سے اُس مین کچھ ہون اور کچھ نہ ہون مگر عیب کوئی نہ ہو۔ اور گوینده قسم سیوم وہ کہ آدم کہلاتا ہی یعنی
ربون وہ کہ اوصاف مذکورہ کسی قدر اُسمین ہون اور کسیقدر نہ ہون مگر تھوڑے عیب بھی اُس مین ہون۔
یہ تین قسم کے گوینده یعنی منی اور پھر ہر ایک قسم کے منقسم ہوے ہین

پہکار۔ انکار۔ رسک۔ رنجک۔ بہاوک۔

پہکار وہ کہ اقسام طریق اُستاد سے سیکھے ہون اور اپنی طبیعت سے بھی کر سکتا ہو اور دوسرے کو
تعلیم کر سکے۔

انکار۔ چنانچہ جیسا اُستاد سے سیکھا ہو اُسی قدر گاوے اپنا تصرف اُس مین نہ کرے اور جس قدر
خود سیکھا ہو۔ اُسی قدر دوسرے کو تعلیم کر دے یعنی۔

رسک وہ کہ وقت گانے کے سامع ہر ایک خاموش ہو جاے۔

رنجک وہ کہ گانا اُسکا سن کے ہر ایک خوش و محظوظ ہو۔

بہاوک وہ کہ ہر راگ کی صورت بوجہ احسن باندھی اور یہ پانچ قسم منقسم ہوتے ہین۔ ان تین قسمون پر

ایکل - جمّل - برندہ -

ایکل وہ کہ تنہا راگ گاوے اور راگ صورت پکڑے -

جمّل وہ کہ دوسرے کو شریک کر کے ایسا گاوے کہ سامع کو ایک شخص گانے والا معلوم ہو اور صورت پیدا ہے -

برندہ وہ کہ ایک جم غفیر یعنی چند شخص مل کر گاوین اور کسی کی آواز ممتاز نہ ہو - آواز ایک سے دوسرے پر - اور صورت پکڑے - ان شرطون کے گوینده یعنی گانے والون مین مرد ہون خواہ عورت ہو - اور اگر عورت ہو تو کم سن و جمیلہ ہو -

بیان فائدہ برندہ اور برندہ کرنے گفتار

ہر اہل خرد و طلبہ پر مخفی نہ رہے کہ گانے مین کس قدر آدمی اور کس قدر ساز باقاعدہ مناسب ہوتے ہین - کس قدر مجتمع کر کے گاوے کہ از روے قاعدہ اُس کو برندہ کہین گے - وہ تین قسم ہین -

اتم - مدہم - نکشت -

اتم وہ کہ چار گانے والے اوّل - اور آٹھ اوسط - اور بارہ عورتین خوش آواز - اور چار سازندہ بانسری - اور چار سازندہ مردنگ جمع ہون -

مدہم وہ کہ اتم سے نصف سازندہ و نصف گانے والے ہون -

نکشت وہ کہ ایک گانے والا اُستاد اور تین کوئی میانہ اور چار عورتین خوش آواز اور دو سازندہ بانسری - اور دو بجانے والے مردنگ کے جمع ہون -

اور برندہ وہ کہ زنان خوش گلو دو چند ہون -

اتم - مدہم -

اتم وہ کہ دو عورتین اُستاد اور دو عورتین میانہ اور دو دو سازندہ مردنگ و بانسری والے ہون

مدہم وہ کہ ایک حد درت اُستاد اور چار میانہ حوت اور چار ساز ندہ یا نسری جمع ہون۔ اور جہان کہین اس سے کم ہون تو بن بر ندہ کہین گے۔ از روئے ضابطہ و قانون کے یہ ہے کہ خلاف اس کے قانون نہین ہے اور اگر اتم سے بر ندہ اور ساز ندے اور گانے والے زیادہ جمع ہون تو اُسکو کو لاہل کہین یعنی شور و غوغا و فریاد و داد ہے اور بر ندہ کرنے مین چھ فائدے ہین۔

اوّل یہ کہ گانے والا زبون بھی اچھے کے پناہ مین اچھا گا ویگا۔

دوم یہ کہ آوازین اول دوم ایک کی پناہ مین ایک کھپ جاتا ہے۔

سیوم وہ کہ سبل تال عمل مین آوے اور ہر ایک اُسکی پناہ مین چلا جائے۔ از آنجا کہ تال ضرب کو کہتے ہین یعنی جو تال گانے مین آوے اور بہت آدمی گاوین اور ضرب مضبوط مارین تو اسکو سبل تال کہین گے۔

چہارم وہ کہ اگر ایک سے انجام سُر کا بخوبی نہ ہو سکے دوسرے کی مدد سے سُر کو سُر سرانجام و انصرام کو پہونچا دے۔

پنجم وہ کہ ہر سہ محل یعنی ہر سہ استھان مین آسانی پہونچے۔

ششم وہ کہ عیب دوسرے گویندہ کا بیچ پناہ گانے والے اوّل کے ظاہر نہ ہو۔

پردۂ دوم

بیان نائکان مغنیان زمانہ سابق قلم بریدہ زبان سے اس طرح پر ہوتا ہے کہ زمانہ سابق مین جو ماسٹر نایک ملقب ہوتے تھے وہ علم موسیقی مین جس قدر کہ قواعد و مدارج ہین۔ اُن سب پر حاوی و قادر ہوتے تھے جب نایک کہلاتے تھے۔ مگر اول خلاصہ بیان عروج و لقب تمہ سرایان واسطے تسہیل تفہیم شائقین کرتا ہون۔ زان بعد اسم نائکان زیب قلم ہونگے۔ اب خیال فرمانا چاہیئے کہ جو کسی نے بے مشق کامل سے مرتبۂ وقعیت حاصل کیا تو پنڈت ہوا اور اُس سے درجۂ اعلیٰ پر پہونچا تو گنی کہلایا۔ اور اُس سے زیادہ بڑھا تو گندھرپ ٹھہرا اور جو اُس سے زیادہ ہوگیا تو گائن ہوگا اور جو ان سب درجون سے مرتبۂ بالا کو پہونچا تب نایک کہلایا۔ اب مشہور ہوا یعنی یہ شخص عالم و عامل ہر شعبۂ علم موسیقی کا

ہے - آگے بمجمع شرفا و اُمرا و فقرا اِس علم شریف کو اعلیٰ تر سمجھ کر عبادتاً کرتے تھے اور ہنگام جلسہ گانے والا تعظیماً اوپر بیٹھکر گاتا تھا - اور سامعین تا دیناً نیچے بیٹھ کے سنتے تھے - عہد سلاطین ہنود مین توقیر گانے کی زیادہ از بیان تھی - اور زمانۂ اسلام مین بھی باعث کمالات ولا پروائی و عابدی وزاہدی کے قدر و منزلت برابر ہوتی رہی - ہان زمانہ طفلق بادشاہ سے ڈھاریون کو حکم سامنے بیٹھ کے گانے کا ہوا اور اُن لوگون نے بھی اس علم کو پیشۂ رزق سمجھا - اور عہد اکبر مین لا انتہا منزلت گانے کی ہوئی - اور کثرت اِس پیشہ کی بدرجۂ اتم پہونچی - یہان تک کہ سترہ سو چوکی گویون کی شمار مین آئی - بہر حال کثرت مین سب طرح کے بھلے بُرے ہوتے آئے اسی باعث سے کمال اس علم کا کم اور بے قدری زیادہ تر ہوتی گئی - چنانچہ اُس وقت تانسین وغیرہ کو مرتبۂ گندرپی حاصل تھا اور گندرپی قریب نائکی ہے - مگر تانسین نے پیش اکبر بادشاہ دست طمع دراز کیا لہذا ہر طور کا تخلل پڑا اور خرابی ہر گونہ واقع ہوئی - اور فی زمانہ بقول ظل سبحانی خلیفۃ الرحمانی سلطان عالم شاہ اودھ اس پیشہ کے خال خال لوگ باقی ماندہ ہین اِلّا بالوش اور واقعی خالی از طمع تو خاکسار کی بھی نگاہ سے کوئی شخص نہین گذرا

اب شائقین جوہر شناسان سخن پر واضح ہو کہ منجملہ نائکان

اوّل بھنو بالفتح با سے و سکون ہاے ہوز و بالضم نون و سکون واؤ و بڑا نایک ہوا -

دوم لوہنک -

سیوم والونایک -

چہارم بھگوان -

پنجم گوپال داس عہد علاء الدین غوری بادشاہ مین نایک ہوا اور پھر حضرت امیر خسرو کے شاگردون کا مُرید و شاگرد ہوا - اور حضرت نے بھی اُسی زمانہ مین باسے اور راگ علیحدہ کئے تھے -

ششم بیجو نایک -

ہفتم۔ پانڈے۔ یہ شخص قوم برہمن سے تھا۔ اور بجو باورے عہد اکبر میں گایک بڑا ہوا۔

ہشتم چرجو نایک۔

نہم بخشو نایک قوم ڈھاڑی۔

دہم۔ دھوندھو نایک سابق تھے۔

یازدہم میران مدھو نایک بلگرامی سادات واسطی اسم شریف اُنکا سید غلام الدین احمد عرف[1] میران مدھو نایک عہد اکبر بادشاہ مین تھے اور سنہ ایک ہزار اٹھانوے مین وفات پائی۔ تاریخ وفات اُن کی اس طور پر ہے۔

قطعہ تاریخ

راجہ اندر سرپت درگ سو کھت نیاس، ہنس دن رہت اُداس
مدھو نایک کے مرت ہین چودن دس بھیو اوپاس[2]

اور اوپاس سے مراد یہ ہے کہ شہر وفات رمضان المبارک تھا۔

دوازدہم حضرت امیر خسرو قدس سرہٗ نایک بزمانہ علاء الدین غوری تھے اور طریقہ گانے کا اس طریقہ سے علیحدہ نکالا کہ وہ لوگ قوال کہلاتے ہین یعنی عالم قول و قلبانہ طریقہ اہل اسلام کے اور ملقب خیال سے لیئے مشہور ہوئے۔ اور اس طریقے کے نایک بھی علیحدہ ہوتے گئے اُن مین بھی

اول حضرت امیر خسرو صاحب نایک ہر دو طریقہ بلکہ بانی مبانی قواعد خیال وغیرہ کہ ذکر اُسکا مشرح فصل نہم مین ہے۔ بہترین نایکان و افضل ترین اہل مت سے ہوئے۔

دوم حضرت سلطان شرقی بادشاہ جونپور بڑے نایک باکمال ہوئے۔

---

[1] عرف سے مطلق تخلص ہے یعنی تخلص مدھو نایک تھا لہذا عرف بن گیا ۱۲

[2] اوپاس سے مراد یہ ہے کہ وہ دن وفات کا عشرہ ماہ رمضان المبارک تھا ۱۲ مولفہ

سیوم چنچل سین

چہارم - بازبہادر -

پنجم - سورج خان -

ششم - چاند خان کبیر -

ہفتم زمانہ حال - غلام رسول لکھنوی -

سبحان اللہ! یہ لوگ نایک باخدا و بے طمع ہوے اور ان قوالون کی بارہ بانیان یعنی بارہ طریقے مثل جونپوری و خیرآبادی و کبیری وغیرہ مشہور ہین - اور ٹپہ کا نایک بانی مبانی اول یعنی غلام نبی عرف شوری ولد غلام رسول مذکور ہوا - اور ٹپہ نام طریقے کا ہے جس طرح زمانہ سابق و حال اور چیترین گاتے تھے - چھند اور پربند و دھرپد وغیرہ - اور پھر قول و قلبانہ و خیال و ترانہ وغیرہ کا حضرت امیر نے ایجاد کیا - اُسی طرح موجد ٹپہ کا شوری یکتاے زمانہ ہوا -

دوم - سمی گامون -

سیوم شادی خان ولد گامون مگر گامون سے بسیر خیال بھی بہت خوب گاتے تھے -

چہارم - بابو رام - ہاسے صاحبہ - یہ ہر ایک علم کے عالم بقول میر جل صاحب منشی و زبان آشنا تھے -

پنجم - نواب حسین علی خان صاحب مرحوم -

ششم - میر علی صاحب قبلہ نایک تے زمانہ ہوگئے -

بیان بنانے ذات کلاونتان مین

ناظران ترنم شناسان پر مخفی و محجب نہ رہے کہ مہد اکبر شاہ دہلی مین سمیا کو پال لعل و بچو باورے - یہ دو شخص گانے مین بیشتر لکھی و نایاب تھے الا تحالی و ترجیع لہذا وہ تمام محبت شاہ عصر مین نہ پہنچے - الا نجملہ کندر یان چاند خان عرف لال شاہ بین لطف آسیہ و ادا لطیفہ کے گئے -

اول تا تین ولد نکر قدوم بہمن گورسا کن گوالیار شاگرد ہرداس سوامی تا سے فقیر -

دوم - برج چند قوم برہمن ساکن ملک ڈانگر نواح دہلی -
سیوم - راجہ سموکھن سنگھ قوم راجپوت ساکن کھنڈہر -
چہارم - سری چند قوم راجپوت ساکن نوہا -

یہ چارون شخص منجملہ چودہ مصاحبان اکبر شاہ تھے اور چارون مسلمان ہوے کہ حضور شاہ سے اُن کو خطاب کلاونتی کا ملا یعنی موسیقی کی کلا کرنے والے اور کلا سے مراد مشکلات ہے یہ لوگ شاگرد اپنے اپنے خاندان کے تھے - بجز تانسین کہ شاگرد فقیر متذکرہ بالا تھے اور رباب بجانے مین کامل تھے اور راجہ سموکھن سنگھ بین مین اُستاد لاسانی - انکو خطاب نوبات خان کا ہوا - اور شادی دختر تانسین کے ساتھ نوبات خان کی ہوئی - انہین چارون سے یہ چار بانیان کلاونتی یعنی اول گورارہی - دوم ڈانگری - سیوم کھندہاری - چہارم نوہاری مشہور ہوئین - بلکہ اکثر گویئے گورارہی بانی کو بسبب عدم واقفیت گویراری کہتے ہین - چنانچہ منجملہ اولاد تانسین پیار خان و جعفر خان کے بیٹے اور بانی انکی گورارہی ہے اور اولاد راجہ سموکھن سے امیر خان وغیرہ ہین کا ولد امراؤ خان بانی انکی کھندہاری - اور نسل برج چند سے یوسف خان اور وزیر خان وغیرہ بانی انکی ڈانگری - اور خاندان سری چند سے تان رس خان وغیرہ موجود ہین - یہ لوگ خاندانی ملان پشت نامہ سے پائے جاتے ہین - اور اکثر کلاونتون کا سلسلہ بیخ و بنیاد پایا گیا - الا کلاونت کہلاتے ہین اور جن باتون کا اُنکے یہان عیب ہے یعنی طوائفون کے ساتھ برملا گاتے بجاتے ہین - اور شیطان کو شرماتے ہین -

برضمیر منیر ارباب خرد ہویدا ہو کہ بیچ راگ ساگری عہد حضرت عرش آشیانی مین گانیوالے اُس وقت کے مشخص کر کے لکھے ہین - اکثر راگیا کو برخلاف مانکتوہل لکھا ہے - الا مانکتوہل سے تا راگ ساگر خیلی تفاوت رکھتا ہے - کس واسطے کہ اس وقت مین نایک لوگ تھے اور گوئندہ از زمان اکبری کوئی شخص مثل تانسین وقت را نبود - ازان نہ تھی پس اُنہون نے موافق قرارداد علمی عمل مین لاکے لکھا ہے - یکا

دلیل - دوم یہ کہ گو ئیے عہد اکبر شاہی اکثر عطائی تھے - قواعد اُستادون کے وہ ہین جو کہ عمل بے علم رکھتا ہو اُسکو عطائی کہتے ہین - اس حساب سے میان تانسین کہ جقیدہ اکثر کے اس ہزار سال مین ایسا کوئیندہ نہین ہوا اور نہ ہوگا - سابق کا ذکر نہین ہے - اس مقام پر از راہ حقارت یہ کلمہ نہین ہے حق یہ ہے کہ گانے مین بے مثل تھے - اِلّا بے علم تھے عامل تھے مگر عالم با علم نہ تھے - زان بعد بہان خان تان ڈھار - سرگیان خان فتحپوری - چاند خان - سورج خان ہر دو برادر - میا چند شاگرد رشید تانسین - تان ترنگ خان و بلاس خان دو نو پسران تانسین - رام داس موٹڈیہ - داؤد خان دھاری محمد خان ڈھاری - مدن رائے ڈھاری - ملا اسحاق دھاڑھی طالب علمی کرتا تھا - لہذا ملا لقب ہوا - خضرو نبات خان ہر دو برادر و حسن خان ٹبنی جرکہ امرا سے تھا - ٹبنی الوس الوسات افغان سے تھے - یوسف زئیون کی لڑائی مین راجہ پرہل کے ساتھ مارا گیا - یہ سب عطائی تھے -

باز بہادر مرزبان مالوہ نایک چرجو - ونایک بھگوان دھوندھی صورتسین خلف الصدق تانسین ثانی کے - لالہ و دیبی ہر دو برادر برہمن دعاقل پسر باقر خان سوَن باجئی - یہ لوگ اس قدر خواندہ تھے الا مانند نائکان نایک بھنو ونایک پانڈی ونایک بخشو وغیرہ کوئی اُستاد کامل نہ تھا کہ اُنسے یہ لوگ پڑھتے اور طریقہ علم ہذا حاصل کرتے - چنانچہ آگے نایک لوگ کرسی پر بیٹھتے تھے اور ساز زندہ بین نواز اور مردنگ نواز پیچھے کرسی کے بیٹھ کے بجاتے تھے - ونایک کتاب سنگیت پڑھتے تھے اور جو چاہتے سراورت وتال وغیرہ کے شاگردون کو تعلیم دیتے اور کہتے کہ اس جماعت سے جس نے تھوڑا پڑھا ہے علم بے عمل نہ رکھے جو کہ لکھا ہے کتاب مین عمل کر کے نایک ہو - تاکہ یہ علم دوسرے کو تعلیم کرے - پس اگر اُس وقت مین کوئی نایک ہوتا تو جو کچھ چاہتے پڑھتے اور نایک کہلاتے اسواسطے کسی کو نایک نہ کہا - اور ہمارے زمانہ مین مانند اُن لوگون کے ہونا امر محال ہے - ایسا بھی کوئی نہین ہے کہ پنڈت ہی کہلاتا - مردان متذکرہ بالا کے بعد چند کس اور اچھے ہوئے کہ اُنکی صفت فقیر اللہ حمویہ کشمیری نے

مصنفہ اپنی کتاب "راگ درپن" مین لکھے ہین احتیاطاً ترتیب قلم کرتا ہون کہ طلبہ اُن کے نام ہی سے واقف ہوجاوین۔

اوّل شیخ بہار الدین برنا سنہ جلوس شاہجہانی مین شکار کرتے۔ نقل ہے کہ ایک ہرن بندوق سرکی۔ آہو نے کہا بہار الدین اللہ نے تجھے اسی واسطے پیدا کیا ہے۔ آپ نے یمین و یسار دیکھا۔ تین مرتبہ ایسا ہی ہوا۔ آخر کار پھر آہو نے کہا کہ مین ہون ہرن۔ اِس وقت آپکو خوف خدا آیا توبہ کر صحرانوردی اختیار کی پچیس برس گذرے زان بعد علم موسیقی حاصل کر گوشہ گیری اختیار کی۔ تمام عمر مجرد و بسر بوپش رہے۔ علم مارگ مین مثل اُنکے کوئی دوسرا پیدا نہ ہوا اور رباب و بین و امرتے خوب بجاتے اور خیال و دُھرپد و ترانہ خوب تصنیف کرتے۔ اکثر کہتے کہ چوتکلہ بارہ تال کا مثل جھومرہ جسکے موجد سلطان شرقی شاہ جونپور تھے پڑھنا یعنی گانا نہایت مشکل ہے جمیع تصنیف گانے سے خیال نامی ایک ساز ایجاد کیا۔ ایک سو سترہ سال کی عمر مین رحلت فرمائی۔ اور شیخ[۲] شبیر محمد وضع فقرائی رکھتے تھے ہم صحبت شیخ بہار الدین قدس سرہٗ صغیر سنی مین باپ نے اُنکے قضا کی شیخ نصیر الدین کی خدمت مین عمر بسر کی۔ متقی و پرہیزگار نغمہ سرا مثل چوتکلہ و خیال و ترانہ مین بدقدرت رکھتے تھے۔ چند چیزین اختراع کین بہمری سنکٹ مابین عمر پنجاہ و شصت قضا کی۔

میان[۳] دانو ڈھاڑی بوضع درویشی سبو ایسا بجاتے کہ اپنے عہد مین یکتائے زمانہ تھے۔ بعارضۂ ذات الجنب عین ریعان شباب مین وفات پائی۔

لعل[۴] خان کلاونت شاگرد پاس خان پسر تانسین گہ بیے سبقت لے گیا۔ عمر نو سال کی مین فوت ہوا۔

جگناتھ[۵] کبرائے خطاب تھا بعد تانسین ہمسر اُسکا کوئی نہ تھا بلکہ اکثر میان تانسین کہتے کہ بعد میرے دوسرا خدا نے ایسا مصنف و گویندہ نہین پیدا کیا۔ سو برس کی عمر مین قضا کی۔

سوبھل[۶] سین پسرۂ تانسین نغمہ سرائے مین بے قرینہ محبوبانہ تھا مابین ہفتاد سال کے قضا کی

بیٹا اُنکا سودس سین بیچ گانے کے ولیسانہ تھا۔ الامصنف اچھا۔ آگے ہمراہ سلطان شجاع پسر حضرت صاحب قرانی تھا اور ۸۲ سنہ مین ہمراہ فقراللہ صوبہ کشمیر غنیمت تھا۔

مصری[9] خان ڈھاری شاگرد بلاس خان ہمراہ سلطان شجاع بنگالہ مین بعمر اسّی برس کے گذر گیا مصنف اچھا تھا۔

میر[10] صالح قوال گوینده بالادست تصنیف بھی اچھی رکھتا۔ ساکن دہلی بعمر نوّد سال کے فوت ہوگیا

حسن[11] خان گوینده بے قرینہ تھا۔ مابین ساٹھ سال کے گذر گیا۔

گن[12] سین خطاب نایک فضل نام اپنا قرار دیا تھا بنابر نایک بہنوے تھا سنگیت دو گیت خوب پڑھتا۔ علم مارگ مین ممتاز ازبس بمقام کشمیر بسن شصت[60] سال کے قضا کی۔

شیخ[13] کمال شاگرد رشید میان ڈانومت تا حال ۸۶ سنہ مین ہمراہ فقراللہ صوبہ کشمیر نغمہ سرائی مین مستثنیٰ تھا بوضع سپاہگری۔

بخت[14] خان کلاونت گجراتی بعمر ہفتاد سال سے قضا کی پسندی نامے کلاونت شاگرد واسو کا بہت اچھا۔ مابین پہل[30] سال فوت ہوگیا۔

رنگ[15] خان کلاونت بالادست تھا۔ بزمانہ عرش آستانے بے ہمتا اسم باسمی تھا بعمر ہشتاد[80] سال کے مرگیا۔ خدمت فقرا از حد کرتا تھا۔

خوشحال[16] خان پسر لعل خان نے خطاب پدر پایا تھا سنہ ۷۶ مین مثل اُسکے دوسرا کلاونت نہ تھا۔

غلام[17] محی الدین از اکابرزادہا ترک سپاہگری کرکے وضع درویشی اختیار کی یہ سنہ مذکور تصنیف بہتر رکھتا۔

سواد[18] خان ڈھاڑی گویا خوش و مصنف نیک ساکن فتحپور جہنون تھا وہین فوت ہوا۔

کن[19] خان کلاونت شاہ شجاع نے صاحب قرآن ثانی سے التماس کرکے لیا تھا۔ علم

مارگ مین یکتا و مصنف بہتر بنگالہ مین فوت ہوا۔

۱۸ ولی ڈھاری اچھا تھا۔ بعمر اسّی سال۔ اکبرآباد مین قضا کر گیا۔

۱۹ سالم چند ڈانگری کلاونت گوندیہ خوش و بعضی تصنیف بھی بہتر کرتا۔

۲۰ شیخ سعداللہ لاہوری ہمراہ فقراللہ با مزہ الافیون نے نغمہ سرائی مین فتور ڈالا۔

۲۱ محمد باقی مغل اُس وقت حیات تھا۔ الاتر یاک نے فتور آواز محمد باقی مین ڈالا تصنیفات بہتہ، خوب کرتا۔ پنجاہ سالہ

۲۲ پوجا برادر شیر محمد تصنیف بہتر کرتا بعمر شصت سالہ۔ بعارضہ جگر رفوت ہوا۔ بہ ہمراہی فقراللہ موصوف تھا یعنی ملازم۔

۲۳ بازید خان کلاونت نوچہاورے خوش فکر تھا۔ بعمر چہل و پنج سال کے قضا کی۔

۲۴ رورا قوال بہت خوب تھا۔ بعمر ساٹھ برس کے فوت ہوا۔

۲۵ کبیر قوال شاگرد شیخ شیر محمد بہت خوش فکر صوبہ کشمیر موصوف نے دعا واسطے عمر طبعی کے کی۔

۲۶ تلسی رام کلاونت بہتر مابین پنجاہ و شصت فوت ہوگیا تھا۔

۲۷ دھرم داس کلاونت ازدین بیگانہ خوب تھا باعث کبر سنی نغمہ سرائی مین کوتہ فتور۔ ترک نوکری کرکے اکبرآباد مین عمر بسر کی ہے۔

۲۸ رحیم داد ڈھاڑی علم مارگ مین بہتر و تصنیف خوش۔ کبر سن تھا اُس وقت۔

۲۹ کب جویت ڈھاڑی تصنیفات بہتر۔ ساکن بہوپور بعمر ہشتاد سال قضا کی۔

۳۰ عبدے سنگھ بسپر راجہ روز افزون نبیرہ راجہ شام ساہ مرزبان کھرک پور۔ دولت افزون خطاب علم امیر خسرو سلطان شرقی مین معقول بہ قدرت رکھتے۔ بندش خیال و ترانہ بہتر کرتے۔ دو وقت فقرا خوش رکھتے۔ انکے واسطے بھی فقراللہ نے دعا کی ہے۔

میر غمادا[۳۱] از سادات ہرات باپ اُنکا ولایت سے آیا تصنیفات بہتر رکھتے اسوقت مین حیات تھے

حمیر سین[۳۲] و پسر ش سوبل سین ہر دو کلاونت بہت خوب تھے بزمان عرش آستانی بسن اسّی پدروسن پچاس مین سپرد ونے قضا کی۔

سید طیب[۳۳] مدہ تخلص ؤ ملن چہارسہ پرگنہ توابع دارالخلافہ دہلی بہت خوب تھا مگر آواز نہ تھی۔ بعمر پنجاہ سال اکبر آباد مین قضا کی۔

سندر گہن[۳۴] تصنیفات بہتر کرتے نغمہ سرائی مین بدستے مابین سی و چہل مرے۔

وزیر خان[۳۵] نوہار ثبیرہ سبحان خان علیہ الرحمۃ کیت ؤدھرپت بہتر گاتے اور علم امیر خسرو مین ید قدرت رکھتے۔

ساز ندون کی اسم نویسی

حیات[۳۶] سرس مین سنہ ۱۰۷۶ مین حیات خدا مہربان اُس پر خدمت مین نورالدین محمد جہانگیر بادشاہ کے ممتاز۔ اور واداُسکا پیچ خدمت عرش آستانی کے بمثیل روزگار تھا۔ حق تعالی عمر طبعی بخشے صوبہ کشمیر نے دعا کی ہے بحق اُسکے۔

بایزید[۳۷] زبانی سازندہ بالادست بادہ پیمائی مین جان گرامی تلف کی۔

سکھر سین[۳۸] کلاونت شاگرد رشید بایزید۔ رباب مین یکتا۔ اُس وقت بقید حیات تھے۔

صالح[۳۹] ربانی قوم ڈھاری۔ متوطن کوہ جود ملازم صوبہ کشمیر ممدوح پنجاہ سالہ بقید حیات تھا۔

جیاتی[۴۰] ربانی سنہ ۱۰۸۳ مین بقید حیات ملازم صوبہ موصوف نہایت ملائم و خوش فکر صوبے نے بحق اُسکے دعاے حیات فرمائی ہے۔

مرونگ[۴۱] رائے خطاب۔ نام کرمایئے۔ علم مارگ خوب جانتا۔ خدا بحال و خوشوقت رکھے دعاے صوبہ موصوف۔ ساز نوازی مین یکتا تھا۔

امان اللہ[۴۲] کھپاوجی۔ ملازم صوبہ موصوف۔ ایسا بہتر کہ صوبہ صاحب نے واسطے اُسکے دعا کی۔

۴۳ فیروز ڈھاری پچھاوجی لاہور مین سب عیب تھا بعمر پچاس سال کے فوت ہوا۔

۴۴ طاہر دت نواز ڈھاری بے مثل۔ ایسا دوسرا نہ تھا بعمر ہفتاد سال قضا کی۔

۴۵ آلہ واد ڈھاری سارنگی نواز ساکن اٹرمڑ ڈانڈہ نواح جالندھر۔ میاں دیوانند اسکے اسوقت دوسرا نہ تھا۔ قریب عمر ساٹھ کے فوت ہوا۔

۴۶ رئیس مین خطاب۔ اور نام محمد۔ ساز نہایت ملائم بجاتا۔ اُس وقت زندہ تھا۔

۴۷ شوقی طنبور نواز بے ہمتا تھا نغمات ہندی و فارسی دونو خوب بجاتا بمقام کشمیر فوت ہوا۔

۴۸ ابو الوبا پسر تاتار خان سفرچی طنبور نہایت خوب بجاتا۔ ساٹھ برس کی عمر مین دار الخلافہ مین فوت ہوگیا

۴۹ تاراچند کلاونت شاگرد شوقی بسن چہل سال فوت ہوگیا۔

۵۰ بھگوان اعمیٰ پچھاؤجی سازندہ ہائے زمانہ عرش آستانی سے تھا۔ ہمراہ تانسین بجاتا تھا۔ بعمر اخیر ہمراہ صوبہ موصوف تھا۔ نہایت خوش فکر۔ عمر قریب سو برس کے پہونچی۔ کمزوری باعث کبرسنی کے تھا۔ فوت ہوا۔

۵۱ امیر سورنا نواز بزمانہ صاحبقرانی لاثانی تھا۔ جوان مرا۔ دوسرا ہمراہ پسر صاحبقرانی تھا۔ نام اُسکا غیر معلوم خوش فکر۔

علاوہ انکے اور ہون مگر صوبہ ممدوح نے اس قدر درج "راگ درپن" تصنیف اپنی مین کئے۔

اب نغمہ پردازان زمان پر واضح ہو کہ بعہد نواب شجاع الدولہ بہادر و آصف الدولہ بہادر فیض آباد سے تا لکھنؤ یہ چند شخص بہت اچھے بجاتے روزگار تھے کسی قدر لکھنؤ مین فوت ہوئے کسی قدر بعد وفات آصف الدولہ جنت مکان باہر کو باعث کم فہمی و ناقدردانی جناب سعادت علی خان بہادر خلد مکان چلے گئے۔ چند لوگ نامی گرامی تھے اسم نویسی اُنکی بدین تفصیل ہے۔

اوّل۔ میان جانی و غلام رسول قوالان نہایت خوش سلیقہ و خوش فکر بے مثل زمانہ و باصنع

ومہذب تھے اور تعظیم طلب چنانچہ حسن رضا خان صاحب نواب آصف الدولہ بہادر سے التماس کرکے اپنے مکان مین دونو کو بلایا۔ وقت ملاقات فرمایا کہ مین بیمار ہون اٹھ نہین سکتا ہون۔ آپ عنایت فرماکے بیٹھیے اور شغل کیجیے۔ ہنوز وہ بیٹھے نہ تھے رخصت تقرری کی اور یہ کہا کہ جب آپکو صحت ہوتی۔ اُس وقت آپ ہمکو طلب کرتے۔ اور مکان اپنے سے استعفا حضور مین بھیجدیا۔ نواب صاحب نے سبب پوچھا۔ کہا کہ جب تلک اس سرکار مین ہماری قدر و منزلت تھی۔ ہم جان نثار تھے۔ اب امیدوار خط آزادی ہین۔ نواب حسن رضا خان نے ہماری تعظیم نہ کی۔ اب ہمارا گذارا غیر ممکن۔ ہرچند نواب صاحب نے اسرار کیا۔ الا اُنھون نے ترک روزگار کیا۔ حقیقت مین گانا اُنکا اُس زمانہ مین ایسا پُراثر تھا کہ وحوش وطیور سُن کے محو ہو جاتے تھے۔

ایک روز خواجہ باسط صاحب کے ٹیلہ پر بروز بسنت پیش جناب میر علی صاحب اُستادی فقیر کا میلہ عظیم تھا اور جم غفیر۔ تمام خلقت لکھنؤ کی جمع تھی۔ میان صاحب یعنی میان غلام رسول والد میان شوری۔ یہ خیال راگ بہار کا "رنگ رلیان کلین سنگ کرت بھور گذار پھولی پھلواری چون اور بولت مور کویل کی کوک سُن ہوک اُٹھی" ہر دو برادر موصوف گا رہے تھے۔ کہ مابین لکھنؤ ایسے شہر مین کہ جنگل انسان سے اور زمانہ آبادی کا اُس ہجوم مین کہ عام تھا۔ ایک جانور کوئل صحرائی آکے میان غلام رسول کی دستار پر بیٹھ کے باواز خوش کوکو کوکو کرتی رہی۔ جبکہ گانا اُنکا موقوف ہوا اُسوقت وہ طائر وحشی اُنکے سر سے اُڑکے راہ صحرا لی۔ اُس جلسہ مین والد اور مامون راقم شیخ محمد صلاح صاحب رئیس۔ اور مولوی احسان اللہ صاحب ممتاز رئیس اونام موجود تھے۔ یہ روایت صحیح چشم دیدہ ہے و بگوش شنیدہ۔

شکر و مکھن ہر دو برادران والد میان محمد خان قوال بہت اچھے و نگر سے تھے۔

سونا و مکھن ہر دو برادران قوال نہایت خوش فکر و بے مثل۔

میان[۴] شوری کہ ذکر اُن کا مندرج رسالہ ہذا ہے موجد طرز ٹپہ جُداگانہ یکتائے زمانہ ہوئے

میان[۵] چھجو خان کلاونت گورارہی۔

میان[۶] جیون خان کلاونت برادر کوچک چھجو خان نہایت خوش قطع اور راگہائے دیسی و مارگ کے اپنے عہد مین یگانۂ روزگار اور رباب نوازی مین اور گانے مین سلیقہ شعار تھے۔ اُسی عہد مین یہ سب فوت ہوئے۔ اولاد اُنکی ہنوز قائم۔

نوابؔ سالار جنگ خان بہادر نیشاپوری اکارو کمک ہولی ودہریدگانیمین یکتائے روزگار تھے۔

نوابؔ قاسم علی خان بہادر پسر نواب سالار جنگ خان بہادر میراث پدری رکھتے تھے۔ علاوہ برین کھانے اور پوشاک کے موجد اور بانی مبانی از حد تھے اور ہر ایک وضع و قطع اُسی خاندان سے ہنوز نئی ایجاد ہوا کی و خوش خوراکی و خوش پوشاکی مشہور نزدیک و دور ہے۔

میانؔ گامون قوال شاگرد رشید و مایۂ بساط میان شوری۔ ٹپہ گانے مین بے مثل و لاثانی۔

اُن سے ٹپہ ہندیمین بوضع میان شوری رائج ہوا۔ بیٹا اُن کا بوضع اُنکی ہوا۔ مقام بنارس ہین کہ راجہ اودت نراین اُنکو لکھنؤ سے لے گئے تھے وفات پائی۔

آگے طوالت بے سود جنکو اس مؤلف نے سنا۔ اور ملاقات بے تکلفانہ جن سے رہی ذکر اُنکا مشرح اہل پیشہ سے تا عطائی و شریف مندرج رسالہ ہذا کیا گیا ہے ملاحظہ اُسکے سے ایک حظ وافر شائقین و سامعین کو حاصل ہوگا۔ طول تفصیل۔ راقم بہرحال خواستگار دعائے مغفرت ہے۔ ملاحظہ کنندگان کلمۂ خیر سے چشمداشت کہ دریغ نہ فرمائین اور فقیر کو مرہون منت فرمائین والسلام۔ اور فقراللہ کہ بانی کتاب "راگ درپن" ہے۔ چند راگ اختراع کئے۔ اور صاحب دولت و صاحب حشمت جلوہ کشمیر وغیرہ جہات سے ہے۔ علم موسیقی مین یہ قدرت کامل رکھتے اور اُستاد اسوقت کے اپنی سرکار مین ملازم رکھے اور خود مکمل فن ہذا ہے شخص کامل العلم بلکہ اکمل تھے خداوند کریم مغفرت اُنکی کرے

پردۂ سیوم بیان نائکان زمانۂ حال

قلم ترانہ ساز انجمن سخن بیان مغنیان زمانۂ حال مین اس طرح نغمہ سرائی کرتا ہے کہ اس زمانہ نا ہنجار مین ہر کہ ومہ گرفتار بلا ہے۔ بنا علیہ یہ علم موسیقی اس بحر جہان سے ناپید اکنار ہے۔ چند لوگ کہ اس زمانہ مین سماعت بندہ سے گذرے مغتنمات بیان سے اسم نویسی اُنکی سپرد خامہ ہوئی۔ بقید حیات و ممات پاین منوال کہ قوم ڈھاری جملہ گویون سے پہلے تھے۔ معائنۂ تواریخ سے معلوم ہوا کہ یہ لوگ بھی آگے قوم راجپوتان سے تھے۔ کرٹ کا کہا کرتے تھے اور عہد سلاطین ماضیہ مین مسلمان ہوے مگر اُس قوم سے ایک شخص مسمّی بخشو نایک بھی ہوا تھا۔ بالفعل اس قوم سے اب اُس گانے کا سلسلہ جاتا رہا فقط روزگار سنکت کا یعنی سفروالی پن اکثر کرتے ہین۔ باقی رہے کلاونت و قوال کہ وہ لوگ بھی شریعت تھے۔ خطاب قوالی زمانۂ علاء الدین غوری سے اور خطاب کلاونتی عہد اکبر شاہ سے ہوا۔ چنانچہ اُن کا سلسلہ متبرّز قائم ہے۔ اولاد تانسین سے اب تک رباب بجاتے اور گاتے ہین۔ مثلاً بہادر خان و باسط خان و جعفر خان ولد چھجو خان مرحوم برادران حقیقی بجانا رباب کا اُن پر ختم ہوا۔ اُستاد بادشاہ عصر تھے۔ اور ایک یا جاسر سنگکار ایجاد کیا۔ اور جعفر خان گاتے اچھا تھے۔ اُنکی اولاد سے کاظم علی خان عرف آرام الدولہ علاوہ رباب بجانے کے علم فارسی و عربی بھی اُنکو حاصل ہے بہرحال لیاقت رکھتا ہے۔ اور صادق علی خان عرف راحت الدولہ فدا علی وغیرہ چار ہین۔ اور باسط خان اور بہادر خان لاولد ہے۔ بہادر حسین عرف صمصام الدولہ اُنکی مایۂ بساط ہین بلکہ بجانا سرسنگار کا اُن پر ختم ہے۔ یہ لوگ سب مصاحب شاہ اچھے ہین۔ الا تعلی و غرور از صدر رکھتے ہین اور میان بہادر خان و حیدر خان ولد جیون خان ہر دو برادر حقیقی بھتیجے پیار خان دونو اُستاد کامل تھے۔ بہادر خان رباب ہین اور حیدر خان اس زمانہ مین اُستاد وزیر اعظم نواب علی نقی خان تھا بحالت جنون گانے مین بدقدرت رکھتا تھا۔ ایک مدت دراز تک پاس اُن رہا دلی سے رہا ہولی و دھرپد مین اُستاد ہے پدل چنانچہ دونو نے وفات پائی۔ اور امراؤ خان و محمد علی مرحوم بین کار۔ و نواب علی خان اُستاد۔ اور رحیم خان

وامیر خان ولد امراؤ خان بلکہ امیر خان کا رمصوری مین شاگرد رآوی سہے۔ گانے مین اُستاد کامل شخص لئیق و خواندہ معقول صحبت کے قابل ازبس خوش آہنگ غرور و تکبر سے بسرار یا وصف کمال لازوال عیوب و نخوت سے معرّا۔ اور رحیم خان برادر کوچک گو کہ تعلیم یافتہ انہین کا سہے مگر بین کاری مین یکتا سہے لوگ اولاد راجہ سموکھن سنگھ نواسہ ہاے تانسین اول ساکنان دہلی و عہد نواب[1] سجاع الدولہ بہادر سے لکھنؤ مین بود و باش اختیار کی۔ کلام انکے معنیان حال سندگر دانتے ہین۔ اور کلاونت[2] اکثر تعلیم طوائفان کی کرتے ہین۔ اور تان رس خان کلاونت ساکن دہلی غزل وغیرہ بلکہ کسی قدر خیال اچھا گاتا سہے۔ آدمی بامزہ سہے اور امام بخش کلاونت ساکن شاہجہان آباد حال وکہن عرف کھانڈے بجہ سے سالہا تحقیقات کامل رکھتا تھا۔ بیٹا اُن کا مسمی حسین خان اس علم سے بے بہرہ تھا۔ لڑکے[3] اسکے دوازدہ سالہ گو کہ بے وارث ہو کر آوارہ و پریشان ہین مگر اچھے ہونگے اور یوسف[4] خان اور وزیر خان ساکن شاہجہان آباد نسب اُنکا داد خیال کلاونت و نا نہال قوال چنانچہ محمد خان ولد میان شکر ساکن لکھنؤ مامون اُن کے ہین۔ یکتاے زمانہ اپنے طور کے ہین۔ علاوہ ہولی و دھرپد کے خیال و سرگم و پٹہ و غزل بھی گاتے ہین بندہ نے اُن کو ایک مکان مین چھ مہینے برابر سنا اور کثرت روزانہ ہفت و شش پہری اور گانا درباری برابر تھا۔ کبھی بگڑتے نہ دیکھا اور اکارو گمک تان کی جسکو کھنڈاری بانی کہتے ہین بدرد و پہر برابر سنی۔ الیٰ گمک جنکی بانی سہے یعنی اولاد راجہ سموکھن سنگھ سے بھی نہ سنی۔ پھر اور کوئی کس شمار مین ہے۔ اور باپ اُنکے نظام خان بہرے ولد قائم خان کلاونت بڑے دھرپدیے اُستاد کامل تھے۔ بندہ نے اُن کو مقام باندا مین سنا۔ اب دہلی مین یہ دونو آفتاب ماہتاب ہین ورنہ دہلی مین مثل معنیان لکھنؤ کہ دو ہی چار

---

[1] اور نیض آباد۔ زان بعد لکھنؤ بعہد نواب آصف الدولہ بہادر ۱۲

[2] وہ کلاونت نام رکھتے ہین۔ چاروں خاندان سے باہر ہین۔ سلسلہ گم ہے

[3] وطفل رکھتا تھا۔

[4] مدبر خان یوسف خان ولد نظام خان کرتی ابن قائم خان کلاونت بلکہ نظام خان ملازم رئیس باندا پہلے تھے۔

اچھے ہین اور سب جاہل - لکھنو مین مرثیہ خوان اچھے تھے سو اب باعث اختلاف زمانہ کوئی نہ رہے
اور یوسف خان و وزیر خان دو نو برادران حقیقی ہنگام گانے کے بہت سُدھ پانی و سدھ مندرا جو
مشہور ہے رہتے ہین یعنی الفاظ صاف کہتے ہین اور صورت نہین بگڑتی ہے اور سر وغیرہ ہلانے سے
باز رہتے ہین - اول تو وہ دو نو بھائی جوان زبردست لحیم و شحیم ورزشی از حد خوبصورت و وضع دار
بطریقہ شرفا ہین - اور وقت گانے کے زیادہ تر حسن اُنکا دوبالا ہو جاتا ہے - حضوری راجہ چرکھاری ہین
بمشاہرہ تین سو روپیہ ملازم تھے - باندا مین اُنکو نواب علی بہادر نے باشتیاق تمام طلب کیا تھا اور بعد از
شش ماہ ایک ہاتھی و دو گھوڑے کا ٹھیادار و چار فرد دوشالہ و ہشت رومال شالی و پانچ ہزار روپیہ
نقد دے کے باعزاز و اکرام تمام پھر بحضور راجہ صاحب رخصت کیا - دموج خان ساکن دہلی لاثانی دھرپد
و احمد خان و محمد خان ولد شکر قوال ساکن لکھنو خیال گانے مین اُستاد کامل - منجملہ اُن احمد خان سادھ آشنائی
و صحت راگ خوب رکھتے تھے - اور محمد خان تان پلٹہ اور تحریر و زمزمہ مین بہت کرارے تھے ایسے کہ
خیالیون مین واے یکتائی ملک دکھن مین بلند کیا تھا - وضع دکھنی جوڑا بالون کا بندھا ہوا - مگر از حد خلیق
بمشاہرہ ہزار روپیہ ملازم راجہ ریوان تھے وہ بھی اپنے عہد مین اپنے طرز کے یکتا ہوے اور مقام ریوان
مین وفات پائی - بعد اپنے چار بیٹے چھوڑے - ایک لڑکا مسمی قطب علی بی بی سے اور تین کسبی سے
منجملہ اُنکے بڑا لڑکا منور خان اچھا گاتا ہے - اور قطب علی کہ وہ ہم پہلو محمد خان تھے وہ بھی وہین فوت
ہوے - ہان اب چھوٹا لڑکا مسمی مراد علی سب سے اچھا ہے اور رجب علی و فضل علی ساکن لکھنو کہ
اُنکا اور محمد خان کا ایک خاندان ہے - خیال بہت تعلیق گاتے ہین منجملہ اُنکے فضل علی نے وفات پائی
اور مسمی مینڈو خان بھائی اُنکا اُنکی وضع سے علیحدہ جبڑا مثل حدو خان زیادہ طیار ہے - بہرحال اچھا ہے
اور لفعل مراد علی لکھنو مین خیال و ٹپہ بہت اچھا بوضع قدیم گاتے ہین اور ڈھاریان لکھنو از حد خوش و بے مغز ہے
فقط لائق تعلیم طوائفان تاج وغیرہ کے ہین - وکاوہ و مداری ساکنان بنارس بنیا لیئے اچھے ہین - اور حدو خان

وحسو خان ونتھے خان وغلام امام برادران عم زاد ولد نتھن پیر بخش سب اچھے اور بہت کٹے ودبنگے اپنے روبرو دوسرے کو کم سمجھتے ہین اور بندہ نے اُنکو بہت سنا حقیقت مین بہت کرارے منجملہ اُن کے حسو خان وغلام امام فوت ہوے۔ وحدو خان مقام بانداہین بہت سمجھ دار وخوشاینددر رکھتے تھے۔ مگر جبکہ لکھنؤ مین سُنا اور دیکھا تو یک گونہ خبط دامن گیر اُنکے ہو چلا۔ یہ لوگ ساکن گوالیار اب پھر اُسی سرکار مین ملازم ہین۔ مشاہیر معقول چار چار پانچ پانچ سو کے۔ اور شادی خان ومراد خان ساکن شہر میرٹھ اچھے ہین۔ شادی خان خیال مین بہت اچھا ہے اور مراد خان بیٹا اُنکا سرگم ٹھاہ دون کی بہت اچھی طرح سے گاتے ہین یعنی اُسی سرگم سے تان ٹھاہ دون سب بیورون کی پیدا ہوتی ہے۔ اس طرح کی سرگم اور کوئی نہین گاتا ہے اُس طرز کا وہ موجد ہے اور از حد منصف ومنکسر۔ ایک روز سرگم ماڑوار سے راگ کاکہ مشہور ہے سَا رِن رِ گَ مَ دھا مَ کا رِ نِی گَ مَ گَ رِ نِ رِ سَ گاتے تھے چونکہ ہنگام تخلیہ تھا اور اُن سے جو نکہا دُسرے کے بعد لکھی ہے وہ کومل ہے بجاے اُسکے رکھب لگتی ہے۔ بندہ نے اُنکو ٹوکا تو بطریق اورون کے ہٹ دھرمی نہ کی معقول ہوکے کہنے لگے کہ یہ بشریت کا تقاضا ہے۔ الحق وہ بڑا ہی منصف ہے۔ یہ کہ یہ بات اتفاق وقت سے تھی۔ اِس سہو سے کچھ اُنکی اُستادی مین فرق نہین ہوا۔ وقت ہے۔ بہرحال ایمان شرط ہے۔ اپنے طریقہ کا مراد خان بھی یکتاے زمانہ ہے۔ اور سلیمان ولد مراد علی خان ڈھاری ساکن لکھنؤ شاگرد میان رجب علی مذکور خیال کے گانے مین طرز اگلا رکھتا ہے اور تان پلٹہ اُن سے بہت خوبصورت رہتا ہے۔ یہ شخص بھی یادگار سابقین سے ہے۔ اور نور خان ومغل خان ساکنان کالپی ہولی اچھی گاتے ہین۔ اور ایک نور خان ساکن دکھن کہ ملقب بہ چوکو شہرت مشہور رہے ہولی اُسکے حصہ مین تھی۔ ایسا سنا جاتا ہے کہ اُس نے اس جہان فانی سے رحلت کی۔ اُسکے مرنے سے اکثر مرجاتا ہولی کا زبان پر لاتے ہین اور غلام رسول خان بھانجا منج خان کلاونت ساکن ترہوان کہ ملازم راجہ نیپال سے خیال مین یہ قدرت رکھتا ہے۔ تان وگشت

تحریر مزمہ کا بہت سچا ہے۔ اور پرشد و کتھک ساکن بنارس شاگرد شادی خان لدگامون خیال علاوہ پلٹہ و تان سربپورہ کے ساتھ بہت اچھا گاتا ہے۔ اور کریم خان خیالی لاثانی۔

اسم نویسی عطائی بشرفا

اوّل بابو رام سہائے صاحب ساکن الہ آباد ہولی و دھمار و خیال و ٹپہ گانے اور بتانے مین یکتائے روزگار بلکہ بقول میر علی صاحب قبلہ نابک زمانہ ہین۔ ہر طریقہ کے عالم و عامل ہین۔

سید میر علی صاحب قبلہ مرثیہ خوان ساکن حال لکھنؤ نبیرہ خواجہ باسط صاحب پیرزادہ امیر کبیر ہر طرز کے گانے مین کامل و استاد بے بدل تھے اور پابند وضع۔ باوجود ملازمی سلطانی عہد نواب سعادت علی خان بنت مکان سے تا زمان واجد علی شاہ بادشاہ کہ اسی عہد مین اس جہان فانی سے بعالم جاودانی رحلت فرمائی۔ ایسے پابند وضع رہے یعنی ہر عہد مین بجز مکان اپنے دوسری جگہ تشریف نہ لے گئے۔ حتی کہ ہر بادشاہ وقت نے اپنی حضوری چاہی مگر انہون نے انکار ہی کی۔ چنانچہ عہد نصیر الدین حیدر بادشاہ۔ اور حکیم نواب مہدی علی خان نے بباعث انکار کے پانصدی تنخواہ سے کم کردی۔ الامحمد علی شاہ کی طبع نازک پر اول تو ایک ملال ہوا کہ حکم اخراج ملک فرمایا۔ ہنگام باربرداری ہجرت شہر منظور نہ فرمائی بلکہ بعد ادائے دو رکعت نماز شکرانہ کہ ایسے وضعدار ہمارے عہد دولت مین پابند وضع ہین کہ بجز ستاشہر اختیار کی اور از حضاری آستانہ شاہی سے انکار کی نغمہ پردازکون و مکان نے ایسے لوگ خلق فرمائے۔ پھر بعطائے خلعت فاخرہ و اضافہ تنخواہ یکہزاری میر صاحب متقدر کو مفتخر فرمایا۔ فی زمانہ یہ بھی نابک زمانہ تھے۔

رامانج داس و نرائن داس فقیر بیرگی خیال مین یکتائے روزگار تھے ایسے کہ بابو صاحب موصوف خیال گانے مین شاگرد انکے ہین۔ اور ہولی و دھمار مین بچو خان کے بھائی جیون خان کے۔ اور جناب میر علی صاحب شاگرد و دھمار مین بچو خان کے۔ اور خیال مین میاں غلام رسول و شکر و سونا

لفظ کریم خان حضرت کریم بخش صاحب کے نام سے قریب کے شہر مین

لکھن کے اور پٹہ مین میان شوری اور مقامات فارسی مین ملا محمد صاحب کے تھے اور میرا گی مذکور دو تو برادران حقیقی ساکن بوند یکھنڈ مقام چرکھاری تھے۔ و نواب سلطان علی خان صاحب ولد نواب قاسم علیخان صاحب دھرپد کے اُستاد اور نواب حسین علی خان صاحب برادر کوچک اُنکے ٹپہ گانے مین اور خوش آوازی کے اُستاد تھے۔ مگر بابو صاحب ممدوح کا گلا بہت بڑھ کے طیار تھا اب ہولی دھرپد و خیال زیادہ کرتے ہین۔ لکھنؤ مین نواب صاحب رئیس تھے ہوتے نواب۔ سالار جنگ خان کے کہ دھرپدی مشہور تھے۔ اور میرا حمد صاحب مرثیہ خوان ساکن عظیم آباد دھرپد خوب گاتے تھے۔ اور محمد دلاور علیخان صاحب مغفور والد راوی ہولی و ہمال خوب پڑھتے تھے۔ جناب میر صاحب ممدوح اول وہ شاگرد چھجو خان کے تھے۔ اور مامون حلیم اللہ خان صاحب مغفور خیال مین شاگرد میان جانی و غلام رسول کے تھے خیال گانے مین قدرت کامل رکھتے تھے اور صحت راگ بدرجۂ اتم تھی اور مرثیہ بھی خوب پڑھتے تھے مرثیہ مین میان سیف اللہ صاحب کے شاگرد تھے۔ اور مامون بشارت علی خان صاحب شاگرد رشید شیخ عطا صاحب مرثیہ خوان دھرپدی کے تھے۔ دھرپد خوب و صحیح گاتے تھے اور برادرم کوچک محمد فضل امام خان مغفور بدرجۂ اتم خوش سلیقہ و سُر لا صحت راگ مین کامل و حساب لَے مین بے بدل۔

ایک روز حسب اتفاق بہ غیبت بندہ بلحاظ شرفا کہ مابین تھا سر جلسہ آپس مین بخشو اُستاد طبلہ ساکن لکھنؤ سے مقابلہ پیش آیا۔ آخر کار سیک دستی و نگر پن و چرب زبانی گت پرن دیکھ سُن بخشو یہ حرف زبان پر لایا کہ "ہم شریفون سے عہدہ برآ نہین ہو سکتے"

حقیر نے چاہا کہ یادگار اپنا اِس دار فنا پائدار مین چھوڑے حتی الامکان تعلیم مرثیہ خوانی و سوز وغیرہ بخوبی کی اور خود دست بردار ہوا مگر بقول شخصیکہ

"وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے"

اُن کو سرود ساز زمان نے اس دار فانی سے طلب کر شامل جلسہ مسیحان ملا اعلیٰ فرمایا۔ آخر کار اس پریشان

حال سے ان اور اقوں کو مخبطا نا بطور یادگار چھوڑ دیا ہے میر حسین علی[1] یہ خوب گاتے ۔

اب خیال فرمانا چاہیے کہ آگے اس ملک مین رواج گانے ٹپہ کا نہ تھا یہ سہی غلام نبی[2] شوری نے اس کا مین زبان پنجاب ملائم و خوبصورت تصور کر راہی ملک پنجاب ہوا ۔ وہان چند سے قیام کر زبان پنجاب حاصل کر کے پھر واپس لکھنؤ ہوا اور ہر ایک راگ و راگنی مین ٹپہ بنایا اور گایا ۔ جو کہ شوری از حد لاپرواہ تھا لہذا قدر و منزلت اُسکی زیادہ ہوئی پیشہ گانے کا نہ کرتا مجذوبانہ گذر تھی ۔ یہان تک کہ ایک روز نواب آصف الدولہ بہادر سے سرسواری ملاقات ہوئی حضور نے لسان مبارک سے فرمایا کہ میان شوری ہمارے مکان پر آؤ ۔ وہ وارستگی سے یہ حرف زبان پر لایا کہ دولتخانہ حضور سے بندہ تا واقف ہے بتلاؤ ۔ آپ نے فرمایا کہ کسی سے پوچھ لینا اور بلا قید پروا تگی دربانون سے نسبت اُنکے فرما دیا ۔ اتفاقاً لوگ اُن کو لے گئے ۔ چنانچہ نواب ممدوح نے باعزاز و اکرام لیا اور بہت کچھ نقد و جنس دیکر رخصت کیا ۔ اُس نے اُس متاع لاانتہا کو اثنائے راہ مین للہ لٹا دیا ۔ یہ خبر سوانح نگار سے گوش زد حضور ہوئی ۔ اُس وقت پھر اُسیقدر مال و اسباب مکان مشارالیہ پروانہ کیا ۔ یہ عین قدردانی ہے ۔ الا شوری لاولد فوت ہوا سمی گ مون شاگرد رشید چھوڑا ۔ شادی خان لڑکے اُنکے بنارس مین باعث قدردانی راجہ اودیت نرائن سکونت اختیار کی ۔ ٹپہ اور خیال بمثل گاتے تھے ۔ چنانچہ بابو صاحب کے خلیفہ کہلاتے تھے ۔ عرصہ قلیل گذرتا ہے کہ مرغ روح اُنکی قفس عنصری سے پرواز کر گئی ۔ افسوس ایسے لوگ بھی کم خلق ہوے ۔ ہان بابو صاحب ممدوح البتہ یادگار میان شوری ہین ۔ اور نواب حسین علی خان صاحب ٹپہ گانے مین یکتاے روزگار اپنے طرز کے تھے ۔ اور سمیان بخی خان و چھجو خان اب لکھنؤ مین ٹپہ اچھا گاتے ہین مگر اُن لوگون کو تہذیب سے نہین ۔ اور سمن شمر خان لڑکا

---

[1] میر حسین علی متخلص شاگرد نواب حسین علیخان صاحب رئیس بریلی السلطنت لکھنؤ حال مین ٹپہ گانے مین بہت خوش سلیقہ تھے ۱۲ مولفہ

[2] غلام نبی ولد میان غلام رسول ۔ اسلیے قوم قوال ۱۲ مولفہ

مصنف بھی تھا ایک طرز نیا طریقہ شوری سے ملا ہوا نکالا یہ تینون شخص از قوم ڈھاری ساکن لکھنؤ تھے۔

بیان مغنیان نسا | یعنی اُن عورات مغنیہ کا جو کہ ہم پہلو مغنیان مذکور ہین علم موسیقی مین

۱ بی رحیمن بائی ساکن چرکھاری ہولی اور خیال ایسا اوکھا بحساب سر سویرہ گاتی ہین کہ تمامی اُستاد زمانہ اُنکی مداحی کا دم بھرتے ہین اور کہتے ہین کہ اس طریقہ مین دم مارنا امر محال ہے انسان کی کیا مجال ہے۔ واقعی بندہ نے بھی زمانہ کسی گویئے کو ایسا نہ سُنا بقول حمد وخان صاحب کہ اس علم مین بائی صاحب کا رمرداتہ وار زیادہ از مغنیان حال کرتی ہین اور ابتک کہ سن اُنکا پنجاہ سالہ ہے جناب بابو صاحب سے استحصال علم ہذا فرماتی ہین۔

۲ مشدہ بائی ساکن چرکھاری ہمشیرہ عزیزہ بائی صاحب موصوف کی خیال بہت خوب گاتی ہین اور صحت راگ اُن سے بدرجہ اتم رہتی ہے۔ یہ باعث ایک خاندان ہے۔

۳ بی لطفن ہمشیرہ کوچک بائی صاحبہ علاوہ حسن یکتائی ناچنے گانے مین قدرتا کاملہ رکھتی تھین۔

۴ شرفو بائی بیٹی سیڑھو بائی خیال گانے مین بطریقہ محمد خانی دوتوا از حد گرمائگرم تھین اور تان اور پلٹہ از حد صفائت وکرارہ۔ چنانچہ دو تو مقام لکھنؤ مین فوت ہوئین مشہور عوام مین و نیاز ہر نسبت اُنکے زبان زد ہے۔

۵ دھنا بائی ہمشیرہ کوچک اُنکی بعد وفات اُنکے غریب خانہ پر کہ واقع شاہراہ لکھنؤ و کانپور باعث ارتباط تشریف لائین حقیر نے بعد رسمیات مہمانداری و زادراہ رخصت کیا۔ حق ہے کہ زمانہ ایک حال پر نہین رہتا۔ بقول سعدی علیہ الرحمہ۔

یکے را بسر بر نہند تاج و بخت ۔۔۔ دگر را بخاک اندر آرد زتخت

---

۱ بی رحیمن دی لطفن و ختران کفایت علی ساکن حال چرکھاری سایلین دکن ۱۲

کبھی سیڑھو شرفو نقد و جنس سے مالا مال تھین اور ایک دن وہ ہوا کہ ہمشیرا و نکی محتاج چادر و رومال تھین - وہ زر خطیر و جواہرات اونکا چشم زدن مین مال جنیثات ہوگیا بہرحال نغمہ ساز زمان نے ذلت و عزت ہر کس و ناکس اپنے اختیار مین رکھی ہے -

۶ بی سکھ بائی ساکن وکہن کہ متوسلان سیڑھو شرفو مرحوم شاگرد تھے خان خیال بہت نگر مردانہ وار گاتی ہے - بمقام بانڈہ بمشاہرہ تین سو اور مقام رام پور مین بمشاہرہ چار صدی ملازم تھی - اب الور مین بمشاہرہ بیش قرار ملازم ہی - اور شرفو کا بھائی مصطفے خان بھائی اونکا شاگرد تھا اوسنے بھی نقصا کی - دو لڑکیان اوکی دھوین و سینی حیات ہین -

دھوسن آستائی اچھا گاتی ہے مگر اوس طریقہ سے باہر - اس ملک مین قدر غزل ٹھمری کی ہی - سو وہی گاتی ہین بعمر پچاہ سالہ ساکن ملک دکن -

۱۵ ہیرا بائی دختر کملا بائی ساکن ملک دکہن مقام لدانا چھپانا سیدھی پٹلی کا خیال بہت اچھا گاتی ہے - نہایت خلیق و خوش آواز بعمر بست و پنج سالہ مقام بہوریہ ملازم نانا راؤ

۱۵ ہیرا بائی از حد خوش سلیقہ و نہایت حسین تھی - راقم سے اکثر بسبیل تذکرہ وعدہ اسلام کیا - کوتاہی اپنی طرف سے ہوئی مسلمان نہ ہوئی اب سنا کہ بلبل روح اوسکی آشیانہ کالبد سے پرواز کر گئی - افسوس ہر اہل کمال سے زمانہ خالی ہوتا جاتا ہی - ۱۲ مولف -

بمشاہرہ تین سو روپیہ تھی اب واللہ اعلم کہ کہان ہی۔

۹ کجو بائی سیدھا سادھا خیال اچھا گاتی ہی بعمر پنجاہ سالہ ساکن ملک دکھن۔

۱۰ خورشید بائی ساکن اکبر آباد شاگرد محمد علی کلاونت خیال بہت اچھا اور صحیح گاتی ہے اور بعض تان بطریقہ پی رحیمن صاحبکہ مغنیان حال اوس سے دور بھاگتی ہین بیجا تی ہے اور آون گون خیال کا جیسا چاہیئے بہت اچھی طرح آشنائی اترے کا کرتی ہی اور محمد علی ساکن خورجہ شکارپور بہت اچھا ہی مقام بڑودہ مین شاگرد امیر خان مین کار کا ہوا۔ مگر امیر خان نے بلحاظ شاگردی خود حقیر کا شاگرد کروایا۔ اور خاکسار کے ہاتھ سے اوسکے ہاتھ مین یعنی بندہ کے ہاتھ سے کلاوہ بندھوایا۔ چنانچہ صحبت چند روزہ مین قواعد سرگم وغیرہ بسبب ذکاوت طبع حاصل کیئے۔

۱۲ بنارس مین اول مسماۃ چمپا اخوردو ثانیاً امام باندی ۱۳ بوضع شودی پیڑگا تے ہین

یکتائے روزگار ست اگرد خلیفہ شادی خان ہین گرہ و فقرہ واڑی جو پٹہ مین چاہیئے اونکے گلے مین بہت سریلی ہے۔ اور تکرہ

وزمزمہ بہت صاف - غرضکہ فی زمانیہ لوگ مغتنمات سے ہین - رہا اس زمانہ کا گانا ٹھمری غزل سہین مسماۃ[14] لذت بخش ساکن فرخ آباد لکھنؤ مین بہت غنیمت تھی - اور ناچنے مین مسماۃ[15] گلبدن و سکھ بدن[16] ساکنان بنارس بہت اچھی ہین اور مسماۃ چندا[17] بائی ہمشیرہ کوچک خورشید بائی ساکن اکبرآباد شاگرد تعلیم مانیتہ مان سنگھ ولد پرگاس ساکن لکھنؤ ناچنے مین بہت اچھی اور گانے مین بھی آفت روزگار ہوگی بعمر دوازدہ سالہ سہے باوجود صغر سنی خورشید بائی سے نہین دبتی -

مسماۃ[18] جان بخش ساکن پرگنہ سمونی خاص ضلع باندا ناچنے مین بہت خوش سلیقہ و سیک آرہ نہایت خلیق و حسین کم سن - ملازم نواب علے بہادر رئیس باندا تھی =

اور بہ تحریر مسودہ رسالہ ہذا جو راوی کا اتفاق ہنگام یک گونہ تسلط غدر بلگرام مین ہوا تو مسمیان ولی محمد و پیر بخش ولد غلام حسین خان عرف علما کلاونت کو جو دیکھا تو بہت ذہین و طبیعت دار پایا جو کہ باعث اخی سید شاہ جلی صاحب اُن سے ملاقات بے تکلفانہ تھی پسران اپنے کو پاس بندہ لاکے سُنوایا تو حقیقت مین اُنکو بہت خوش سلیقہ پایا - آخرکار حسب اجازت اُنکی آلاپ ہاے بقاعدہ سے باقاعدہ کیا - اور چند دھرپت و سرگم و ہولیان و ہمال اُنکو سکھائے - یہان تک کہ راہ راست پر آئے منجملہ اُنکے مسمی ولی محمد پسر کوچک اُنکا تان و پلٹہ خیال و آکار و کمک و دھرپد سے بہت طیار - اور برادر کلان اُسکا بہت خوش آواز و سُریلا - غرضکہ دونو بہت اچھے و روز بروز بہتر ہونگے - بفعل وہ کلکتہ مین بمشاہرہ سو روپیہ ملازم بارگاہ سلطانی ظل سبحانی سلطان عالم ہین اور جو کہ اُن کا سن شباب ہے امیدوقی ہے -

بیان تتمہ کاران

اول امراؤ خان ہین کا رمسبوق الذکر اُستاد بے بدل ہین - اور محمد علی ہین کا رہ بھائی اُنکے ملازم راجہ بنارس لاثانی -

میرزا ناصر احمد صاحب قوم کے سید تھے - مگر دہلی مین خاندان کلاونتان مین بطمع اخذ ہین شادی کی ہے اور بخوبی اس علم کو حاصل کیا - الا باوضع رہے اور اپنی وضع کے پابند ایسے تھے کہ

لکھنؤ مین بطریق سیر تشریف لائے۔ شاہ عصر نے اپنی حضوری ہر چند چاہی لاکن اُن حضرت نے ملاقات سلطانعالم نہ کی۔ اِلّا ہم غریباؤن کے سامنے بخوبی گائے بجائے۔ ہر ایک بات اُنکی مستند تھی۔ جمیع مغنیان و شرفایان اُن سے راضی ہوئے۔ اور رحیم خان ولد امراؤ خان کا ہاتھ بھی نگرسے ہے اور امیر خان بڑا بھائی اُنکا کہ سابق ذکر ہو چکا ہے شرح اُستاد کامل ہے۔ اور مسمّی حسن خان ڈھاڑی بقول علی نقی خان صاحب کہ مین طفلان امراؤ خان بجاتے ہین اور یہ ستار کا باج بجاتا ہے مگر طیار ہے۔ اور قاعدہ مین کے کہ وہ لوگ بجز اولاد لائق اپنی آل کو بھی نہین بتاتے اُسکو بہم نہین پہونچے۔ اور رباب پیار خان و بہادر خان خوب بجاتے تھے۔ اور اب صادق علی اور کاظم علی و نثار علی وغیرہ سے بہادر سین اچھا بجاتے ہین۔ یون تو سب اُنکا خاندان اُستاد ہے اور سرسنگار بھی بہادر سین کے حصہ مین ہے مگر بخل اور حسد[1] بھی اس خاندان مین از حد ہے۔

اور ستاریون مین باج مسیط خانی کے اول رحیم سین ولد مسیط خان و ثانیاً نواب غلام حسین خان صاحب ساکن دہلی کہ مدت تک نواب صاحب مہمان نواب ذوالفقار بہادر رئیس باندا رہے۔ سنا اور واقعی اُنکو اپنی وضع کا پابند[2] اور اس کار مین یکتا دیکھا۔ اور طریقہ غلام رضا مین بجز غلام رضا اور کسی کو اچھا نہ پایا۔ اول تو یہ باج پی عطائی پسند و بقاعدہ ہے گتین اُسکی تالہ مین پراگنی و دُھن ہائے بوضع ٹھمری بندھی ہین مکمّل و اچھا نہ پایا۔ ہان غلام رضا کا ہاتھ کہ اُس طریقہ کا وہ موجد تھا بہت بامزہ دیکھا۔ اب اُس باج کے لوگ گرفتار خبط ہین۔ اُس باج مین ٹھوک و جھالا و گنجایش راگ نہین ہے۔ بجز دو ایک سلل راگ کے۔ اُستادون کو اُس باج سے انکار ہے اور اپنے تمیزداروں کو عار ہے۔ غلام رضا

---

[1] بیان حسد کا باب ہفتم مین بزمرہ نقل و حکایات لیا گیا ہے ۱۲

[2] مگر نواب صاحب رئیس باندا کے روبرو ستار بجائے اور تین سو روپیہ مقررہ اوقہ جو لیا تو جمہور عوام طعنہ زن تھی۔ واقعی طمع انسان کو ذلیل کرتی ہے۔ گو کہ نواب صاحب نے وہ زر مذکورہ بطور دعوت مہمانداری پیش کش نواب صاحب مدوح کرتے تھے مگر مشہور یہ کس ہوا۔ ۱۲

سنے یہ باج فقط برائے امراء لکھنؤ ایجاد کیا تھا۔ ہان سنہ تارین اول غلام محمد ساکن حال باندا نے ستارین کمال قدرت حاصل کی اور ٹھوک تو ایسی صاف و نگر تھی کہ بندہ نے کسی بین کار بجز امراؤ خان صاحب کے اور بابی سے نہین سنی۔ ستار اُنکا کم از بین و رباب نہ تھا بقول اُستادان زمانہ حال حقیقت مین ایسا ستار نواز ہند مین نہ تھا اور کارد ستکاری و مصوری مین باکمال تھا بلکہ کار مصوری روغنی کا راوی اور مشار الیہ نے مسٹر جان لیٹ صاحب ڈپٹی پرمٹ سے ضلع باندا مین حاصل کیا لڑکا اُنکا مسمّی سجاد حسین اچھا ہے اور غلام محمد نے مقام گونڈہ بلرام پور مین وفات پائی سجاد حسین بشاہرہ دو سو روپیہ ملازم دُرگ بجے سنگھ راجہ بلرام پور ہے۔

بابو ایسری پرشاد صاحب عرف بابو جان بعمر شانزدہ سالہ ولد جناب بابو رام سہائے صاحب قبلہ ستارین باین صغیر سنی وہ لے مراد پر چھالے مین قدرت کامل رکھتے ہین اور صحت راگ کہ اُنکے گھر سے ہے اُستاد بے بدل یقین ہے کہ سن چوکہ غلام محمد کا تھا اُنکا ہوگا ایک آفت برپا کرینگے یقین ہے کہ یاد قدما حال کے لوگون کے دل سے بھلا دینگے۔ جوان خوش رو اور نہایت حسین اور صالح اور شہسوار اور تیر اندازی مین باکمال شاگرد راجہ رتن سنگھ رئیس چرکھاری اور گانے خیال و ہولی دھرپد اور سرگم اور ٹپہ مین طاق اور ستارین کامل۔ شرفیون مین ایسا کوئی نہین ہوا نغمہ ساز مہر و مہان اُنکو بعمر طبعی پہونچاوے۔

بعد اُنکے ایک برہمن ملقب باچپئی ساکن بنارس ستار بہت خوب دو مضراب سے بجاتا ہی اور اسی پیشہ مین گذراوقات اپنی کرتا ہے۔ مگر عطائی ہے۔ ہاتھ خوبصورت ہے۔ صحت راگ مین البتہ تامل ہے۔

مسمّی برکت علی عرف ننھو لیا ستار بہت اچھا بجاتا ہے۔ شاگرد پیار خان مرحوم۔ اور ساکن اُسکا فرخ آباد۔

نواب حشمت جنگ رئیس فرخ آباد شاگرد پیار خان ستارین دست قدرت رکھتے تھے۔
عین عالم شباب مین وفات پائی۔

نواب ذوالفقار بہادر خیال اچھا گاتے تھے اور ٹھمری مین اُستاد طبلہ و پکھاوج نواز ہنگام فرمائش شرماتے تھے اور از حد قدردان ہر ایک علم کے تھے۔

نواب علی نقی خان وزیر سلطنت لکھنؤ شاگرد حیدر خان ہولی بہت خوب گاتے اور ستار بھی اچھا بجاتے تھے اور تصنیف ہولی وغیرہ وہمالی خود فرماتے۔ اور نہایت خوش آواز و خوش تصنیف تھے۔

قطب علی عرف قطب الدولہ ساکن بریلی شاگرد پیار خان ستارین ایک قدرت رکھتا ہے۔

نبی بخش ڈیرہ دار برادر امیر جان طوائف ساکن ملک پنجاب ستار نوازی مین شاگرد غلام محمد بہت طبیعت دار ہے اگر اُسکو صحبت اچھی رہی تو بہت اچھا ہوگا۔ اور

سارنگی بجاے۔ نبی بخش ساکن دہلی۔ اور حسن بخش ساکن لکھنؤ۔ اور ثابت علی ساکن گوالیار قوم ڈھاریان بہت اچھے ہین۔

ابراہیم خان و محمد علی ڈیرہ دار ساکن شہر باندا بہت اچھی سارنگی بجاتے ہین بلکہ محمد علی طرز ٹپہ مین شاگرد جناب پنڈت رام سہائے صاحب قبلہ تھا۔ جوان بیجان ہوا۔

ہمت خان کلاونت ساکن راٹھ ٹپواری ملک بُندیلکھنڈ شاگرد حسن بخش بھی سارنگی مین اُستاد تھا۔

ظہور خان کلاونت ساکن باندا خاص۔ اور حسن خان ڈھاری ساکن لکھنؤ کا دھن بجانے مین ہاتھ خوبصورت ہے۔

خواجہ بخش ڈھاری ساکن خورجہ شکارپور شاگرد امیر خان بین کار سارنگی بہت خوبصورتی ساتھ صحت راگ کے بجاتا ہے۔

یہان تو شہر ہا ستنے مین آ۔ ہے۔

راجہ ٹبناتھ سنگھ رئیس بیوان اور مہاراج آودیت نرائن رئیس بنارس اور راجہ رتن سنگھ رئیس چرکھاری - ونواب احمد علی خان رئیس رامپور - اور سلطان عالم بادشاہ بیت السلطنت لکھنؤ اس علم موسیقی کے بڑے محقق وقدردان بلکہ کسی قدر خود بھی کرتے بلکہ بادشاہ ممدوح تو اج کو خود ایسا کرتے تھے کہ اپنے عہد مین یکتا تھے اور اب بھی کلکتہ مین باوجود انتزاع ملک خدا کی عنایت سے وہی کارخانہ ہین - اور سازندہ بجانے مین وہاج الدولہ ڈھاری ساکن لکھنؤ - اور سرود مین غلام علی ڈوم ساکن رامپور یکتاے زمانہ تھے - افسوس دونون نے وفات پائی -

نقارہ بجانے مین مرسلی مشکل ہے اور مرسل اُسکو کہتے ہین کہ ایک تو سیدھی گت بجاتا ہے اور دوسرا رن کو ٹھاہ سے مدد ورب وغیرہ پڑجاتا ہے اُسکو مرسل کہتے ہین - سو اوّل قاسم خان ساکن قصبہ آسیون - دوم گھورن خان ساکن قصبہ اوناما - اور سجان خان ساکن بنارس ملازم راجہ صاحب نقارچیان مرسل ہین اُستاد کامل - اور راجہ رگھناتھ راؤ بونگا بہادر رئیس جھانسی نے نقارہ مین قدرت کامل بہم پہونچائی تھی - اُن مین گھورن خان حیات ہے - اور راب سمّی مخدوم بخش ساکن لکھنؤ - اور جھبّو ساکن اوناما حال لکھنؤ مرسل نقارہ کے ہنر مین یکتا ہین -

شہنا بنارس مین بھی اچھی بجتی ہے - چنانچہ احمد علی ساکن بنارس نے شہنا کو ایسا ملایم کیا کہ سازنگیون کے سُر کے ساتھ اُسکی الس بجتی ہے اور قوم احمد علی کی نقارچی ہے اور نر و شہنائے الس اور چھوٹی[1] شہنا کہ ساتھ نوبت کے بجتی ہے -

کرانٹ و فلوٹ باجہاے انگریزی وخوشترنگ وجل ترنگ وبٹل وار نے بجانے مین احمد خان ولد کریم خان ڈھاری ساکن آسیون - اور گھورن خان نقارچی ساکن اوناما داماد احمد خان

---

[1] چھوٹی شہنا ساتھ نوبت کے بڑے نقارون کے ساتھ بجتی ہے اور بڑی شہنا الس روشن چوکی کی ہے - دھومس چانپ کے ساتھ بجتی ہے - ودھومس چانپ مثل نقارہ خورد یعنی طبلہ کے بائین سے ملا لطنت رکھتی ہے ۱۲ مولف عفی عنہ یہان سے پھر نمبر شروع ہوے ۱۲

ہندمین ثانی اپنا نہین رکھتے ہین - بلکہ گھورن خان نقارہ اور طبلہ مین اپنا نظیر نہین رکھتا - اُنکے شاگردون نے میان بخشو اُستاد کے چھکے چھوڑوا دیئے

گھسیٹ خان نقارچی جمعدار نوبت خانہ رئیس باندا پتلی وارنے اور النعوزہ اور شہنا چھوٹی اچھی بجاتا ہے - شاگردین کا ردن کا مینڈ ماٹڈا اچھی رکھتا ہے اور رہنے والا باندے خاص کا ہے

کلو دھتو ڈھاڑی ساکن بنارس سارنگی بہت اچھی بجاتے ہین اور خیال بھی اچھا گاتے ہین

مسمی جیتن قوم کتھک ساکن بنارس سارنگی مین باعث سنگت بی رحیمن بائی صاحبہ اُستاد مشہور ہے - واقعی اُنکا گلا بجاتا ہے - وجہ یہ کہ تمام عمر یاد صاحب بائی صاحبہ کی تعلیم اُس نے پائی - جب یہ تمیز آئی ہے -

طبلہ مین اول بخشو ڈھاری اس طور کے باج کا اُستاد ہوا مسمی تمو بیٹا اُسکا گتیا اچھا ہے اور سلاری خان پسر ثانی گت پرن ہین - چنانچہ دونو اپنے کام مین اُستاد ہین - اور اس زمانے مین قلم باج کا مسمی مکھو ساکن دہلی بڑا اُستاد تھا بلکہ شاگردان مکھو سنگت طوائفان خوب کرتے ہین - گو کہ طبلہ لکھنؤ سے بہتر کسی ملک مین نہین بجتا ہے - الا یہ باج واسطے سنگت نکے ہے - یہ لوگ قوم ڈھاری سے ہین - چنانچہ منجملہ اُنکے بخشو و مکھو خان بے آوی کے سامنے فوت ہوئے - اور مسمی بخشو دیرہ دار طبلہ مین شاگرد بخشو - الا سب سے گوئے سبقت لیگیا بلکہ اسی لاگ پر پسر اپنے کو خوب طیار کیا اور واقعی جو نظر انصاف سُنا تو پسر تمو خان ہلکر پوتے بخشو سے اُسکو نگرا اور طبیعت دار پایا -

پکھاوج مین اول لالہ بھوانی سنگھ اُستاد کامل تھے - اور اب کودو سنگھ برہمن ساکن قصبہ باندا - شاگرد اُنکا بیختائے روزگار ہے حضور سلطان عالم شاہ اودھ سے بخطاب کنور و اسم منخر تھا بلکہ معرکہ شاہ و عابد علی مین کہ علاوہ گویون کے پیر آوی اور میر احمد صاحب مرثیہ خوان بھی شریک تماشا تھے - عابد علی تو معقول و پشیمان ہوا مگر جوت سنگھ اور کودو سنگھ پکھاوجیان سے معرکہ لگیا اور بادشاہ نے

توڑہ ہزار روپیہ کا درمیان مین رکھوا کے فرمایا کہ جسکے ہاتھ بازی آئے وہ یہ کیسہ زر لیجائے چنانچہ جیت سنگھ اُسکے پاس سے باز آئے اور کنور داس نے وہ روپیہ پائے۔ ہان مسمی تاج خان نے کہ سابق کے ڈیرہ دار تھے الاشتل غلام محمد ستار نواز عزت ولیاقت لائقہ پیدا کی۔ خلیفہ لالہ بھوانی سنگھ کی طرف سے ہین اور شاگرد رشید اُنکے ہین مسمی ناصر خان پسر اپنے کو طیار کرکے اُسکو دو سنگھ کر دیا فقط فرق اسقدر ہے کہ کودو سنگھ باعث کبر سنی از حد ملایم و نفیس۔ اور ناصر خان کہ جوان زبردست و خوش رو ہے بسبب صغر سنی کرائے دو سنگھے۔ الا تاج خان معلومات مین کودو سنگھ سے زیادہ ہین اور بڑے مسلمان مقید نماز رہنے والے باندا خاص سے ہین

ناچنے مین اوّل للّو جی اور پرگاس کتھک گت بھاؤ اور ارتھ بھاؤ مین بڑے اتھاک لکھنؤ مین اُستاد۔ اور مسمی درگا بھیتجا پرگاس کا آفت زمانہ تھا صغر سنی مین فوت ہوا۔ اب مان سنگھ اور چھوٹا بھائی اُسکا پسران پرگاس بہت اچھے ہین موافق طریقہ خاندان اپنے سیکھے ہین اور بینی پرشاد اور پرشدو کتھک ساکن بنارس ناچنے اور تیلانے مین اُستاد ہین۔ اور رام سہائے کتھک ساکن ہنڈیا حال باندا اپنے طور کا بہت اچھا ہے۔ اور رمضانی نقال ساکن قصبہ موہان۔ اور حسین بخش و قائم علی اور مرزا واحد کشمیری ساکنان لکھنؤ۔ اور کھیتا نقال بھی بہت خوش وقت ہین اور کنہیا گانے اور ناچنے مین نمونہ حضرت سلطان عالم ہے اور حضرت نے تو سبھون پر خط اردو کھینچا اور عورتون مین گلبدن و سکھیدن وغیرہ ساکنان بنارس بلکہ بنارس مین گانا و ناچنا و تیلانا حسب خواہش زمانہ نہایت خوش اسلوب ہے۔ اور یون تو زمانے مین سب اچھا کرتے ہین۔ ہزارون کو سنا فی زمانہ باعث قدردانی شاہ عصر حضرت سلطان عالم مرزا محمد واجد علی شاہ جمجاہ کہ کمال ہر ایک علم و ہنر کا رکھتے ہین یہ ہیں السلطنت لکھنؤ مین ہر کمال کے لوگ خصوصًا علم موسیقی کے ماہر اچھے جمع ہوگئے یہان تک کہ ڈھاری وغیرہ مصاحب خاص خطاب دولا سے مفتخر ہوگئے۔ اور حق الذکر لڈن کو ڈھاڑی تھا

خطاب ابائی کا پایا۔ اِس ملک ہند مین بعہد محمد شاہ بادشاہ کثرت گویون کی بدرجۂ اتم تھی افراط عیش مین صورت محویت نمودار ہوئی۔ انتہا یہ کہ آہ مظلومان درپے آزار ہوئی۔ اوّلاً تخت نشینی دو تو سلاطینون نے داد رسی مظلومان اور خاطرداری غریبان کی آخرکار محمد شاہ عیش و عشرت مین مبتلا رہے۔ اور حضرت سلطان عالم شاہ اودھ ہنگام ہونے اختر محل دختر نواب علی نقی خان جمیع امور سلطنت نواب علی نقی خان کو مع عہدۂ وزارت تفویض فرمائی اور آپ مائل بہ عیش و کامرانی کہ لطف زندگانی ہے بسر و رشاد مانی ہوئے۔ بس حضوری حضور عالم سے کہ یہ خطاب عطیۂ سلطانی ہے اتول کارسازی کارپردازان وزارت سے اختیار ممالک محروسہ اور تا نیابتہ دربار عام اجارہ ہوا۔ اس سد بابی سے مایوس ہر اک دادخواہ بیچارہ ہوا۔ اور عمالان بیروبنجات نے کہ یہ لوگ کمینگاہ مین رہتے ہین وقت غنیمت جان برخلاف تعہد ایصال زر سے پائمال کر دیا۔ مخلوق خدا مین حلاوت باقی نہ رہی۔ اب تصور کرنا چاہیئے کہ آہ مظلومان پایہ عرش ہلاتی ہے چنانچہ حضرات کو لطف انبساط حاصل ہوا الّا انجام بخیر ایسا ہوا کہ نادر شاہ نے دہلی کو تاراج کیا۔ اور لکھنو صاحبان انگریز نے لیا۔ افسوس یہ ٹکڑا نمونہ سلطنت بقیہ ہند تھا مفت ہاتھ سے گیا طوق ملامت اپنا معلم الملکوت نے علی نقی خان کو دیا۔ وبال خلق اللہ سے اپنا سر ہلکا کیا۔ خیر سرو و ساز زمان سب کو اپنے عہد و امان مین رکھے۔

مسمّی اگھاون نقارچی ساکن اوناو طبلہ اور نقارہ مین بدرجۂ اتم طیار تھا۔ بلکہ بخشو لکھنؤ مین اُس سے سبقت نہ لیگیا بیکار تھا عین شباب مین وفات پائی۔ حاجی ولایت علی ڈھاری ساکن لکھنؤ طبلہ مین بدقدرت رکھتا تھا۔ عرصہ چند گذرا کہ فوت ہوا اگر چہ بکہ زیارات اور حج سے فارغ ہو کے پھر لکھنؤ مین آیا تو کار طبلہ وغیرہ سے بحوت نغمہ پرواز جہان تو بہ کی تھی پس ہر سلمان کو نغمہ ساز جہان ہدایت بنیاک عطا فرمائے۔

مسماۃ چندر بھاگا طوائف کہ ہندوستان کے والئ ریاست کے گھر مین تھی خیال سیدھی پٹلی کا اچھا گاتی تھی - آدمی حسین اور خلیق بدرجۂ اتم تھی - اور مسماۃ سیتر طوسا کن پیشاور - اور بلّو ساکن لاہور دھرپد اور خیال باتاثیر گاتی ہین - اور مسماۃ وزیر ساکن لکھنؤ دھرپد والی مشہور ہے اب وہ آفتاب سیر کردہ ہے - یہ عہد آصف الدّولہ بہادر جنت مکان ایک عالم شباب اُسکا ہوگا - اور رشیدی مُراد علی خانہ زاد شاہِ اودھ پہ نہایت تعلیق گاتا ہے -

بیان مرثیہ خوانان وغیرہ

اوّل جناب سیّد میر علی صاحب مغفور کہ فی زمانہ نایک تھے - مرثیہ خوانی مین موجد انواع اقسام کے ہوئے - چنانچہ گانے مین بھی ہر ایک انگ و بانی اور چھپ کے اُستاد کامل ہوئے اور تصنیفات مین بے بدل جو اُستاد بمقابلہ پیش آیا شاگردی کا دم بھرتا ہوا راہی ہوا - حق تو یہ ہے کہ اُستاد زمانہ تھے مثل مولف صدہا شاگردان شاگرد اُنکے تھے - سرود ساز و دوران بیامرزد بمحمد و آلہ الامجاد اور مولوی شاگرد اُنکے قوم قوال ساکن لکھنؤ اُستاد کامل تھے اور میان احمد علی و غلام عباس ساکن لکھنؤ محلہ مفتی گنج شاگرد رشید اُنکے تھے - اور میان ممّن صاحب بازو میر علی صاحب معلومات مین کامل حیات ہین - مگر پڑھنا ترک کر دیا - صاحبزادے اُنکے ہین - اور میر مولائے اور احمد علی ساکن لکھنؤ اور مہدی بخش ساکن ردولی شاگرد اُنکے مرثیہ اچھا پڑھتے ہین حال مین فوت ہوئے - اب اچھے صاحب ولد مولوی صاحب امداد حسین نواسہ مولوی ولد غلام عباس ملازم والی رامپور ہین بہت اچھے ہین اور میرزا فدا علی صاحب ساکن لکھنؤ شاگرد میر صاحب مغفور علاوہ مرثیہ ہولی بہت خوب گاتے تھے حال مین وفات پائی - اور چھوٹے بڑے صاحب مرثیہ خوان ساکن لکھنؤ و رئیس بہت اچھے خاندانی تھے

سلہ چندر بھاگا باوجود عیش و آرام خیال رئیس کا نہ کیا - اولاد کو چھوڑ ہر ایک سے مُنہ موڑ ایک طبلچی کے ساتھ رستہ لیا - آخر کار اتفاقاً کمیٹ خان سے ملاقی ہوئی تو طبلچی کر رُخصت دیا - تا بہ لکھنؤ آئے - سُنا گیا کہ ملک پورب مین جا کے قضا کی - چند روز کے واسطے یہ بدنامی اپنے سر لی - مہاراج کو کہو کیسا غم ہوا ہوگا - الحق بقولہ مصرعہ اسپ زن و شمشیر وفادار کہ دید ۱۲ مولف

پسر اُنکے آفتاب الدولہ زکی علی خان بہادر عرف میرزکی صاحب خوش آوازی اور گلے بازی مین یکتاے عصر تھے - دوست صادق مولف خدا بخش سیامرزد - اور کمدا اور نجومر مرثیہ خوان قوم ڈھاری ساکن بُردولی شاگرد میر صاحب بہت اچھے تھے - اور احمد علی خان و اصغر علی خان فیض آبادی مرثیت کے اچھے طرز جدا گانہ اُنکا تھا - اور میر کلو برجیت بھی اپنے طرز کے بہت اچھے تھے اب میر کاظم علی صاحب لکھنؤ مین غنیمت ہین مگر اب لکھنؤ مین معلومات سے مثل سابقین کوئی نہ رہا - خالی ہے اور میر احمد صاحب مرثیہ خوان ساکن عظیم آباد دُھرپدی بیشک اپنے طرز مین یکتاے عصر تھے - اگر اس عہد مین ہوتے تو نمود ہو جاتی - چونکہ پیش جناب میر علی صاحب قبلہ مغفور تشریف لائے - لہذا فروغ نہ ہوا - بقول شخصیکہ "پیش آفتاب ذرہ را چہ یارا" عروج نہ ہوا پیش اُستادان زمانہ شمار اُن کا بھی عطائیون مین نہ تھا - نہایت خلیق و اُستاد بے بدل اب مایۂ بساط اُنکی میر علی حسن صاحب دست بندہ شاگرد اُنکے ساکن لکھنؤ محلہ نوبستہ ہین خدا عمر دراز کرے نہایت خلیق جوان خوش رو علاوہ مرثیہ گانے مین بھی ید قدرت رکھتے ہین بہت کرارے اور صحیح - اور میرزا محمد رضا صاحب ساکن لکھنؤ یکے از متوسلان نواب سالار جنگ علاوہ مرثیہ خوانی گانے مین بھی بہت اچھے اور معلومات بدرجۂ اتم ہے - چند زمانہ سے فرخ آباد مین بود و باش اختیار کی تھی - اب سُنا جاتا ہے کہ رامپور مین ہین - اور کانپور مین میر علی اور حسینی ڈھاری مرثیہ خوان اچھے تھے - اور میر محمد علی اچھے تھے - اور کتاب خوان مین مُلا محمد صاحب عجمی - و شیخ غلام مرتضیٰ صاحب لکھنؤ مین بہت اچھے - اور آغا محمد علی صاحب ساکن خراسان - اور آغا خورشید ایرانی و آغا اسماعیل صاحب قزوینی بڑے مقام دان سنے - اور مرزا خادم علی بیگ صاحب اُستاد بندہ کانپور مین بڑے محقق و مقام دان و شیرین بیان ہین شاگرد مُلا محمد صاحب اور میرزا امداد علی بیگ بندہ ساکن شاہجہان آباد حال فرخ آباد کہ شفیق و عنایت فرمائے و محبت صادق سادی ہین - کتاب خوانی و مقام دانی مین یکتاے روزگار اور خوش بیانی مین ملحوظ ہند یگانۂ آفاق

سلیقہ شعار ہین نغمہ ساز بوستانِ سخن اُنکو بانیل دمرام رکھے - ایسے لوگ بھی یادگار زمانہ ہین ! اور مرثیہ گوئی وتحت لفظ خوانی مین اول میر انیس صاحب ثم خلیق ابن میر حسن - دویم مرزا دبیر صاحب - سیوم میان امانت - چہارم سلطان عالم یگانہ زمانہ - اور یون تو صدہا ہین -

فصل دوم بیان صدا مین از روے شاستر ہندی کہ وہ ایک مورتھا

سبحان اللہ وبحمدہ ! بلبل نغمہ ساز گلستان سخن اوپر شاخ مطلب بیان خلاصہ کتب ہندی یون چہچہہ زن ہے کہ کتب ہندی بھومین گول اور سیس مارچکر وغیرہ سے کہ جسے حال طبقات ارضی وسماوی وغیرہ ظاہر ہے واضح ہو کہ آسمان صورت چتر ہے اور ریاضی مین مانند بیضہ - بہرحال فیما بین ضدین - خلاصہ یہ کہ چند باتین صورت یکجای رکھتی ہین یعنی اوّل وآخر عدم اور جبکہ فقط سطحہ آب تھا تو ایک صدا اونگ پیدا تھی اور جس وقت کہ بشن کا سروپ اُنکے خدا نے بہ ہیئت کذائی انسان رکھا تو وہ صورت مذکورہ اُنکی سماعت مین آئی اور جبکہ نغمہ ساز جہان کو منظور خلقت ہوئی تو ایک آواز کار کی آئی اُس وقت ناف بشن سے کہ اوتار ترانکار مجسم بہ شکل انسان ہوا تھا ایک پھول کنول کا برآمد ہوا اُس سے ایک شخص مسمّی برہما پیدا ہوئے اور برہما کی بائین بھون سے مہادیو کی پیدائش ہے اور وہ لفظ کار مثل کُن کے تھی فوراً وجود ہر ایک شئی کا ہونے لگا اور سطحہ آب پر واسطے قیام ارض کے ایک کچھ[1] عریض وطویل بنا کے رکھا اور اُس پر چار ہاتھی چہار طرف قائم کئے اور درمیان مین اُسکے ایک سیانپ اس جسامت کا بنایا کہ یہ زمین اُس پر مانند ایک تل کے نمود ہے اور زمین کے استحکام کے واسطے پہاڑ بنا ہوئے - زان بعد وجود جمادات ونباتات وغیرہ ہوا - اور بشن کی ہر تن موسے

[1] کچھ نام جانور آبی کا ہے اور کچھوا بھی اُسکو کہتے ہین یہ رنگ سیاہ اور ہڈی پشت اُسکے کی بہت سخت ہوتی ہے مانند سپر کے - اکثر سیامیان ہندی سپر اُسکی بناتے ہین مگر اب ہلاح ہندی موقوف ہے اور قوم کیوٹ وکہار اُسکو کھاتے ہین ۱۲ مولف

بھی ایک آواز آتی تھی وہ صدائے بید تھی اور صدائے اونگ مین فقط ایک سُر تھا وہ ملقب
بناد[1] ہوا۔ ظاہر ہے کہ وہ جو صدائے اول تھی مہادیو کو اور صدائے بید برہما کو واسطے ترکیب کے
بشن نے تفویض کیا پس برہما نے مرکب کرکے چار بید یعنی سام بید[1] و یجر بید[2] و رگ بید[3] و اتھرن بید[4]
بید مقرر کئے اور معہ ازدواج اپنے کہ تیرہ رانیان تھین مشغول خلقت ہوئے۔ اور مہادیو جی کہ جنکو
ناد سپرد ہوا تھا اُنہون نے اول ایک باجا بشکل ہڑک کہاران ایک رخہ نکالا اور نام اُسکا ڈہرو
رکھا۔ وبعد اُسکے تنبورہ کہ اب مشہور ہے نکالا پھر توتت وبتت وگھن وستھر کہ اسمین چھاچھہ اور
گھونگھرو وجیرا وغیرہ۔ اور ستھر کو بعض کوئی سگھر بھی کہتے ہین۔ یہ چار طریقے تمامی باجون کے نکالے
شرح اسکی آگے ہوگی۔ اب تصور فرمائیے کہ اُس صدائے اونگ پر پہلے بشن نے سات درجہ
سرون کے مقرر کردیئے۔ ازان بعد مہادیو نے بارہ درجہ سرون کے مثل دوازدہ برج مقرر کرکے
نام اُنکے جداگانہ رکھے اور پھر اُن ہی سرون کو ترکیب دے کے ایک شکل قائم کی اور نام دے اپنے
کرکے بھیرون نام رکھا۔ اسی طرح جملہ چھ راگ علیحدہ علیحدہ بناکے نام اُنکے جداگانہ مقرر کئے اور
دو دو برجون پر تقسیم کردیئے۔ اور وہ جو سانپ بنا تھا اُسکا نام سیس ناگ ہوا اور وہ مٹی جو اُسکے
پھن پر رکھی تھی اور پتھرون سے قائم کی اُسکو پرتھی و پرتھمی و دھرتی و بھوس ملقب کیا اور پتھرون کو
پہاڑ مشہور کیا اُس پر بعد وجود نباتات وغیرہ پانچ تت سے انسان بنائے۔ خاک باد آب آتش
آسمان اور ہمارے یہان انسان عناصر سے مرکب ہے۔ اطبائے ہندی کاسۂ سر کو آسمان قرار
دیتے ہین اور اُنکے یہان اخلاط تین ہین۔ حرارت برودت رطوبت اور وجود پوست۔ باوجود
پانچ تت کے بے نمود کیا آگے اسکے جمیع مخلوقات اُنکے یہان برہما اور اُنکی رانیون سے ہے۔ بعد از

[1] ناد آواز کو کہتے ہین۔ جب کچھ نہ تھا تو آواز اونگ آتی تھی اُس صدا کو مہادیو نے ترکیب دے کے علم موسیقی طیار کیا اور نام
اُسکا ناد رکھا۔ اول ناد ہے پھر بید یعنی بیاکرن و جوتش ہے مثل عربی فقہ وغیرہ بخوم ۱۲ سوادت

مہادیو اکیس دیوزاد دیوتا اور بعدازاں انسان اپنے اپنے طور پر راگ و راگنی کو ترکیب دیتے گئے اور موجد طیاری یا سجے وغیرہ ہوتے گئے۔

فصل سیوم بیان مت اور باجون مین معتین پردے

پردۂ اوّل

سامعین خوش الحان و ناظرین ترانہ سنجان پر پوشیدہ نہ رہے کہ بانی اور مت و مذہب طریقہ کو کہتے ہین یعنی اگر کسی دیوزاد نے گایا تو وہ بانی زبان اُنکی تھی۔ خلاصہ یہ کہ بانی سے مراد بول چال ہے تو اُس وقت جس جتا نے اپنے طرز پر گایا تو وہ مت کہلائی۔ بعدازان جبکہ انسان نے جس طریقہ پر گایا تو وہ بانی ٹھہری اور بانی سے مراد بنا کرنے کے بھی ہے۔ چنانچہ تین طریقے جاری ہوے۔

اوّل۔ اکیس متین دیوزادون سے۔

دوم۔ بارہ بانیان قوالون سے۔

سیوم۔ چار بانیان کلاونتون سے۔

جملہ سینتیس ۳۷ طریقے ہوے۔ جن شخصون نے اپنے اپنے طریقون پر گایا تو اُن ہی طریقون کے یہ اسم مشہور ہوے۔ اور فی زمانہ منجملہ متون کے کلاونت اکثر مت ہنومتی کے متبع ہین اور مت ہنومتی اب بھی جو اچھے اُستاد ہین اُنکے نزدیک پایہ اعتبار سے ساقط ہے۔ کیونکہ ہنومان جی نے چند متون کی تقلید کی صورت جداگانہ نہو سکی۔ گو کہ طرز علیحدہ تھا۔ الا اجتماع سے ایک شکل پیدا کی۔ واقعی بدانست حقیر یہ کوچہ از حد مشکل ہے اسکا قدم رکھنے والا ہر لحہ پابگل ہے جو کہ صورتین مہادیو جی سے معدوم نہ ہو سکین لہذا اُنکی مت غلط کہلائی پس جبکہ اجتا کا یہ حال ہے تو انسان کی کیا مجال ہے۔ نہین نہین چونکہ انسان کو تمہ سرے ہر دو جہان سے اشرف المخلوقات کیا ہی باوصف

ضعیف الجسامت و قوت ہنوز وہ بانی دیوتاؤ خارج از اعتبار ہے۔ بہرحال اس علم میں عقل ہر کس و ناکس فہمی شعور کی لاچار ہے۔

پردہ دوم بیان باجون متن

یہاں سے قلم ژولیدہ بیان باجون میں یوں نغمہ پردازی کرتا ہے کہ اس ملک ہند میں بانی علم تا یعنی موسیقی کا شیلیسر سب سے پہلے ہوئے تو بعد از انتظام سُر و راگہائے چار طریقہ کا قاعدہ باجون کا نکالا اور نام جداگانہ ہر ایک کا رکھدیا۔ پانچ تندی میل کہ ان میں سے اول تت ہے اس سے ڈہرو وغیرہ اور بنت سے بین و تنبورہ۔ اور سُشر سے گھونگھرو وغیرہ۔ اور کھن سے جھانجھ و مجیرا وغیرہ۔

خلاصہ یہ کہ جس قدر باجے دونو ہاتھ سے بجتے ہیں وہ متعلق ہیں تت سے۔ باقی جو کہ جس سے شباہت و تعلق رکھتا ہوگا اسکا شمار ان ہی قاعدوں میں سے ہوگا موجب تذکرہ بالا کسی طور یا ہم نہیں ہو سکتا ہے۔

خلاصہ ثانی یہ ہے کہ تت وہ ہے جو زخمہ و مضراب سے بجے۔ اور بنت وہ کہ متعلق ہے بالون سے یعنی گرو کہ بجے سے آواز دے۔ اور گھن وہ ہے جو ازالہ چوبی سے صدا دے۔ اور سُشر وہ جو اعانت نفسی سے بولے۔ یہ طریقہ خاندان قوالان پیر و حضرت امیر خسرو قدس سرہٗ ہے۔ آگے جو ہر ایک نے حسب استعداد اپنی کے باجے ایجاد کئے انکشاف انکا اس پردہ سے ہے۔

پردہ سیوم بیان باجہا مرکبہ دیوتاؤ انسان

اول میں مہادیو وغیرہ نے جو باجے کہ ایجاد کئے ذکر ان کا۔ اوّل۔ ڈہرو کہ وہ مثل ہڑک کہاران۔ فرق اس قدر ہے کہ ہڑک دو رخہ ہوتا ہے اور ڈہرو ایک رخہ۔

دویم۔ جھانجھ۔

سیوم۔ مجیرا۔ یہ باجے جتنے مشہور ہیں۔

چہارم تنبورہ[1] کہ اُس مین چار تار ہوتے ہین ایک آہنی پیچم اور دو برنجی مدہم کے۔ درمیان مین اور ایک طرف کھرج گندہ برنجی یا آنکہ نقرئی بلدار یہ بھی پایا جاتا ہے۔

پنجم۔ بین کہ وہ دسون انگلیون سے بجتی ہے۔ موجد اسکے بھی مہادیو جی اسطرح پر کہ ایک کدو کو راپا برنجی[2] جسمین اُنکی بے تکلف بیٹھ سو رہی سکین باین وضع کہ ایک ہاتھ اُن کا دونو چھاتیون پر تھا۔ وہ ہیئت دیکھکر بین ایجاد کی یعنی بجائے چھاتی دونو نیچے اور بجائے ہاتھ ایک گول لکڑی[3] جوت اُس مین ایک تو تنبا اِس طرف ایک اُس طرف اور آٹھ کھونٹیان اُس مین اور آٹھ ہی تار لگتے ہین۔ ایک آہنی[4] اور دو برنجی[5] اور ایک پھر آہنی پیچم اور پھر ایک برنجی کھرج بہت کندہ مثل بان باریک کے اُسکو مندر[6] کہتے ہین۔ اور پھر ایک برنجی کھرج دو تار آہنی[7] چکارے کے دونو طرف ڈانڈ[8] کے اور اُنیس پردے کہ اُنکو ساز[9] کہتے ہین آہنی فولادے مانند سندری ستار کے مگر چوڑی[10] دو انگشت کی اور موم سے کھڑی کر کے لگاتے ہین اور نیچے کے تونبی کی طرف ڈانڈ پر چھوٹی سی شکل طاؤس کی قوم اوپنی اُٹھی ہوئی ہوتی ہے اور اُسکی گردن مین ایک سوراخ ہوتا ہے اُس مین سے تمام تار ہوکے کھونٹیون مین لگتے ہین اور دو مضراب سے بجتی ہے۔ ایک مضراب انگشت شہادت دوسری میان کی مین پہنتے ہین اور ایک ناخن سفل رو ہو مچھلی کا انگشت سنسر نقی چپنگر[11] مین وقت بجانے کے پہنتے ہین۔ اور جس تار کو مندر کہتے ہین اُسکی صدا مثل بائین بچھاوج یا طبلہ کی گمک کے برابر ہوتی ہے اور تین سو سات سرگم[12] یعنی قاعدے مین کے مقرر کئے اور بجانا بین کا ایسا مشکل ہے کہ اُسکا

---

[1] یعنے تنبورہ مین پانچ تار بھی لگا۔ تے ہین اور مثل سندری ستار کے تسمہ چرمی باندھتے ہین اور الاپ اگ مثل بین کرتے۔ مگر اس زمانے مین اِس مولف نے ایک تلسی رام کلاونت نوہالے اردبن بیگانہ کو کرتے دیکھا۔ ورنہ سنا بھی نہین ۱۲ مولف

[2] اُس لکڑی کو ڈانڈ کہتے ہین۔ [3] ستار دو انگل چوڑی اور پنجائی ہین ہوتی ہے کہ وہ کھڑی ڈانڈ پر رکھی جاتی ہے۔ اور دبازت مین مثل سندری ستار کے فولادی ہوتی ہے۔ ۱۲ مولف

بجانے والا ہندین ایک آدھ ہے اور فی زمانہ بجانے والا ہین کا کمیاب ہے۔

ششم۔ پکھاوج کہ وہ ڈھولک سے بڑی ہوتی ہے۔ ایک طرف آڑا لگتا ہے اور ایک طرف سیاہی طبلہ کی سی چنانچہ طبلہ اُسی سے نکلا ہی موجد اسکے گنیش جی اہل ہند۔

ہفتم۔ اور ڈھول وستار حضرت امیر خسرو صاحب قدس سرہٗ نے نکالے۔ شرح اسکی باب ششم فصل نہم مین مفصل ہے

ہشتم۔ قانون موجد اسکا حکیم ابو نصر فارابی ہے۔

نہم۔ بربط موجد اسکا فیثا غورس حکیم ہے اور دو نو باجون مین تانت آہنی ہوتے ہین اور قانون مین آڑے تار ہوتے ہین اور وہ بشکل اڈاجالی یا قالب خشتی اور بربط مربع تختہ چوبی کا ہوتا ہے۔ تار سیدھے چڑھتے ہین اور پتھر سے بجتے ہین۔

دہم۔ چنگ و رباب موجد اسکا حکیم ارسطو وزیر سکندر ہے۔ چنگ آہنی حلقہ دار مطول ہوتا ہے اور بیچ سے اُسکے تار نکل کے خمدار ہوتا ہے اور انگشت شہادت سے مُتہ مین لگا کے باشتعانت کشش نفس بجاتے ہین۔ اور رباب مثل چکارہ اور رودہ کے تار اُس مین چڑھتے ہین اور پیٹ اُسکا بڑا چوڑا ہوتا ہے۔ زخمہ چوبی سے کہ اُسکو جوا کہتے ہین بجتا ہے۔

یازدہم۔ قانونچہ مثل قانون کے ہوتا ہے۔ فرق یہ ہے کہ اُسکے تار ایک تختہ طویل پر آڑے چڑھتے ہین۔ مانند قانون مگر اسمین کھونٹیان بہت سی لگتی ہین اور پتھر سے بجتا ہے۔

دوازدہم۔ سرود رباب سے نکلا مگر قدمین ڈیوڑھا۔ اُس پر بھی رودہ اور تار چڑھتے ہین اور مثل رباب زخمہ یعنی جوے سے بجتا ہے اور جوا چوبی بیچ آگ سے بمقدار ایک انگشت کے نوک دار بنتا ہے۔

سیزدہم۔ طاؤس بشکل ستار تونبے مین پیچ صورت مور کی بنادی اور گز سے بجتا ہے۔

چہاردہم[۱۴] - گیتار یہ بھی ستار ہے فقط طرین ایک سیم ڈانڈ اُس مین کھونٹیان قائم کرز یادہ چڑھتی ہین اور مثل سارنگی گز سے بجتا ہے - یہ دونو باجے ایجاد حکمائے پنجاب ہین اور اوپر کے باجے حکیم جالینوس سے ہین -

پانزدہم[۱۵] - سارنگی بشکل سرود - الا چھوٹے گز سے بجتی ہے ایجاد حکیم بقراط گو کہ یہ باجا ولایت کا ہے لیکن ہند مین زیادہ تر رائج ہے -

شانزدہم[۱۶] - سرسنگار یا جا ہندی ہے مگر نہایت خوش آواز - موجد اسکے پیار خانصاحب رباب بیے ازاولاد تانسین بشکل سرود اور ایک تونبا اوپر مانند بین کے لگا ہوا - اور تونبا طویل نیچے اُسکے اور تار آہنی چڑھتے ہین - الا بہادر سین بھانجا پیار خان نے اُسکے بجانے مین کمال بہم پہونچایا ہے اور سینی لقب خاندان تانسین باکمال کا ہے - ہر ایک کو سین نہین کہتے ہین - یہ لوگ اہل لکھنؤ باکمال ہو گئے - پیار خان پر رباب کا خاتمہ ہو گیا بعہد سلطان عالم مقام لکھنؤ مین آکے فوت ہوئے یہ باجا متت مین بغیر پردہ کا بہت سُریلا نکلا -

ہفدہم[۱۷] - نے آہنی -

ہیجدہم[۱۸] - سیتار کہ ملقب شہنا مشہور ہے دونو باجے حکیم بوعلی سینا سے نکالے ہین -

نوزدہم[۱۹] - بانسری کہ بشکل نئے بانس کی ہوتی ہے مگر اس مین ایک طرف آڑ ہے گرہ بانس کی - اور نئے مین سوراخ وار پار ہوتا ہے - وہ باجا بے لاگ - اُسکا بجانا دشوار تر ہے اور بانسری کا بجانا باعث لاگ پن آسان تر ہے - کنہیا جی سے نکلا ہے مگر اب شرفا نہین بجاتے - خاکروب وغیرہ ساتھ دفون کے بجاتے ہین -

بستم[۲۰] - الغوزہ یا جا مثل بانسری ایک لکڑی بانس کی یا جا ہندی مُنہ مین ڈال کے بجاتے ہین -

---

[۱] الغوزہ مثل بانسری سات سوراخ اُسمین بھی ہوتے ہین - الا جس طرف سے بجاتے ہین اُدھر مثل قلم تراش کے ایک ٹھیک بانس کی کہ اُسکو جیبھی کہتے ہین لگاتے ہین اور مُنہ سے بجاتے ہین ۱۲ مولف

بست و یکم[۲۱] خوشترنگ کہ اُس مین چودہ نلی آہنی مجوف ایک سے ایک پنچی - دو سیتک ایک خانہ مین علیحدہ واسطے تبدیل راگ رکھی ہوتی ہین اور ہوٹون سے باستعانت منفس بجتا ہے - الّا اُس مین وسعت راگ نہین ہے - راگنی سبک و دُھن کی گنجایش زیادہ تر ٹپہ خوب بجتا ہے - بانی اسکا احمد خان نے نوار ساکن اونام و اسیلون یہ باجا متعلق ہے تیتا سے -

بست و دوم[۲۲] - نقارہ ایجاد بوعلی سینا -

بست و سیوم[۲۳] - دہومس و چانپ چھوٹی تقریبًا راست و چپ نقارہ سے حکمائے ہند نے نکالین - نام اُسکے سے راوی کو وقفیت نہین ہے ہمراہ روشن چوکی بجتی ہے -

بست و چہارم[۲۴] - دَف کہ مشہور ہے ایجاد افلاطون ہے اور اُسی کا مخفف دائرہ نکالا اور طبل ایجاد ارسطو -

بست و پنجم[۲۵] - ترنا ایجاد حکیم ارسطو -

بست و ششم[۲۶] - تُرہی ایجاد کسی حکیم ہندی کی -

بست و ہفتم[۲۷] - ترسنگھا کہ یہ بھی باجا ہندی ہے نہایت بدشکل و بیڈول حکمائے ہند متقدمین مستعمل اور کم رکھتے تھے پھر اہل اسلام کے میل سے کسی قدر لیاقت حاصل ہوئی سو اُنکا بھی شمار حکمائے اسلام مین ہے - فقط تولید ہند مین ہند کے میل سے ہوئی -

بست و ہشتم[۲۸] - تنبور -

بست و نہم[۲۹] - بگل -

سی ام[۳۰] - ارگن و ارگن ایجاد حکمائے فرنگ ہین - یہ باجے بھی متعلق ہین تت سے -

---

۱۲ یعنی جس شخص نے دہومس و چانپ نقارے سے ایجاد کی ہے نام اُسکا اس مولف کو نہین معلوم اور نہ تحقیقات کی - مگر یہ بات ظاہر ہے کہ بعد بوعلی سینا کوئی حکیم نہین ہوا - اسی متقدمین کوئی موجد اسکا ہے ۱۲

سی ویکم۔ سُرپہار مثل ستار بلکہ ستار کلان طرز کچھوہ اُسمین طربین باج کے تارون کے نیچے لگتی ہین۔ اور گھرچین دو ہوتی ہین اوپر واسطہ تارہاے باج وثانی نیچے واسطے طربون کے باقی پردہ وغیرہ مانند ستار فقط باعث اعانت طربون سے خوش آواز زیادہ ہوتا ہے باقی وہی ستار ہے۔ ایجاد اُسکی بنارس سے ہوئی ہے۔ اور بعضون کے نزدیک وقت اور بربط فیساغورس حکیم سے اور طبل کہ مانند ڈھول ہوتا ہے حضرت امیر خسرو سے اور بوق وچنگ لقمان سے اور تاشہ و مرقہ وسارنگی حکیم ارسطالیس سے۔ اور اکثر باجے کہ مشہور الاپکار ہین لہذا زیب قلم کرنا اُنکا چندان ضرورت نہین رکھتا ہے مگر احتیاطًا درج کرتا ہون۔

سرمنڈل وسرمندر بھی کہتے ہین۔ خانہ آوار مثل قانون لیکن پچیس تار کچھ آہنی اور کچھ پیتل کے نصف نیچے اور نصف مانند قانون کے۔ اور قانون مین چالیس تار ہوتے ہین تین اس طرف اور تین اُس طرف۔ بلکہ چہار اور تار دو دو تار ایک ایک جگہ لگتے ہین اور اس مین سب تار جُدا جُدا ہوتے ہین۔

جنتر جو بیچ درازی ایک گز دونون طرف کدو۔ اوپر سولہ لکڑی کھونٹی نما۔ اور پانچ تار آہنی۔ اور اوّل کھونٹیون کے پھر اُسے بجاتے ہے اور اُسکو ساز کہتے ہین۔

جنتر تین تار لگتے ہین۔

کنر بین مانا ایک مکڑا الانبا۔ اور تین کدو دو تار ہوتے ہین۔

سُر بین مثل بین کے ہے لیکن مکڑی لکڑی کے مثل۔ کھونٹی نہین ہوتی ہین۔

انبرقی۔ لکڑی اُسکی سُر بین سے چھوٹی۔ ایک کدو یعنی تونبہ اوپر ہوتا ہے اور ایک تار آہنی اچل ٹھاٹھ بجتا ہے۔

دھوسنے۔ ایک کدو اور دو تار۔

کنکرہ۔ شکل مین دو تار روده کے لگتے ہین اور دو کدو چھوٹے ہوتے ہین۔

آن آوج[۴۹] لکڑی کا ساز۔ درمیان خالی۔ دو طبل ملے ہوے اور چمڑے سے منڈھے۔ اور ڈوری سے مضبوط کستے ہین۔ مشک اور دو نلے سوراخ دار اُس مین لگاتے ہین۔

۴۸ خیال شیخ بہاء الدین برنا قدس سرہٗ کہ ساکن ازبزما دوہات ملک جہجانہ نے اختراع کیا عجیب شکل داخل تت کی ہے۔ مگر بجز پہلوان دوسرا شخص نہین بجا سکتا تھا۔ سازوہ کہ باختیار انسان ہو نہ کہ انسان باختیار ساز۔ سخت عیب اُس ساز مین ہے اور خود رباب مین امرتے کے بجانے مین یکتاے روزگار قدرت کاملہ رکھتے تھے۔

فصل چہارم بیان بناے سُرون مین معہ مفت پردہ ہاے

پردۂ اوّل

چشمداشت ہے کہ گذارش حقیر کو سامعان دستے نوایان نصفت و قاریان خوش الحانان معرفت بگوش و دل متوجہ نغمہ سرائے انصاف ہو کے دریغ داد دہی سے نہ فرمائین کہ قلم ژولیدہ بیان بمقدمہ سُرپون زمزمہ پرداز ہے کہ انسان مثل شجر ہے پس اصل و فرع و برگ و شاخ و ثمر رکھتا ہے۔ اور اصل اُسکی مبدائے ازل ہے۔ اور حواس ممیزہ فرع اُسکے ہین کہ بہرحال تمیز و ادراک کرتا ہے۔ اور جملہ اعضاے ظاہری و باطنی و برگ اُسکے اُسکے مسام ہین اور ثمر اُسکا اُسی کا نطفہ ہے کہ ایک سے طرف دوسرے کے منتقل ہوتا ہے۔ اور اصل بدون فرع قائم نہین ہوتی ہے اور فرع کو برگ و شاخ ضرور چاہیئے۔ اور برگ کو پھل اکثر لازم ہے اور بدون عناصر اربع تشو و نما نہین ہوتی ہے کس واسطے کہ یہ عناصر سبب مادی واقع ہین۔ اور انسان مین اربعہ عناصر موجود ہین اور اس ہیمیز کے نزدیک بھی حصر کار نغمہ انہین پر ہے۔

اوّل۔ ہوا[۵۰] کہ اصل ہے بیج اُسی صناعیت نغمہ کی کہ وہ حرارت اور رطوبت رکھتی ہے۔

---

۵۰ بقول حضرت ظل سبحانی سلطان عالم شاہ اودھ

دوم - نار کہ وہ حرارت و خشکی رکھتی ہے۔

سیوم - آب کہ وہ سردی و تری رکھتا ہے۔

چہارم - خاک کہ طبیعت اُسکی سردی و خشکی رکھتی ہے پس جبکہ حرارت اور رطوبت ملتی ہے تو حصل درست ہوتی ہے بدون اُسکے غیر ممکن اور اُس سے ظاہر ہوا ہے کہ اصل فیضان حرارت و رطوبت ازل سے ہوتی ہے۔ و ادویہ کیفیتین تمام لوازم اسکی ہین اور فرع یعنی حواس ممیزہ و اعضائے ظاہریہ و باطنیہ حرارت و رطوبت آتشی سے محفوظ رہتے ہین اور اپنے فعلون پر قوی ہوتے ہین اور برگ اُسکے کہ مسام وغیرہ ہین سردی و تری پانی سے تر و تازہ رہتے ہین۔ اب تصور کرنا چاہیئے کہ جب حرارت مزاج مین زیادہ ہوتی ہے تو بال گر جاتے ہین اور جلد پر تشقق نمود ہوتا ہے اور خون خراب و فاسد ہو جاتا ہے اور ثمر اُسکا کہ نطفۂ انسان ہے سردی و خشکی خاک سے استوار ہوتا ہے اور اور اسی واسطے بالطبع طرف اسفل مائل ہوتا ہے۔ لہذا رحم کو بیچ اسفل بدن کے خلق کیا ہے کہ جائے نطفہ رہے۔ دیکھو قادر مطلق نغمہ پرداز زمان نے گوش مرد کو ایسا اثر عطا کیا ہے کہ اُس سے عورت کے کان مین منی داخل ہوتی ہے۔ ویسی ہی بینی و دیگر اعضا سے لیکن خلاف مقتضائے طبع اُسکی کے نہ فرمایا اور خلا پر ظاہر ہے کہ محال ہے کیونکہ اکثر کسان بسبب یا ضعت مشق حبس دم پیدا کرکے کامل ہو جاتے ہین اور اپنے تئین مدت دراز تک خاک مین دفن کرتے ہین اور پھر جبکہ نکلتے ہین تو تر و تازہ برآمد ہوتے ہین یعنی بدن سے تر و تازہ برآمد ہوتے ہین۔ یہ آثار مرطبی بدن سے ہین یعنی ہوا بدن مین موجود رہتی ہے ورنہ بدن بے وجود مرطب خشک ہو جاتا۔ اور خاک کہ طبیعت اُسکی سرد و خشک ہے چند مدت مین اُسکو خشک کر دیتی۔ چنانچہ جس وقت کہ نفس کو داخل سے طرف خارج کے دفع کرین انقباض حاصل ہوتا ہے اور جبکہ دم کھینچین تو انبساط پیدا ہوتا ہے بقول سعدی علیہ الرحمہ "ہر نفسی کہ فرو می رود ممد حیات ست و چون بر می آید مفرح ذات" پس ہر ہوا کو آواز لازم ہے جیسا کہ درخت حرکت مین آتے

ہین تو بیج برگ و شاخون اُنکی کے اصطکاک ہوتا ہے اور اُس سے آواز پیدا ہوتی ہے۔ سبحان اللہ! جبکہ شجرون کا حال ایسا ہو تو کیونکر ممکن ہے کہ انسان شجر آگہی ہے اور ہوا بدن مین اُسکے داخل ہو یا خارج پھر آواز پیدا نہ ہو۔ اور جو کچھ کہ خارج سے بیچ داخل بدن کے جاتی ہے یعنی درمیان قلب داخل ہوکے پھر اوپر آتی ہے وہ آواز انبساط و غلیان مادہ قلب کی سے ہے پس جو صدا کہ انبساطی ہے اُسکے سننے سے فرحت قلب حاصل ہوتی ہے اور جن شخصون کے سُر اثر سے خالی ہون تو یہی سبب ہے کہ وہ ہوا کو[1] اچھی طرح سے قلب مین داخل نہین کرتے بلکہ حوالی قلب سے پہونچ کے پھرتی ہے یعنی حوالی قلب سے پہونچ کے پھرتی ہے مین یہ امکان نہین ہے مگر جس وقت تک قوت پیدا ہو تو بہرحال اُسکو قوت قوی درکار ہے ورنہ محنت و مشقت بیکار ہے اور نغمہ بدون دستی نفس غیر ممکن اور تدبیر تابع کرنے کی رقم ہوئی ہے۔

پردہ دوم بمقدمہ سُر انبساطی اور تحقیقات لفظ سماعی مین

بلبلان نغمہ سرایان گلستان سخن و ترانہ سنجان طوطیان گلشن جو کہ صاحبان پر تمیز و پر ہوش ہین استدراک سر ایسا کرتے ہین کہ سُر سر و زن و در برآنے آواز کو کہتے ہین بفاعل یا مفعول خلایا ملا سے یا آنکہ انسان سے خواہ حیوان سے و یا نباتات سے جیسا جس چیز سے چاہے ویسا ہی ہوگا۔ انسان سے بطور انسان اور حیوان سے بطور حیوان۔ اور نباتات سے بطرز نباتات مگر شریف تر جمیع صوت سے آواز انسان ہے اور زان بعد صوت حیوان و پھر بعد اُسکے صدائے نباتات الا قیاس۔ حقیر اس بات کا مقتضی ہے کہ حیوان نے اخذ صدا نباتات سے و انسان نے حیوانات سے کیا ہے۔ مثال فرمانا چاہیئے کہ مثلاً گاڑی یا چرخ وغیرہ کی آواز چھی یا تیتہا سنے تو اخذ صدا کرتی ہین۔ یا آنکہ بلبل یا شاما یا چنڈول وغیرہ کو نوبت خانہ مین بجاؤ تو خوشی سے زیادہ تر چہکتے ہین اور اگر حدا کا عکس اُسکا لینا منظور ہو تو یہ شکل ہے کہ کسی مکان بتدریج مثل مسجد یا مقبرہ یا حمام یا شیوالہ مین کوئی

---

[1] یعنی جو ہوا کہ قلب مین اچھی طرح سے داخل نہین ہوتی ہے۔ دوسرے۔ یہ موضع سے پھرتی ہے وہ خالی سُر سے ہوتی ہے۔ اور خالی سے مراد ہے بے سرے پن کی یعنی بے سُری نکلتی ہے۔

آواز دے تو خواہ مخواہ اُس سے آواز بالعکس پیدا ہوتی ہے۔ تو بس وہ عکس اُسی صدا کا ہی یا آنکہ دبگ یا مردنگ یا دمامے یعنی بم نقارہ کو ٹھونکو بجاؤ تو اُس سے آواز رعد کی سی پیدا ہوگی اور یگونہ صدمہ دل پر ہوگا اور اگر مطابق اُسکے ناف سے صدا نکالی جائے تو وہی سُر پیدا ہو پس ہر آواز شدید یا خفیف یا قریب خواہ بعید کسی قدر سننے میں آوے تو خالی سُر سے نہیں ہے اور حاصل معنی یہ ہیں کہ نغمہ تابع کرنا نفس امّارہ اپنے سے ہے واسطے مرد یزدان کے نہ واسطے عینین پس اوّل یہ چاہیئے کہ اپنے سِن شباب کو جانب نسوان و شہوات و رعونت و استغنا سے باز رکھے۔ و بے اعانت نفسی کار نغمہ لیوے اور جو کہ تابع آفات نفس ہونگے اُنکی آواز بھی مانند زاغ یا مثل حمار بے محابا سوانفسی سے نکلیگی اور جسکے کہ تابع نفس امّارہ ہوگا علاوہ نغمہ جمیع کار اُسکے بااسلوب ہونگے اور یہ کوئی کہ استغنا کو ہاتھ سے دیگا جملہ کار اُسکے خراب بلکہ مار بے مار ہونگے

بیان شرح لفظ موساقی | ترانہ سبحان چمستان خوش الحانی و سرود سرایان طوطیان شکرستانی بیان لفظ موساقی یوں فرماتے ہیں کہ موسیٰ بروزن روسا بضم میم و سکون واؤ و فتح سین مہملہ و سکون یا کہ مبدل الف سے ہے عبرانی ہے اور قی بروزن جی بکسر کاف و سکون یا سُریانی ہے پس جبکہ دونو لفظوں کو ضم کیا تو موساقی ہوا۔ اور موسیٰ بمعنی ہوا چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اعدائے دین بغض موسیٰ اوسے کہتے تھے کہ یہ اسم یا معنی ہیں کلام انکا باد ہوائی ہے۔ اور قی بمعنی گرہ دینے کے ہے کسواسطیکہ سُر گرہ ہوا ہے اور حق ہے کہ گرہ بادی یعنی ہوائی ہے[1]۔ اور بارہ نغمہ یہ لفظ زبان زد جمہور عوام ہے کہ علم موسیقی کہ مخفف موساقی ہے یہ شے معدوم ہے۔ اظہار اسکا گویا بال میں گرہ دینا ہے۔

پردہ سیوم بمقدمہ بیان کھرج کہ بادشاہ سُران ہے

خوش الحانان جہان پر پوشیدہ نہ رہے کہ کھرج بادشاہ سُران ہے ظاہر ہے کہ استنباط کھرج بروزن جرج بہور جہیان گلشن افروزان زنان آسیا گردان سے کی ہے۔ اور نزد یک بندہ بہتر یہ ہے کہ ہنگام استعمال کھرج زیر ناف سے تا ہر

[1] گرہ ہوا سے مراد یہ ہے کہ سر بند ہوا کے ہو اور سُر کا تابع کرنا ہوا ہندی ہے یعنی ہوا میں گرہ دینا ہے ۱۲ مولف

پانو کسی پارچہ یا نواڑ وغیرہ سے خوب مستحکم باندھے اور کمر مین ایک زنجیر آہنی لنگردار سب تاج باریداری اپنی کے ڈالے۔ باقی بدن اعلیٰ برہنہ رکھے بہت جلد کھرج پر قابض ہو جائے۔

پردہ چہارم متعلقہ برآمد ہونے سُر متعلقگانہ

قاریان شائقین ترانہ وسامعان خوش آئین زمانہ پر مخفی نہ رہے کہ منجملہ سُرون کے اوّل کھرج کہ مقام اُسکا زیر ناف ہے جس وقت اُسکو شروع کرد تو رگہائے قضیب تک حرکت مین آتی ہین پس اُس سُر کا مخرج وہین سے ہے حاصل اسکا شگافتہ کرنا رگہائے اندرون شکم باستعانت حابس نفس اور اگر اندک بلغم کسی عروق سے داخل ہو تو مانع صفائی سُر ہوتا ہے۔

۲ دوم رکھب۔ محل اُسکا موضع ناف ہے۔

۳ سیوم گندھار۔ جگہ اسکی قعر معدہ۔

۴ چہارم مدھم۔ مقام اسکا فم معدہ ہے۔

پنجم پنچم۔ محل اسکا قلب ہے۔ بلکہ اس سُر کو کمر سُرہائے کہتے ہین اور حق ہے کہ پنچم عکس کھرج کا رکھتی ہے۔ لہذا اُسکو سُرون درمیانی قرار دیا۔

ششم دیوت۔ یہ سُر حنجرہ سے اوپر آتا ہے۔

ہفتم نکھاد۔ یہ سُر دماغ سے شروع ہوتا ہے پس جس سُر کا جو مقام ہے وہ اپنی جگہ مقررہ سے نکلے تو درست ہے۔ اور اگر وہ سُر دوسرے موضع سے شروع کیا جائے تو وہ سُر داخل سُرت ہو جائیگا یا درصورت تجاوز و تفاوت مورچہنا یا آنکہ کلا مین شمار ہوگا۔ بہرحال یہی سات سُر مستعمل ہین کھرج بروزن جمرج۔ اور رکھب بروزن غنبہ۔ اور گندھار بروزن قندھار۔ اور مدھم بروزن پنچم اور مدھم سے اوپر جا تو پنچم بروزن مدھم۔ اور دھیوت بروزن کھیوت۔ اور نکھاد بروزن جہاد۔ آگے پھر کھرج سے شروع ہے اور کہی بیشی یعنی تیز و کومل کرکے بارہ سُر کہتے ہین مگر بدانست بندہ یہ قول غلط ہے۔ اصل ہی مین بارہ سُر علیحدہ علیحدہ ہین۔ اور ہر ایک سُر کے نام جداگانہ ہین۔ الا عوام مین سات ہی سُرون کے نام مشہور

ہین اور ایک کو سات مین سے منتج قرار دیا ہے وہ کھرج ہے اور بیان اسم اُنامی بارہ سُر کا مشرح فصل ہفتم مین ہے اور انہین سُرون کو سہ چند کرنے سے تین ستبک مقرر کین اور بارہ کو سہ چند کرو تو چھتیس سُر ہوتے ہین - بہرحال سچا و درست ہونا سُرونکا مقدّم ہے سو بندہ نے ایک ستبک بھی ثابت و درست نہین سنی اور سب سُرون کا سچا ہونا از حد دشوار ہے اور اگر ہو تو تاثیر رفتہ فی زمانہا پھر آئے -

پردہ پنجم بیان بمقدمہ استخراج سُر بہفت گانہ بطرز ثانی

ترانہ سازان و شائقین پر پوشیدہ نہ رہے کہ سُرون مین سے اوّل کھرج بہاڑ بہورجی سے پیدا ہے یعنی جبکہ بھورجی بھاڑ کو گرم کرتے ہین تو وقت جھونکنے خس و خاسا ک کے اُس مین سے جو ایک صدا برآمد ہوتی ہے اُسکو کھرج قرار دیا ہے -

دوم رکھب - یہ صدائے حمار سے نکلی ہے لہذا سب سُرون سے اُسکو ناقص شمار کرتے ہین -

سیوم گندھار[1] - صدائے فیل سے مقرر ہے بیشک یہ صدا سب سُرون سے ایک وقار رکھتی ہے -

چہارم مدھم - اسمین اختلاف ہے بعضے طاؤس سے اور بعض بعض کو کلا سے کہتے ہین -

پنجم پنچم یہ عکس کھرج کا رکھتی ہے نسبت کھرج کے یہ نصف ہے اور کھرج ہی سے یا وقار عظیم نکلی ہے -

ششم دہیوت - یہ صدائے جرس یا اور آلات برنجی سے نکلی ہے -

ہفتم نکھاد - یہ صدا اسپ سے استخراج کی ہے مگر اس بیان مین بڑا اختلاف ہے - لہذا بندہ نے مفصل حال فصل چہارم مین بیان کیا ہے جبکہ ملاحظہ مین آئیگا اسوقت صاف کھل جائیگا -

پردہ ششم بیان نغمہ و سُر صادق و اکارہ و متبنّیٰ کہ گانے مین لازم و ملزوم ہی

شائقین خوش الحان و شیرین بیان اکارہ و امتناع تکلفات نغمہ وغیرہ اس طرح پر غور فرمائین کہ مقدمہ غنا مین تکلف انسان کو

برباد کرتا ہے لیکن جس قدر کہ بیزور اطاعت نفس سے بے تکلف مثل کلمہ و کلام کنایہ عشق سے برآئے وہی

---

[1] صدائے گندھار مین اختلاف یہ ہے بعضون نے صدائے فیل سے لکھی ہے نکھاد کو کہ عجب ہے یہ سُر سات مین اخیر ہے سب سے چڑھ کے اور صدائے فیل بھی بلند ہے گندھار سے مناسبت نہین ہو سکتی ہے ۱۲ مولف

نغمہ ہے۔ اور جو کہ خالی از نغمہ ہے وہ تکلف ہے۔ اب تصور کرنا چاہیئے کہ نغمہ مست کرنا ارواح کا ہے جس طور سے ہو آواز ابتدا اپنی سے یا متعلقون سے خواہ چشم و ابرو سے یا بجوارح اسکی سے خواہ قال سے یا حرکت دست و پا سے یا حرکت قال پھر آنے سے یا موزونی الفاظ کو قال میں لانے سے کسی طرح پر بھی خالی نغمہ سے نہیں ہے اور اگر کوئی شخص لا علم کلام کرے یا آواز نکالے تو وہ داخل سرشماری نہیں ہے بسبب نادانستگی کے اور یہی حال قال کا ہے لیکن مقدمہ نغمہ کا اس سے باہر ہے اور شناخت سرصادق اس طور سے ہے کہ ہوا سے گرم قلب کی ہنگام نغمہ ناک سے معلوم ہوا اور نغمہ صحت و سلامتی نفس و جملہ اعضا سے دستیاب ہوتا ہے اور جو کہ نابینا ہیں سر انکے مثل کسان تندرست ہرگز صحیح و درست نہیں ہوتے ہیں بہرحال واسطے خوش آوازی کے جمیع اعضا درست ہونا چاہیئے اور جو عضو کہ نادرست یا نقص ہوگا اسکی اعانت میں فرق ہوگا پس اسیقدر نغمہ سر ہوگا اور ہندی میں اسکو رتن جوت کہتے ہیں یعنی روشنی اور روشنی سے سلامتی اعضا ظاہر اور جب کہ صحت اعضا ہوئی تو روشنی سر ممکن ہے

پردہ ہفتم بیان اچل میں مختصر

تعلیم تولیدہ بیان بمقدمہ اچل اس طرح سے موشگافی کرتا ہے کہ اچل سے مراد یہ ہے کہ جنس نہو مانند ستارہ قطب کہ جمیع ستارہ ہائے سیارہ میں اپنے طور پر الا دہ متحرک نہیں ہے اور یہاں مقدمہ سر کا ہے تو اچل وہ سر ہے کہ بہ باوجود تبدیلی رات کے متحرک نہ ہو سر اور پنچم ہے ستار وغیرہ میں۔ ان دو سروں کو جنبش نہیں ہے اور ایک طریقہ میں وہ ستارہ میں اچل کا یوں ہے کہ انیس ستارہ میں ہیں اور سترہ پردہ ستار میں ہوتے ہیں وہ پردے کہ حرکت نہ ہوئی تو وہ ٹھاٹھ اچل ٹھہرا یعنی جو پانچ سر کومل مشہور ہیں۔ اول رکھب۔ دوم گندھار۔ سوم مدھم۔ چہارم دھیوت پنجم نکھاد جبکہ یہ آٹھ سر بھی مدنی سپتک میں جو شامل ہوئے تو اچل ہوا۔ اور جو سر ہائے متذکرہ میں کو دیں تو وہ بیت سحر یک ہو جائے تو ٹھاٹھ اچل ہو گیا پس اچل غیر متحرک کو کہتے ہیں۔ اور گرامون میں بڑا اختلاف ہے

بعضے سُر اور پنچم اور کھرج ثانی جسکو ٹیپ کہتے ہین تین گرام قرار دیتے ہین بلکہ سفر وائیون مین بھی گرام جاری ہین اور ہنگام تعلیم طوائفون کو بھی سُر بمنزلہ گرام سکھاتے ہین اور بعضے نکھاد اور بعضے دھیوت اور کوئی مدھم اور کوئی کھرج کو گرام قرار دیتے ہین - مگر دانست بندہ یہ سب طریقے غلط ہین - قاعدہ گرامدن کا بھی تنت کاران مین مثل قاعدہ سرگم سینہ بسینہ چلے آتے ہین اور بہت کم کسی کو بتاتے ہین کس واسطے کہ جملہ مدار نغمہ اور تنت کاری کا انہین قاعدون پر حصر ہے سو بندہ نے طریقہ گرام کو اس سے بتائین سُر نکلتے ہین فصل ہشتم مین اور اٹھائیس ۲۸ قاعدے سرگمون کے آروہی اوروہی کا حال مشرح فصل دہم مین بامراتب چند مرقوم کئے ہین مشاہدہ ناظرین مین آئینگے -

فصل پنجم در بیان قرار پانے سات سُر بطریق دیگر معہ دو پردے

پردہ اوّل

نغمہ سازان شائقین و سرود پردازان خوش آئین پوشیدہ و محتجب نرہے کہ استخراج سُر منقبگانہ ہندیون مین سپکتے وغیرہ دیوتاؤن سے حوالہ کرتے ہین کہ پیدایش سات سُرون کی صدائے ہفت جانوران سے اس طرح پر ہے یعنی کھرج جھینس اور ریشبھ سے اور رکھب پپیہے سے اور گندھار بکرا سے - اور مدھم کلنگ سے - اور پنچم کویل سے - اور دھیوت گھوڑے سے - اور نکھاد ہاتھی سے مگر یہ بندہ یہ طریقہ غلط ہے کس واسطے کہ جانور کی آواز کو قیام نہین ہے یعنی متحرک نہوا اور ایک ہی صورت پر قائم رہے - اب مقام غور و انصاف ہے کہ مثل تو مثلاً ایک کھرج و رکھب کے عرصہ مین چار سُرتا اور تین مور چھنا اور ایک رکھب اُترتی اور تین درجہ تیورا و تین درجہ کومل ہے - جملہ اٹھارہ درجہ ہوئے تو پھر آواز کو تیور کومل یعنی نشیب و فراز کی گنجایش کہان رہی اور اس مولف کو اس طریقہ کی صحت مین بیشک شک ہے - ہان یہ بات علم ریاضی سے البتہ ثابت ہے کہ جب آسمان گردش مین آتے ہین تو ایک صدا اُن مین سے پیدا ہوتی ہے - چنانچہ سات آسمان کا ہونا زبان زد جمہور عوام ہے - اور ایک سے ایک بلند ہے

یہ علم صیت آسمان سے جاری ہے یقین کامل ہے کہ مہادیو نے اول صدائے فلکی سے سات سُر اور پھر بارہ سُر قائم کئے ہین - اور پھر بارہ برجون پر منقسم کرکے ہر ایک سُر کے نام جداگانہ زبان داگری مین رکھے - یہ بات شاستر سے واضح ہے - اور پھر ترکیب دے کے اکیس سُرون کی تین سپتکین قائم کین - آگے پھر ترکیب کو اختیار رہا - ہر ایک دیوزاد اور دیوتا اور نائکان انسان نے ہر ایک شے ایجاد کی - اور گانے مین زبان یعنی ناگ بانی مخلوق تحت الارض کہ وہ نہایت اُس عہد مین ملایم طبعی رکھی کس واسطے کہ زبان داگری سے ناگ بانی اُس زمانہ مین زیادہ تر شیرین بھی چنانچہ خلاصہ ہر دو زبان فصل ششم مین بتصریح کیا گیا ہے - بہرحال خیال فرمانا چاہیے کہ طریقہ بطرز صیت فلکی ساتون سُر کا بتدریج ایک سے ایک اونچا جو مقرر ہوا ہے اور دورۂ ہفت آسمان معہ صدا ہر گونہ ثابت ہے - نزدیک حقیر بہت درست و صحیح ہے کیونکہ آسمانون کو گردش ہے مگر حرکت نشیب و فرازی نہین ہے اور ذری بھی کون مین سر اپنی جگہ خاص کا حاکم نہین رہ سکتا ہے - دوسرا درجہ قائم ہو سکتا ہے اور جبکہ دوسرا مقام قائم ہوا تو تفرقہ سُر ظاہر ہے -

طریقہ ثانی بنائے سُر از جانوران

سلیقہ شعاران خوش الحانان و شائقین مشتاقان پر مخفی نہ رہے کہ سُر و تصانیف جو نغمہ مین باندھتے ہین سات سُر کے سات نام قرار دیئے اور سات جانورون کی آواز سے لیتے ہین اور سبب پیدایش ہر سر کہ کہان سے کہان پہونچتا ہے پس ہر ایک سُر شکم سے گلے اور دماغ تک بائیس درجہ رکھی - چنانچہ ناف سے اُٹھے پنجم و ششم و نہم و دہم مراتب بائیس تک پہونچے - اُسکے سات ٹکڑے بدین تفصیل کئے گئے -

اول سرج - کہ آواز طاؤس سے قرار دی ہے رگ چہارم سے ظاہر ہوتی ہے اس طرح پر کہ ہوا ناک سے گلے پر - اور گلے سے سینہ اور سینہ سے منہ مین اور مُنہ سے زبان پر اور زبان سے تا بہ دندان پہونچتی ہے اور چھٹی جگہ پر کھرج ہوئی -

دوم رکھب۔ فریاد پپیہہ سے لے یہ جانور بھی خوش آواز ہے۔ یہ ہوا ناف سے دس تلک پہونچے اور ناف سے تا بہ گلے اور گلے سے تا بدماغ پہونچی تو رکھب ہوئی۔

سیوم گندھار۔ فغان بز سے لی ہے نہم سے تا سیزدہم اور ناف سے تا گلو و گلے سے تا بہ پیشانی و پیشانی سے تا بہ دہن پہونچ کے ٹھہری تو گندھار ہو۔

چہارم مدھم۔ آواز کلنگ سے لی ہے اور سیزدہم سے تا شانزدہم پہونچی اور ہوا ناف سے سینہ تلک قرار پکڑے تو مدھم ہو

پنجم پنچم۔ زمزمہ کوئل جانور سے لی ہے اس قدر انتظام ہو کہ ہوا ناف سے پہلو ہا و پہلوہا سے سر پر اور سر سے پھر کے سینہ مین متمکن ہو تو پنچم ٹھہرے۔

ششم دہیوت۔ کہ اسکو آواز ورق سے لے از ہشتم تا بست و ہوا ناف سے بکام و کام سے بگلو و گلے سے بہ سینہ آکے ٹھہرے تو دہیوت ہو۔

ہفتم نکھاد۔ آواز فیل سے لی ہے اور بائیس سے تا سی ام و ہوا ناف سے گلے مین و گلے سے تالو و تالو سے تا سر پہونچے اور تمام سر اس تلک پہونچ کے پھرا ہوا کے قرار پکڑین تو نکھاد صورت پکڑے اور ہفت سُر کو سر اونکی اس قسم سے ہوئی بیس نکھاد پنج مرتبہ بائیس کے ہے یعنی بائیس ۲۲ گین متعلق ہین بائیس ۲۲ سُرت سے۔ تو کھرج سے نکھاد تلک بائیس درجہ ختم ہوتے ہین اور نکھاد خاتمہ ہے تمامی درجون یعنی جملہ مقامون کی۔

پردہ دوم طریقہ استخراج سُرمین بطرز ثالث

ای ترانہ سبحان خوش بیان حکمائے سابقین سے یہ طریقہ جو مشہور ہے البتہ قرین قیاس و صحیح معلوم ہوتا ہے اور اکثر اُستادان زمان کو یہ طریقہ مرغوب طبع اور پسند خاطر ہوے۔ استخراج سُر ہفت گانہ سرود سرایان یونان اس طرح زیب قلم فرماتے ہین کہ طیورون سے ایک جانور کہ نام اُسکا موسیقار ہے نوک مین اُسکی یعنی چونچ مین سات سوراخ

ہوستے ہین - اور ہر ایک سور اخ سے ہمراہ ہوائے تنفسی بتدریج ایک صدائے خوش برآمد ہوتی ہے تو وہ آواز ہفتگانہ ہفت ستارہ سیارون پر تقسیم کی پھر ترکیب دے کے بارہ برجون پر منقسم کیا اور ہندین پہلے سات پر پھر بارہ طور پر یہ سُر قائم ہوئے پس بہر حال تقسیم سُر اہل ولایت نے بارہ مقام بارہ بُرجون پر - اور اہل ہند نے بھی بارہ برجون پر قسمت کیا - شرح اسکی آگے ہے اور بر خلاف خاص و عوام مین اس طرح کی قسمت مشہور ہے یعنی ایک کھرج اور دو رکھب اور دو گندھارا اور دو مدھم اور ایک پنچم اور دو دھیوت اور دو نکھاد - اس طرح کے بارہ سُر ہوئے - مگر ان بارہ سرون کے نام علیحدہ ہین - مُولف نے تفویض قلم کئے ہین اور سات سُرون کے حساب سے تین سپتک کے اکیس سُر ہوئے اور تیور کومل ملا کے پچاسی ہوتے ہین اور قواعد سرگم سے سات سو دو سُر ہوتے ہین اور بارہ کے حساب سے زیادہ ہوئے اور اُنچاس کوٹ تان جو مشہور ہے یہ بات خلاف قیاس پائی جاتی ہے کس واسطے کہ کوٹ کرور کو کہتے ہین - ہان گردان سرگم مین کھرج سے نکھاد تک کہ یہ قاعدہ مستعمل ہے پانچ ہزار چالیس تانین مقرر ہین اور اُن سے کوئی راگ یا راگنی مشتق نہین ہے -

درجہ اس طور سے ہین پہلے کھرج کی ایک - اور رکھب کی دو - اور گندھار کی چھبیس - اور مدھم کی چھ سو تیس - اور پنچم کی ایک ہزار دو سو ساٹھ - اور دھیوت کی دو ہزار پانچ سو بیس - اور نکھاد کی پانچ ہزار چالیس - چنانچہ یہ سب قاعدے نائکون کے استعمال مین تھے - اور اب بھی ہین جیسے کہ بابو صاحب موصوف ہین - حقیر نے برسون دیکھا شاید تنسٹ کارون سے مثل ہین کاریار بابون مین سے کوئی مستعمل ہو مگر فی زمانہ بعد جناب میر علی صاحب مغفور بجز بابو صاحب ممدوح ایسا محقق اور کوئی شخص نظر نہین آیا اور بدانست بندہ حکمائون نے استخراج کیا ہے کہ یا جا مثل بانسری آہنی مجوف ہے لاریب نوک مضراب یا جانور متذکرہ بالا سے کیا ہے - بہر حال بیان پردہ ثانی در بارہ جانور مسطور اور برآمد ہونا سُرون کا چوتھ

۱؎ کوٹ کرور کو کہتے ہین چنانچہ لکھت ہرپت بندہ کو یاد ہے اسمین لکھتا ہے کہ نادگر بسایو سرپت محل چھپوا یو تا مین اُنچاس کروڑ تان بسرام پایو ۱۲ مولف

اُس کی سے قرین قیاس ہے۔

فصل ششم بیان تین درجہ سُرون مین معہ دو پردے

پردۂ اوّل سرود سرایان خوش الحان و شائقین شیرین بیان پر درجات سُرون نوک زبان خامہ کرتے ہین کہ شرح ہفت سُران مقررہ یون ہے یعنی سَ رِ گ م پ دھا نِ۔ چنانچہ سا سے کھرج۔ اور رے سے رکھب۔ اور گا سے گندھار۔ اور ما سے مدھم۔ اور پا سے پنچم۔ اور دھا سے دھیوت۔ اور نی سے نکھاد کہلائے۔ آگے انہین سات سُرون کے تین درجے کرکے اکیس سُر ہوے۔ وہی تین ستبکین مقرر ہین۔ خلاصہ یہ ہے کہ سات سُر کو ایک ستبک کہتے ہین اُسکا ایک درجہ ہوا اور دوسرے درجہ کی دو ستبک اور تیسرے درجہ کی تین ستبک مقرر ہوئین اور زبان سنسکرت مین سات کو سپتک کہتے ہین۔ باقی رہا بیان پیدایش سُر اور مقرر ہونا اُنکا بتدریج بلندی مین سو پہلے ہو چکا ہے۔

پردۂ دوم بیان سُرون مین معہ نقشہ

شائقین و سامعین ترانہ سنجان پر پوشیدہ نہ رہے کہ تین درجہ اکیس سُرون کے جن کو تین ستبک کہتے ہین ایک سے ایک اونچے اکیس تک یون مقرر ہین۔ سَ رِ گ م پ دھا نِ س رِ گ م پ دھا نِ س رِ گ م پ دھا نِ

۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱

بس اب تصور کرنا چاہیئے کہ درجہ اوّل کی ٹیپ دوسرے درجہ کی سا ہوئی۔ اور درجہ

دوم کی ٹیپ درجہ سیوم کی سا ہوئی۔ اور درجہ سیوم کی ٹیپ چوتھی سا ہوئی سو کسی کی آواز تین سپتک تلک سے نجا یعنی اُس سُر کو چاہے کھرج بنا کے شروع کرے تو نہین پہونچتی ہے۔ مگہان انہین سرون سے پانچ ہزار چالیس تان اسی طریقہ سے نکلتی ہے۔ آگے اِس سے مثل تو مثلاً کھرج کا سُر چھوڑکر رکھب کو سر کرے تو گندھار رکھب۔ اور مدھم گندھار۔ اور پنچم مدھم۔ اور دھیوت پنچم۔ اور نکھاد دھیوت۔ اور ٹیپ سپتک دوم کی نکھاد ہوئی۔ پس جبکہ یہ ٹیپ سا دوسری نکھاد ہوئی تو رکھب دوسری ٹیپ ہوگئی اور دوسرے درجہ کی رکھب سُر ہوگیا اسیطرح سے تینون درجہ آرہی اور وہی جسکا ذکر فصل دوازدہم مین ہے یعنی تیورو کومل جسکو اُترا چڑھا کہتے ہین بغور و تامل تصور کرنا چاہیئے اور حساب نقشہ ہذا سے صاف واضح ہے اندک توجہ درکار ہے۔

نقشہ دربارہ مقرر کرنے سُرون مین ایک ٹھور کر دوسرے کو یعنی رکھب کو سُر کرے تو تکھا تک دوسرا سُر ہوا کرے گا

سا	رے	گا	ما	پا	دھا	نی	سا								
سا	رے	گا	ما	پا	دھا	نی	سا								
گا	رے	سا													
گا	رے	سا													
سا	رے	گا	ما	پا	دھا	نی	سا								
سا	رے	گا	ما	پا	دھا	نی	سا								
سا	رے	گا	ما	پا	دھا	نی	سا								
سا	رے	گا	ما	پا	دھا	نی	سا								
سا	رے	گا	ما	پا	دھا	نی	سا								
سا	رے	گا	ما	پا	دھا	نی	سا								
سا	رے	گا	ما	پا	دھا	نی	سا								
سا	رے	گا	ما	پا	دھا	نی	سا								

ایضاً ایضاً ایضاً ایضاً ایضاً ایضاً

نوٹ از روئے فا سدد آرہی وا ور دہی) دو تو تا (ادھر اُدھر کی ٹیپ ہولئین۔ فاعدہ اوسط کی ہوا اور وہی سارے ہی از روئے حساب

اور اگر اس نقشہ کو بغور و تامل ملاحظہ کرے تو گرام وغیرہ بلکہ جملہ مدارج سرہیدری کے اس سے بآسانی طے ہو سکتے ہین کسی طرح کی محتاجی استدراک سُرین باقی نہ رہے۔

فصل ہفتم بیان قواعد بارہ سُرون مین مع دوہرے

پردۂ اول

ناظرین تراانہ سنجان و سامعین خوش الحانان پر مخفی نہ رہے کہ فی زمانہ بارہ سُر اس طور پر مشہور ہین کہ ایک کھرج اور دوم رکھب اور دوم گندھار۔ اور دوم مدھم۔ اور ایک پنچم۔ اور دوم دھیوت۔ اور دو نکھاد۔

بہر حال یہ سُر درست ہین مگر جمیع مغنیان حال کا یہی مقال ہے بالاتفاق کہ سات ہی سُر ہین اور پانچ سُر کومل حسب متذکرۂ بالا۔ مگر بدانست حقیر یہ کلام اُنکے محض غلط ہین اور پایۂ اعتبار سے ساقط اب یہان تیور کومل سے کیا حاصل۔ جبکہ رکھب اور گندھار اور مدھم اور دھیوت اور نکھاد دوہرے تو کھرج اور پنچم کیونکر ایک ہی ایک رہی۔ انکا بھی دوہرا ہونا مناسب تھا۔ بھلا یہ دونو سُر تیور کومل ہونے سے کیون سُر دم رہے پس عوام مین یہ طریقہ بقول شخصے کہ غلط العام فصیح اسی طور سے جاری ہے۔

س ر ر گ گ م م پ د د ن ن۔

اب تصور کرنا چاہیئے کہ جس حرف پر زیر ہے یعنی بالکسر وہ سُر ہے کومل اُترا ہوا۔ اور جو حرف بالفتح ہے وہ سُر تیور یعنی چڑھا ہوا ہے مگر بارہ سُر نہین ہو سکتے جبتک کہ نام اُن کے جُداگانہ نہون فقط سات ہی رہے۔

پردۂ دوم

نغمہ پردازان و ناظران پر پوشیدہ نہ رہے کہ یہ قاعدہ دوازدہ سُر کا سینہ بہ سینہ چلا آتا ہے درج سفینہ بہت کم ہوا ہے۔ الا یہ حقیر حوالہ قلم کرتا ہے۔ اور یہ بیان صحیح و درست ہے چنانچہ تمامی مغنیان زمان بارہ سُروان کے نام سے عدم واقفیت نہ رکھتے ہین۔ یہ طرز استدلال

مقامات فارسی سے مشتق ہے اگر کسی کو قنیت ہوتی تو لاریب بیان حق کرتا فقط باعث لاعلمی نازان سات سُر کے ہین بلکہ تانسین نے بھی اپنے رسالہ مین سات سر لکھے ہین اور پانچ سُر اُترے قرار دیئے ہین - نام بارہ علیحدہ نہین درج رسالہ کئے احقر نے بموجب شاستر کہ زبان پراکرت یعنی ناگ بانی ہے ترقیم کیا اور ناگ بانی سے مراد مخلوق تحت الارض ہے - بیان شرح اسکا شاستر بھوین گول ہین کہ کتاب ہندی سے مندرج ہے - یہ زبان سابق مین باعث فصاحت دیوتادون کے بھی استعمال مین تھی انسان کی سمجھ مین جیسا آیا ویسا ہی کیا - چنانچہ علی قدر تفہیم و لیاقت اپنی کے سات سُر سمجھے - وہی سات سُر جاری رہے - طریقہ تیور کومل سے بھی تنت کاران مثل ریا یئے وبین کاران خاندانی تو لاز واقف ہین - اور اکثر گویئے اُس سے بھی کورے ہین - مگر نام ان پانچو سُرون کے جو زیب قلم ہوتے ہین وہ لوگ بھی نہین جانتے فقط کومل بیان کرتے ہین -

یہ نقشہ واسطے بارہ سُرون کے درمانیت کرنے کو ترتیم کیا گیا - اور یہ ہندسے شماری مین

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
س	ج	ر	چ	گ	ط	م	پ	ا	دھا	ل	ن
کھرج	جرج	رکھب	چندھار	گندھار	طدھم	مدھم	پنچم	ہیوت	دھیوت	نکھاد	نکھاد

اس طور سے یہ بارہ سُر صحیح اور مطابق ہوتے ہین بارہ مقام ولایت اہل اسلام سے کہ وہان بھی بارہ قسم ہین کہ اُنہین سے بارہ مقام قرار پائے ہین -

فصل ہشتم پنچ بیان مین در بحر معمہ بائیس سُر و اکیس مورچھنا و سولہ کلا

سامعین و ناظرین تراشہ سازان پر واضح ہو کہ قدیم زمانہ جو سارنگ معمرون گرام و بائیس سُر و اکیس مورچھنا

وسولہ کلا جو شہور ہین بیان تین پردون مین کیا جاتا ہے - چنانچہ جمیع مغنیان شریف داہل کسب دے بارہ مورچھنا سب کہتے ہین بلکہ تنت کاران کا یہ قول ہے کہ مورچھنا کا ہونا درست ہے یہان تک کہ گرفت سُر تہائے ممکن اور پکڑنا مورچھنا غیر ممکن - اب خلاصہ بیان پردۂ اوّل ایون ہے -

پردۂ اوّل

سُرت شعبہ ہے سُر کا یعنی اس قدر اُس سر کے حصہ ہین درجہ مقرر ہین اور مورچھنا شعبہ سُرت کا ہے اور کلا شعبۂ مورچھنا ہے زیادہ اس سے علمائے ہند نے نہین لکھا - اور نزدیک بندہ کلا شعبۂ خاص سے خالی نہین ہے - حال مختصر وصف اُسکے مین یون ہے مثل تو مثلاً زیر تاف سے تا ناف اگر تین حصہ کیے تو اُس سے ایک سُرت اور ایک کلا اور ایک مورچھنا ہوگی اسی طرح ہر موضع سے جو سُر مقرر ہین کہین سے دو سُرت اور کسی جاسے دو مورچھنا اور کہین پر دو کلا جمع ہوتی ہین - اور یہ غیر ممکن ہے کہ مقام قوی اور مقام ضعیف اور جگہہ باریک سے ایک ہی طور کی صدا برآمد ہو - ہر جگہہ سے ہر صفت کی آواز نکلتی ہے - لہذا مقام مقرر ہوئے اور تان بدون جان موسوم ہوتی ہے -

اور اس حقیر نے جو تصور کیا تو شکل سُرہائے ہفتگانہ مخروطی پائی - ہان جبکہ مشق کامل بہم پہونچتی ہے تب جا کے زیر و بالا ہر مقام کے سُر مقررہ مساوی قائم ہوتے ہین - ورنہ دشوار تر بلکہ کمال غیر ممکن - کیا مجال ہے کہ مخروطی زائل ہو جائے -

خلاصہ تقسیم سرت اِس طرح ہے - جیسا کہ بموجب قاعدہ کے قسمت کی گئی ہے بدالسنت خاکسار بہت صحیح و درست ہے -

ناظرین نقشہ تقسیم سُرت صفحہ ۸۷ پر بغور ملاحظہ فرمائین -

نقشہ تقسیم سُرت ہائے سرہائے ہفتگانہ معہ اسم نویسی سر و سُرت ہا

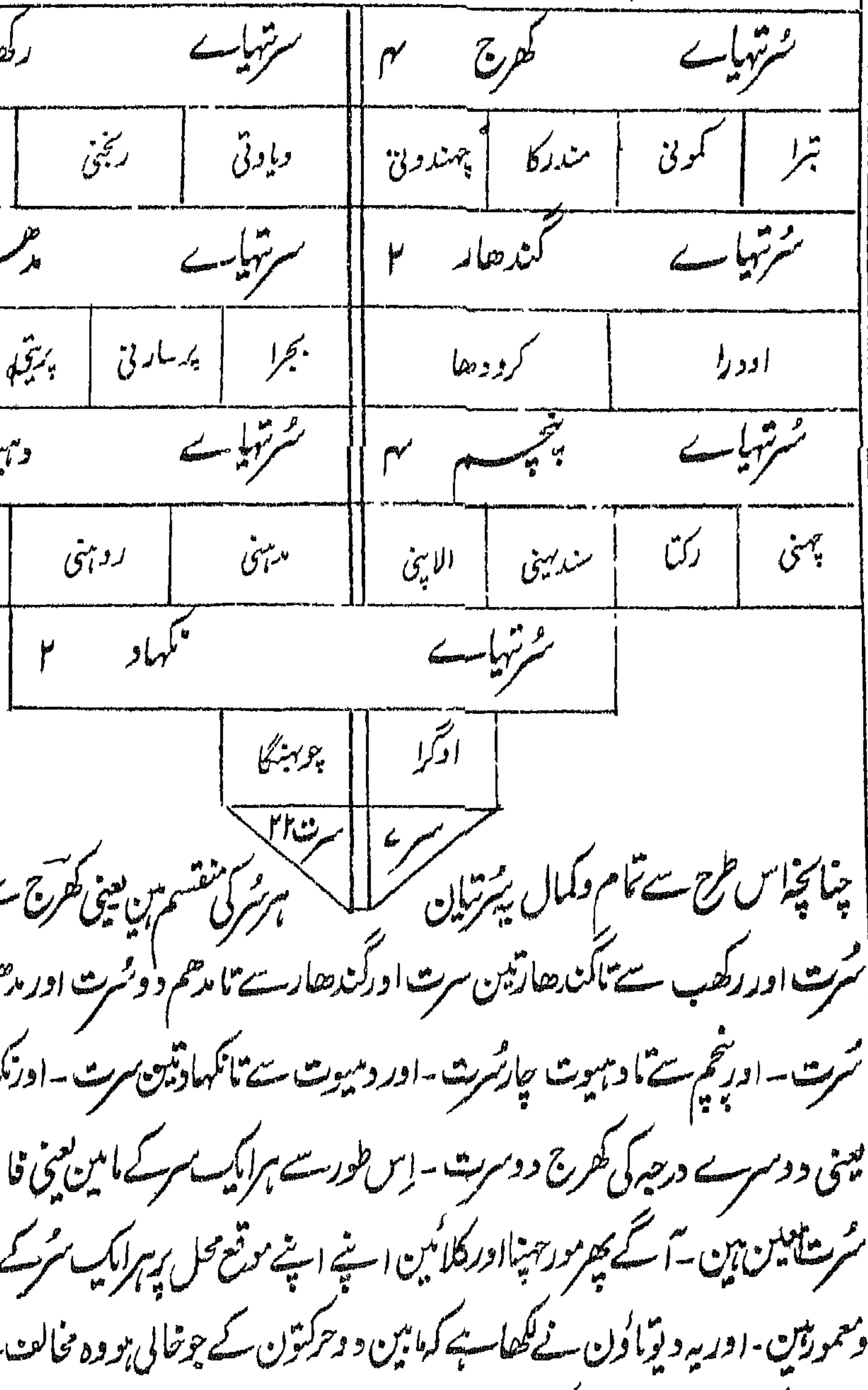

چنانچہ اس طرح سے تمام وکمال بیس سُرتیان ہر سُر کی منقسم ہین یعنی کھرج سے تا رکھب چار سُرت اور رکھب سے تا گندھار تین سرت اور گندھار سے تا مدھم دو سُرت اور مدھم سے تا پنچم چار سُرت - اور پنچم سے تا دھیوت چار سُرت - اور دھیوت سے تا نکھاد تین سرت - اور نکھاد سے تا ٹیپ یعنی دوسرے درجہ کی کھرج دو سرت - اِس طور سے ہر ایک سر کے مابین یعنی فاصلہ مین بائیس سُرتا ہین ہین - آگے پھر مورچھنا اور ککلائین اپنے اپنے موقع محل پر ہر ایک سُر کے وسط مین مامور ومعمور ہین - اور یہ دیوتاؤن نے لکھا ہے کہ مابین دو حرکتون کے جو خالی ہو وہ مخالف ہے اور حرکت دوسری جگہ مثلاً کھرج سے تا رکھب کئی ہین اور وہان خالی رہا تو اسکو مورچھنا کہتے ہین - چنانچہ تین گرام ہین اور گرام حلی قدر تقسیم سُر دسرتی سات مورچھنا و پانچ کلا ہر ایک مین مقرر ہین تو بیشک مورچھنا کا ہونا ثابت ہے

بیان تشریح سُرتیہا

فصحائے دوران پر شائقین زمان پر پوشیدہ نہ رہے کہ تشریح سُرتیہا اِس طور پر سنان قلم پر لاتا ہون ۔ سُرت عبارت ایسی ہے کہ محاورہ موسیقی مین تین قسم ہین ۔ یکے مندرے یعنی محل دل سے ۔ دوم مدہ یعنی محل حنجرہ ۔ سوم تارا یعنی محل دماغ ۔ پس ہر ایک محال ثلثہ دو قسم ناوے ہے ۔ اور اُسکو بیچ اصطلاح کے سُرت کہتے ہین پس سُرت بمعنی شنیدن ۔ اور یہ بھی سنا جاتا ہے کہ دل مین رگ ہے کہ وہ اوپر کو گئی ہے ۔ اور واقعی اُس سے چھبیس[۲۶] رگین محرف ہین محل سُرت کہ نا دبیچ وقت عروج کے ہر ایک سے ملتا ہے تو سُرت ظاہر ہوتی ہے ۔ چنانچہ رگہائے مذکورہ مرتبہ مین ایک سے ایک بلند تر ہے ۔ اُسی طرح سے ناد جوان رگون پر پہونچے زیادہ بلند ہوتا ہے اور بائیس مرتبہ سینہ مین اور بائیس مرتبہ حنجرہ یعنی گلے مین اور بائیس مرتبہ دماغ مین بلند ہوتا ہے ۔ اس سے تین درجون سے مراد تین سپتک سے ہے اور ایک درجہ مین سات سُر ہین ۔ تین درجون مین اکیس سُر ہوتے ہین ۔ اور ہر درجہ مین بائیس سُرت ہین تو تینون سپتک مین چھیاسٹھ[۶۶] سُرت ہوتے ہین ۔ اُسکے پانچہزار چالیس[۵۰۴۰] جہ ہین ۔ اور ہم ان تینون درجون کے مندر یعنی مقام سینہ[۲] مدہ[۳] مقام حنجرہ ۔ تارا[۱] مقام دماغ ۔ پس تینون سپتک کے یہ تین مقام مقررہ ہین ان مقامون کا قایل مین رہنا مقدم تر ہے ورنہ گانا محض بیکار ۔

پردۂ دوم بیچ مقدمہ بیان موجہتا کہ شعبہ ہے سُرت کا

ناظران شیرین بیان وقاریان خوش الحان پر پوشیدہ نہ رہے کہ یہان سے اِس ناچیز کی تحقیقات مین اس طور سے گذرا کہ مورچھنا لفظ ہندی ہے اکثر اہل ہند کے محاورہ مین غشی کو رچھنا کہتے ہین یعنی جب کسی کو غش آگیا تو اُس عالم بیہوشی کو مورچھنا اور مورچھا گت اور موچنا کہتے ہین پس ظاہر ہے کہ آگے سُرتی سے سُرن کے مابین محویت ہے یعنی وہ مقامات مورچھنا اور کاؤن[۱] کے بیہوشی رکھتے ہین ۔ اور ظاہر ہے کہ جب کھرج اور رکھب کے عرصہ مین از روے

---

[۱] اول معنی کلا کے حرف ہے یا لفظ پس حرف سے بھی درجہ ثابت ہے ۔ کلا لفظ ہندی ہے مشکلات کو کہتے ہین ۔ دوسرے کلا سے مراد درجہ ہے چنانچہ ہندی مین منجم ماہتاب کو سولہ درجہ کا قرار دیتے ہین بلکہ یہ بات جملہ عوام مین زبان زد ہے کہ چندرمان مین سولہ کلا ہین چنانچہ ایک پہیلی مشہور ہے کہ "جوت چلا سورہ کلا اے سکھی چندر موے ۔ ڈیٹھیا لے دہپکت پھرین دبوجھے برلا کوے" چونکہ یہ پہیلی (صفحہ ۸۰ ملاحظہ ہو)

تنت چار سُرت اور ایک رکھب قائم ہے کومل یعنی اُتری - اور ہر ایک سُر کے تین تین تیور اور تین تین درجہ اور کومل مقرر ہین پھر وہان گنجایش دوسری شے کی معلوم - پس یہ بات ثابت اور متحقق ہے کہ جہان جگہ نہین باقی رہی ہے وہان پر لفظ مورچھنا کی لائے ہین - اور کلا بھی لفظ ہندی ہے شکل کو کہتے ہین یعنی مقام کلا و مورچھنا مشکلات و محویت کے ہین وہان پر بجز بیہوشی اور دشواری کچھ نہین ہے - علاوہ برین دو نظیرین بطور مضارع کہ جن سے نفی و اثبات واضح ذہن ناقص مین جاگزیر ہوئین گو کہ ایسی مثال کا موقع نہ تھا مگر بقولہ کہ جو کلام دل سے تا بہ دہن آئے اُسکو پھیر نہ لیجائے -

مثلاً تسبیح مین علاوہ دانہ ہائے شماری بوضع مختلف دو دانہ مکری کہلاتے ہین اور ہنگام ادراد یعنی وظیفہ وہ مکری شمار سے چھوڑ دی جاتی ہے - تو بہر حال مکری سے انکار ثابت ہے -

(مثال فریق ثانی) اہل ہند یعنی مخصوص ہنود تسبیح کو مالا کہتے ہین اور اُس مین ہر دانہ کے بعد اُسی دوڑہ مین گرہ دیتے ہین اور اُوپر سب دانون کے بجاے امام ایک دانہ ڈالتے ہین وہ سمیر کہلاتا ہے - چنانچہ اور سب دانہ اور ادا یعنی جاپ مین آتے ہین - اور مالا مین کی وہ گرہین چھوڑ دیجاتی ہین - اور وہ دانہ سمیر بھی پڑھا نہین جاتا - اسی طرح سے حال مورچھنا اور کلا کا مالا مین سُر اور سُرتیون کے ہے یعنی اُنکے درمیان مین بھی مورچھنا اور کلا علی قدر تقسیم موجود پس نفی و اثبات اُنکا نزدیک بینندہ کے ثابت - جس طرح سے کہ تسبیح مین مکرین - اور مالا مین دانہ سمیر اور گرہ بعد ہر دانہ موجود - الا شمار سے باہر اسی طرح مالا مین سُر و سُرتی مورچھنا اور کلا موجود ہین مگر یت یعنی استعمال انسان سے باہر ہین - شاید دیوزاد مستعمل تھے لیکن کسی نے طریقہ استعمال مورچھنا و کلا مثل سر و سرتیا کسی شاستر مین نہین لکھا -

---

(بقیہ نوٹ صفحہ ۷۹) رہکلے یعنی رتھ و گاڑی کی ہے تو مصنف کہتا ہے کہ یہ سورہ کلا چندر یعنی ماہتاب نہین ہے رہ کلا معنی گاڑی کے پس کلا سے مراد درجہ ثابت ہے اور سولہ کلا کا بھی ہونا متحقق یعنی سولہ درجہ ماہتاب کے ہین چونکہ یہ علم موسیقی بھی تعلق رکھتا ہے ریاضی سے لہذا اس مین بھی وہی سولہ درجہ بنا مزد کلا مابین سُر و سُرت و مورچھنا اُستادان سابقین یعنی دیوزادون نے مقرر کئے ہین ۱۲

بیان تشریح کلمہ | اب شرح کلمات بیان فرماتے ہیں کہ اس تفصیل سے اُمی راگ کلا قرار پائے ہیں

اوّل اَمرتا۔ دوم ماترا۔ سوم لوچھا۔ چہارم پوشت۔ پنجم توشت۔ ششم رت۔ ہفتم دھرت۔ ہشتم شششی۔ نہم چندر کلا۔ دہم کانت۔ یازدہم چوشٹا۔ دوازدہم شیری۔ سیزدہم پرپیدہ۔ چہاردہم انگد۔ پانزدہم پورنا۔ شانزدہم اپورنا۔ اب معنی اسکے یہ ہیں تفصیل ہیں۔

اوّل۔ اَمرتا یعنی آبحیات۔

دوم ماترا۔ دہندہ وزن و زمان۔

سوم پوچھا۔ یعنی تریہ کرشٹ والی۔

چہارم پوشت۔ یعنی دینے والی قوت کی اور میوہ اور غلہ اور مردمان کی فربہ کنندہ۔

پنجم توشت یعنی صبر کی دینے والی۔

ششم رت یعنی دہندہ آرام چشم اور تمامی بدن کے۔

ہفتم دھرت یعنی قوی کرنے والی۔

ہشتم شششی یعنی نگہبان آہو یعنی ہرن کہ مردمان اسکو نظر کہتے ہیں۔

نہم چندر کلا یعنی سرد کرنے والی۔

دہم کانت۔ خوبی و خوشکلی۔

یازدہم چوشٹا یعنی دہندہ قوتِ چشم۔

دوازدہم شیری یعنی دولت۔

سیزدہم پرپیدہ یعنی صورت اخلاص و فرح دہندہ زن و مرد۔

چہاردہم انگد یعنی طاقت دہندہ جسم یعنی بدن۔

پانزدہم پورنا۔ یعنی زیادہ کرنے والی۔

شانزدہم اپورنا یعنی کم کنندہ یعنی کم کرنے والی۔

یہ سولہ کلا ماہتاب کے۔ اور آفتاب کی کلا علیحدہ ہین۔ یہی آثار اُن مین بھی ہین۔ مگر سرگم مین کلا ماہتاب کی درج کی گئی ہین اور سُر کلا و سُر سرتہیا کہ ماہین سائت سُر کے مندرج ہین ہنگام فہمائش کے درج ہونے سے بموجب تحریر بالا تاثیر راگ پیدا ہوتی ہے اور ایک ہی بندھن مین صورت راگ مبدل ہو جاتی ہے۔ الا گرفت کلا اور مورچھنا بجز سُرت شوار لگ جاتی ہے مگر معلوم نہین ہوتی۔ دیوتا اُن پر حاوی تھے مگر فی زمانہ معدوم۔

پردہ سیوم ہیچ بیان تصاویر سُرو سُرت و مورچھنا	فہم پردازان نسمان پر واضح ہو کہ ہونا مورچھنا اور کلا کا ماہین سُرو سرتہیا بہر حال ثابت ہے الا بباعث سُرت مورچھنا و بسبب مشکلات کلا معدوم

و غیر مستعمل الا سُرت ہائے لاریب تنت کاران مثل ہین کاران وغیرہ کے استعمال مین ہین پایا در کسی شخص نے سر ہیرہ مین خوب سُر دنی کی ہو سُرت سکتا ہے۔ اور اس خمیر سے بھی مثل تنت کاران سُر ہیرون کی گرفت ہوتی ہے الا مورچھنا اور کلا نہین پکڑی جاتی ہین مگر ہنگام استعمال قواعد سرگم مقام مورچھنا و کلا نمایان ہوتا جاتا ہے مگر قائم نہین ہو سکتی ہین بلکہ اور کسی نایکت کے بھی استعمال مین کلا اور مورچھنا نہ کہتی۔ اب خیال فرمانا چاہیئے کہ منجملہ سُرون کے اول کھرج مثل بادشاہ اور چہ سُر تابع اسکے ہین۔ کوئی سُر اُس سے باہر نہین ہو سکتا ہے اور سب سُر مانند وزرا ہین اور سُرت مثل ملکہ یعنی ازواج اور مورچھنا مثال شاہزادہ یعنی طفلان یا در کلا مانند مصاحبان کہ واسطے استمالہ و برد سلاطین حاضر رہتی ہین پس یہ ان نسمان مانند ملک سلطان کے ہے و اور اشیا مانند آلات حرب و عقل مانند مثل کتاب قواعد کہ انسان ہر گز قاعدہ سے اُسکے سے باہر نہین جاتا ہے پس جبکہ بادشاہ ہاتھ آیا تو کام ہر ایک و سقلہ کا ایک تم روان مین درست ہو گیا۔ لہذا تابع کرنا سُر یعنی ادائے کھرج کا مقدم ہے اور جبکہ بادشاہ ہاتھ سے جاتا رہا تو ساری مملکت خراب مثل پارہ سیماب پھوٹ کے ہوئی اور بہر حال ادائے سُرت و تواریخ ہائے دیگر مقدم ہے واسطے رفع

شکست سے آگئے۔ گذشتہ سن لوگوں نے راگ کدیر وزن ناگ ہے ور اگنی کہ وزن ناگنی ہے۔ و
ہیر وزن عندیہ ہمارے خیال پر وہیں یار سا ہے و مقدمات نغمہ علمی و عملی سے بیان کیا ہے۔ شاید ہم
نہیں جانتے تھے کہ جملہ راگ اور راگنی بہ تسخیر انہیں سروں ہفتگانہ سے ہیں یعنی کھرج اول سُر منزلہ بادشاہ
ہے۔ دوم رکھیت منزلہ ولی عہد گر عورت ہے سیوم گندھار منزلہ وزیر کے یہ بھی عورت ہے۔ چہارم مدھم
مثل کوتوال لیکن ذات عورت ہے پنجم پنچم منزلہ دارو غہ عدالت و میزان سُر ہائے ہفتگانہ کی ہے مگر
عورت۔ ششم دھیوت مانند بخشی فوج یہ بھی عورت ہے ہفتم نکھاد بجائے وزیر کے ہے اور مثل
ہر ایک سُر ہفتگانہ کا بنا لگاتا ہے۔ لہذا بندہ نے سُر ہائے ہفتگانہ کو راستہ کیا۔ سوا اسے کھرج کے کہ
دو مثل تین کے ہے اور ششم سے ہر ایک فصل پر بیس و دو از دہ ماہ پر حاوی ہے اور سُر ششگانہ بھی
بعینہ چند سُر تشیم ہیں و پر فصلوں سے لیکن بیان انکا فصل ششم میں کیا گیا ہے۔
فصل ششم بیان میں

سُر مقدر ہونا و کلا مقلوم ہیون متحرو و پرچھ دے

پردہ اول

ترانہ سنجاں و ناظراں پر مخفی نہ رہے کہ تین گرام چودہ تین شروتیاں دھاتو کی و نغمہ
ہا انقول کہ ہنگام شروع و ہنگام تعلیم اس طریقہ سے بتائیں انمال کھرج۔ دوم پنچم
سوم مدھم پہلے دوسرے درجہ کی کھرج میں انمیں سُر ملتے ہیں۔ انمیں تین شروتیاں کو شمار کرتے
ہیں۔ چنانچہ مثلاً سُر سا راگ ارا [illegible] تینوں ان سے ایک ایک ہاتھ دہنی یا بائیں
خوشحال اہل حال صاحب سماع کہ ہیں [illegible] کار و نغمہ بنا [illegible] صاحب بہادر
طبع پرست۔ اور انمول [illegible] سوداگر سے حال کیا کہ [illegible]

حل انمول نے اتار دیے ہاتھ مثلاً سُر کی [illegible] صاحب سوداگر [illegible] کہ حال کیا جاتا ہے

روزگار رہتا۔ بلکہ ٹھوک مین بین و رباب پرنی زمانہ سبقت لیگیا دربارہ گرام منظہر ہوئے کہ جو تین سپتک تین درجہ کی ہین سو ہماری دانست مین یہی تین گرام ہین بس مقام غور ہے کہ معاملہ تحقیقات و وقفیت از حد مشکل ہوتا ہے اور صحت بغیر از تحقیقات کامل غیر ممکن چنانچہ دونو بیان متذکرہ بالا پایہ اعتبار سے ساقط ہین بیان اس مقدمہ مین جناب والد صاحب و میر علی صاحب مغفورین کا بیان مطابق شاستر یعنی سنگیت سار۔ و سنگیت درپن وغیرہ کی پایا اور جناب بابو رام سہائے صاحب نے بھی بموجب بیان ہذا بیان فرمایا۔ اور امیر خان بین کار ولد امراؤ خان کہ شاگرد حقیر ہین اُن سے جو دریافت کیا تو اُنہون نے بیان واقعی کیا فقط فرق آرو ہی و اورہی کا ہی سو یہ فرق بیجا نہین ہے۔ دونو قاعدون سے جیسا کہ چاہیئے ستائیس سُر برآمد ہوتے ہین۔ اور سارون[1] والا بیان محقق ہے اُس نے بہت درست لکھا ہے اور بلکہ ماتسین جدا علی امیر خان نے بھی صحیح لکھا ہے اور اُن سے ہنگام بریت یعنی استعمال افزائش سُرون کی و پیداواری تان ازحد ہوتی ہے لکھا ہے کہ اوّل کھرج گرام۔ دوم گندھار گرام۔ سوم مدھم گرام۔ چنانچہ ان تین گرامون سے ستائیس سُر برآمد ہوتے ہین اوّل کھرج گرام دس سُر کا ہوتا ہے۔

نقشہ ہذا مین دس سُر مین یہ گرام اوّل ہے یعنی زمین اسکی دس سُر کی ہی سو یہ ہے حساب

سا	ر	گا	ما	پا	دھا	نی	سا	ر	گا گرام اسکو کھرج گرام قرار دیا ہے۔

ان دس سُرون کا پہلا گرام ہوا اب یہ دوسری گندھار ہے وہ کھرج ہوگئی اور مدھم رکھب ہوئی۔ اب

---

[1] سارون سے مراد کتبہاے متقدمین جیسے سنگیت سار وغیرہ شاستر ہندی سے ہے ۱۲

تعین وقت گرامہا مقررہ دیوتہا۔ فصل منہنت مین کھرج گرام گائے فصل گرکھ مین مدھم گرام۔ و فصل پاوس مین گندھار گرام۔ اور وقت صبح کھرج گرام۔ و دوپہر مدھم گرام۔ وقت شام گندھار گرام۔

بجز ان فصلون کے اور وقتون کے اُستادون نے اور افصال و وقت مقرر نہین کیا ۱۲ المولف

پھر رکھب سے شمار ہوا یہ بیوہ فصل پنجم مین معہ نقشہ مرقوم ہے ہنگام حاجت دیکھ لے۔

نقشہ دوم گندھار گرام اس گرام مین بھی دس سُر ہین بموجب گرام اوّل

۲

ر	گا	ما	پا	دھا	نی	سا	ر	گا	ما

اب یہان سے تیسرا مدھم سُر ہو گیا تیسری جو پنچم ہے وہ رکھب ہو گئی آگے تیسرا گرام شروع ہوا

نقشہ سیوم کھرج گرام اس گرام کی زمین سات سُر کی ہی جملہ ستائیس سُر ہوئے

۳

ر	گا	ما	پا	دھا	نی	سا

اب تصور کرنا چاہیئے کہ دوم و سیوم ہندسہ سے مراد دوسرے و تیسرے سُر سے ہے اولاً یہ کہ جب دوسری گندھار کہ وہ دسوان سُر ہے۔ اوّل گرام کا دوسرا سُر ہوا یعنی کھرج ہوئی۔ اب گیارہوین سُر سے آگے جو مدھم ہے وہ رکھب ہوئی۔

خلاصہ یہ کہ از روے حساب کے تینون گرام مین ستائیس سُر ہوے تو مدھم ۲۔ رکھب اور پنچم ۲۔ گندھار اور دھیوت ۲۔ مدھم اور نکھاد ۲ پنچم اور ٹیپ تیسری دھیوت اور رکھب ۳۔ نکھاد اور گندھار ۳۔ کھرج اور مدھم ۳۔ رکھب اور پنچم ۳۔ گندھار اور دھیوت ۳۔ مدھم اب یہ سُر مدھم اول سُر یعنی کھرج ہوئی۔ اور پنچم تیسری رکھب اور دھیوت تیسری گندھار اور نکھاد تیسری مدھم اور ٹیپ چہارم گو کہ حساب سے زیادہ ہوتی ہے۔ مگر اسی طرح سُر بڑھتے جائین گے چنانچہ کھرج چہارم پنچم اور رکھب ۴۔ دھیوت اور گندھار ۴۔ نکھاد اور مدھم ۴۔ کھرج یعنی پھر سر ہوئی اسی طور سے ستائیس سُر ہوے۔ اور یہی حساب مین اور ستار کے ٹھاٹھ کا ہے۔ تنت کار اسی طریقے سے مین و ستار وغیرہ طلا لیتے ہین۔ فقط عقل صائب ہر ایک امر کے واسطے درکار ہے۔

پردہ دوئم بطرز ثانی

سامعین و شائقین پر اظہر و نیر واضح ہو کہ یہ تمام مدہ و سر اگرامون کا زبانی امیر خان موصوف آل ثانیین مسبوق الذکر معلوم ہوا اور یہ اگرامون کے یہ ہین کہ جنمین سُر اپنے اپنے ملک کے ملک ہون مانند قاعدۂ اوّل کے مگر یہ طریقہ بھی بیکار نہین ہے۔ ہر دو آمد ہو نے سے سُرون سے ہے۔ واس قاعدے سے بھی ستائیس سُر نکلتے ہین فرق اُردوی و اردوہی یعنی آلہیہ سیدھے کا ہے۔ اور طرز اول آلہی ہے اور یہ قاعدہ اردوہی ہے۔ اگر کہ ظاہر ہین صورت علیحدہ علیحدہ ہے الا بیا عتبار شدہ برآمد ہونے ستائیس سُرون کے بکار آمد ہے لہذا یہ قاعدہ بھی ترتیب قائم ہوتا ہے۔ اس مین فرق سُرون کا ہر سہ قاعدے مین ہے۔

نقشہ اوّل گرام اس گرام کی زمین آٹھ سُر کی ہے

سا	ری	گا	ما	پا	دھا	نی	سا

نقشہ دوم گرام اس گرام کی زمین نو سُر کی ہے

رے	گا	ما	پا	دھا	نی	سا	رے	گا

نقشہ سیوم گرام یہ آخر گرام ہے اسکی زمین دس سُر کی ہے

رے	گا	ما	پا	دھا	نی	سا	رے	گا	ما

گو کہ یہ طریقہ گرامون کا صحیح ہے مگر شکساتی نظر ہے کہ اس طریقہ اوّل کے تیسرے گرام مین سات سُر ہین اور دوئم مین دس سُر ہین۔ اور اس طریقہ کے اوّل گرام مین آٹھ اور دوسرے مین نو اور تیسرے مین دس سُر ہین مگر تقسیم سب کی واسطے ہے۔ اور خلاصہ بیان اگلا یہ ہے کہ تیسرے

درجہ کی کھرج کہ اُسکو ٹیپ کہتے ہین سُر ہوا۔ اور حقیقت مین وہ کھرج دوسرا سُر ہے تو رکھب دوسری رکھب اور گندھار ۲ گندھار اور مدھم ۲ مدھم اور پنچم ۲ پنچم اور دھیوت ۲ دھیوت اور نکھاد ۲ نکھاد اور کھرج تیسری کھرج اور رکھب ۳ - رکھب اور گندھار ۳ گندھار اب سُر ہوئی تو مدھم ۳ رکھب اور پنچم ۳ گندھار اور دھیوت ۳ مدھم اور نکھاد ۳ پنچم اب کھرج چہارم زیادہ ہوتی ہے از روے قاعدہ سپتک کے اس طرح سے یعنی کھرج چہارم دھیوت اور رکھب ۴ نکھاد اور گندھار ۴ کھرج اور مدھم ۴ رکھب اور پنچم ۴ گندھار اور دھیوت ۴ مدھم یہ سُر آخر ہے اب گرام تیسرا تمام ہوا یہ بھی ٹھاٹھ مین و ستار کا ہے۔ اب شائقین پر پوشیدہ نہ رہے کہ یہ نقشہ جو بندۂ ناچیز نے ایجاد کیا تو اس سے درجہ ہاے سات سُر و بائیس سُرتی و سولہ کلا و اکیس مورچھنا و نام دوازدہ سُر ہاے دو تین گرام ثابت ہو سکتے ہین۔ اب تصور کرنا چاہیئے کہ جب درجہ ہاے متعارفہ قائم ہو گئے تو جگہ باقی نہ رہی۔ اور اس اس نقشہ سے صاف عدم اثباتی مورچھنا اور کلا پائی جاتی ہے۔ اور اس نقشہ سے بدشواری تمام ترکیب پائی ہے مگر ملاحظہ اُسکے سے صاف بشکل چھلاوہ نفی و اثبات کلا اور مورچھنا کا واضح ہونا ممکن ہے یعنی ظاہر ہنگام معائنہ صاف صاف مقامات مورچھنا اور کلا معلوم ہوتی ہین مگر ہنگام پرستش یعنی استعمال گرفت نہین ہو سکتی ہے۔ اس نقشہ سے قاعدہ تین سپتک کے کہ اکیس سُر و چھتیس سُر و بائیس سرتی و اکیس مورچھنا و سولہ کلا وہ تین ثابت ہوتے ہین۔

ناظرین نقشہ ہذا رجوع ذیل صفحہ ۸ بغور ملاحظہ فرمائین اور مستفید ہو کر اس ناچیز مولف کو دعاے خیر سے یاد کرین۔

| | | |

اب خلاصہ یہ ہے کہ اہل گرام دنش شعر کا اور دوسرا بھی دنش کا اور تیسرا سات شعر کا ہے۔
جملہ ستائیس شعر تین گراموں سے کہ ہوئے اور علی قدر حصص مقرر چھتا اور کلا منقسم ہیں اور ہر ایک شعر کے
کے۔ احتیاج شرح نہیں ہے۔

پردۂ ثالث نتیج بیان آواز خوش زبون و غیر ملتصر تیج	شائقین زمان و ترنم سازان جہان پر واضح ہو کہ شناخت آواز اور رویت آواز کی استادان سابقین نے اوپر چار قسم کے قرار دی ہے اور ماہیت کرنا انکا پر ضرور ہے پہلے تفصیل تصور کرنا چاہیے کہ اول کہا ہل دوم نارت سوم یونیک چہارم مشرت۔

پس ہر کلمہ ملتمی مزاج سے ہے اور ہر کلمہ میں اسکے ملتمم رہتا ہے وہ آواز کہا ہل ہے۔ اسمیں تین قسم ہیں
یعنی کیفیت چہارگانہ یعنی چہار کیفیت۔ اول یعنی شیرین۔ سکتا ملائم آواز کہا ہل جو وقت نتیج محل متدرد
تند کے متمم ہوا اسکو آرتل کہتے ہیں۔ اور جسکے کنایہ صفیر نمایاں ہے اس آواز کو بازت کہتے ہیں اسمیں
چار کیفیت اول تیز سوم ملائم یعنی متوسط محل میں موافق ہو۔ دوم کرخت یعنی پرقوی۔ سیوم کنجیزی تمیز اور
تعریض۔ چہارم لین یعنی نرم و ملائم۔

اور جسکے مزاج میں یہ نمایاں ہو اسکو یونیک کہتے ہیں اسمیں بھی چار کیفیت اول تنار یعنی زبون
و سست۔ دوم برگ یعنی خشک سیوم کج یعنی بلند۔ چہارم استہول یعنی نرم۔

اور وہ کلا کہ جسمیں تنیم و یاد و تفکر یعنی ہوں اسکو مشرت کہتے ہیں یعنی منتج سوال و جواب بالتماس
فارسی کنجم کمالات عربی مستوی خواہ تحصیل کنندہ رسالہ موسیقی اپنے کے لکھا ہے بجنسہ عبارت
اسکی نسبت قلم کرتا ہوں۔

سوال۔ در مزاج کہا ہل کیفیت چہار گونہ بودن از چہ دانست و در مزاج یونیک کیفیت خشک
بودن چہ دلیل و خشک ساکنہ یعنی کیست و تکرہ چگونہ باہم امتزاج یابد۔

جواب کیفیتہائی کہ ضد یک دیگر است ساقط گشتہ مانع با یک دیگر امتزاج می یابد
وہمچنین در نارات دیوشتا و کہن و نسار کہ باہم ضدیت دارد کیفیت ضدیت ساقط
شدہ با یکدیگر امتزاج می یابد سمابراک پرکاس مرقوم نمودہ اند"

اور مشرت بھی چار کیفیت رکھتی ہے۔ اُتارت۔ کہاہل۔ نارات۔ یوشیک۔ دیوشیک آتم یعنی قسم اوّل۔ اور قسم اول وہ کہ بیچ اسکے دوہ صفت کہ نسار و برکھ ہوں کیونکہ یہ دونوں معیوب۔ اور نارات کہاہل اور قسم آتم و مشرب کہاہل مدہم اور نارات یوشیک و مشرت اوہم اور بیچ مشرت نارات کے اگر نسار و برکھ ہوا زجار زبون اور زاون بر طلبہ مخفی نہ رہے۔

بیچ بیان کیفیات آواز مستعنہ الصوت	پندرہ قسم کی ہے۔ مشرت۔ مدہر۔ چپتال۔ ترشتھان۔ سکھاہبہ۔ پرچر۔ کومل۔ کاطہ۔ شراوک۔ کرن۔ کہن۔ سکندہ۔ پلچھن۔ رکت۔ چکت۔ استبھان

مشرت وہ کہ وقت گانے کے سامعین کو محظوظ و متلذذ کرے اور تینوں استھان سے نکلے۔

مدہر وہ کہ بیچ یا استھان کے تعلق رکھے اور آواز صاف و شیریں و دلچسپ ہو۔

چپتال وہ کہ آواز بیانتہا پختہ و قوی ہو اور یہ کیفیت حاصل ہو کہ جسوقت نفس اور گلو اپنے کو کھینچے سکے تب ایک لذت پیدا ہو۔

ترشتھان وہ کہ تینوں محل میں دلچسپ اور لوپا ہو۔

سکھاہبہ وہ کہ دل کو اس آواز سے آرام و چین ملے۔

پرچر وہ کہ آواز ایک ہو یا متعدد آواز کوئل جانور کے شفاوت و سیاکسر و ترنم۔

کاطہ وہ کہ آواز میں ایک قوت و قدرت ہو مسرت و دلچسپی و پختہ۔

شراوک وہ کہ نہایت بلند و دور رس آواز شوق و لذیذ ہو۔

کرن وہ آواز کہ مثل بیان کے ہو یا کسی ساز کے ایک درد پیدا ہو

کھنکھناتی آواز لک دقتی وہ دور رس کو کہتے ہیں۔

۱۱ گونجدار وہ آواز کہ چرسپا ہو اور دور سے سنی جائے۔

۱۲ پیوستہ وہ کہ سلسلۂ اتصال منقطع نہ ہونے پائے۔ ملی ہوئی۔

۱۳ گرمی بھگتا وہ کہ دلچسپ اور لذیذ ہو۔

۱۴ آمیختہ وہ کہ آواز صاف اور روشن ہو۔

گوئل وہ آواز کہ نزدیک اور دور سے خوش رنگ و لذیذ ہو۔

بیان کیفیات آواز گیہ

آکھڑ وہ کہ سیدھی۔ روکھٹ۔ استخت۔ نمار۔ گلوگی۔ کھنکھناتی۔ کھین۔ گرشن۔ بھکن۔

بس روکھٹ وہ کہ نہایت خشک و خراشیدہ ہو۔

۲ استخت وہ کہ نہایت سخت ہو۔

۳ نمار وہ آواز کہ سننے والے کی طبیعت پر بوجھ فشردہ ہو۔

۴ گلوگی وہ آواز کہ جیسے بہت سے نرائغ سے پکارا جا رہا ہو۔ جس چھوٹے بڑے چند طرح کی آواز معلوم ہو۔ اور کان پریشان ہوں۔

۵ کھنکھناتی وہ آواز کہ تموجات متصل سے جس کے ہر ایک پر کچھ نہ پہونچے اور اسی طرح کی کیفیت آتی رہے۔

۶ کھین وہ کہ دو متصل مقدار تک آہنگ تمام پہونچے بے حسن کھنکھنا۔

۷ گرشن وہ آواز کہ بے متزد یا یکسر ہو۔

۸ بھکن وہ آواز کہ با نمد آواز شکستہ اور تر سے ہو۔

سایر آواز | سایر اسکی کہ بے استعمال و ورزش قادر ہو گانے پر و مقامات پر۔ اور یہ بات خلقی اور طبعی اسکی ہو۔ ایسا آہنگ دو قسم ہیں سایر و کسایر۔

سایر وہ کہ آواز ساف۔ شیریں و دلچسپ و میٹھی و عریض و نرم و قوی و بیضری ہو۔ دلچسپ لک ہو۔

اور کہ سارہ دہ کہ زبان و سمت و شکل و دل سے دورویہ آئیند کا کی سر سے باہر دیکھتی ہوئی
و بے مغز و کرکس و رشت و سخت سیار نرم و بنی و عطا فی ہو۔ پس آواز ایک لطیف شی ہے کہ شادی
و غم اس سے توام ہے۔ اگر خوش و حزین ہے تو گویا نعمت لازوال ہے اور اگر درشت و زبون ہے
تو رنج و الم سے سامعین اسکا مالا مال ہے۔ بہرحال یہ صفت سرود ساز و دار بہمال ہے یہ سب اسیکا کمال ہے

فصل دہم بیچ نقشہ و کول سر مدہ سرتی و بندھن و اوچار کہ بخربت کار او کم واقف ہین

سرود سرایان عشرت کدہ قال و داد گستران شیرین مقال سے چشم داشت ہے کہ جب ان
مقدمون کو ملاحظہ فرمائین تحقیر کہ یہ عاے خیر ہاد فرمائین یعنی سرون کے حساب مین بیٹھے کر گرفت مورچہنا
اور کلاستے نایک لوگ محروم رہے ہین بجال دم زدن نہین ہے اب سامعان و قاریان پر خلاصہ بندھن
وغیرہ واضح ہو کہ بندھن اور اوچار اسکو کہتے ہین مثلاً راگ بھیرون مین بارہ سر ہین یہ راگ سمپوران ہے تیور
و کومل سب سر لگے اور بندھن اسی کو کہتے ہین کہ اس مین کوئی سر بادی نہین ہے اور اوچار شروع کو
کہتے ہین یعنی جس سر سے شروع ہو وہی اوچار ہوا مثلاً بھیرون چار ہین چارون کے اوچار جداگانہ
ہین چنانچہ اول سدھ بھیرون کا اوچار گندھار ہے۔ دوئم پنچمی بھیرون کا کومل دہیوت سے۔
سیوم بیراگ بھیرون کا رکھاو ستے۔ چہارم کشنا بھیرون کا کومل گندھار سے۔

بس اجمالاً صدر بندھن و اوچار پیش ہے کہ حیطہ بیان مین آیا۔ اسی طرح سے ہر ایک راگ اور
راگنی و بیتر آنی اور صنوبن کا بندھن اور اوچار اپنے اپنے طور پر بدائی نہ مقرر ہے اور جملہ یہ
نقشہ ہذا سے ظاہر اور اس نقشہ سے بندھن کومل سر وغیرہ واضح بلکہ ٹھاٹھ جملہ متن کا اس سے
ممکن ہے۔

نقشہ ٹھاکین وستاریتی جو سُر اوپر سے نیچے اُترے وچڑھے۔ اور جو سُر نیچے آویں چڑھے وہ سُر اُترا ہے

نمبر شمار	آروہی	کلا	سُرت	سرمنڈلگانہ	سُر اردھگانہ	مورچھنا	آروہی		میزان مکمل مشتمل
۳	متوتر	۱	تیرا			۱ اترمند		۳	اس نقشہ میں
	تیوتر	۲	کمودنی			۲ رنجنی			فقط ایک سپتک
	تیوتر	۳	مندرکا			۳ اترایتا			لکھی ہے مگر اس کے
	متوتر	۴	چھندوتی						
۳	متوتر	۵	دیاوتی			۴ سارنگا		۳	سہ چنڈ یعنی تین
	تیوتر		رنجنی			۵ بھری کرتا			سپتک شمار کرنا
	تیوتر	۶	رکتکا			۶ اسکرانتیا			
	متوتر					۷ ایرو کرتا			چاہیئے چنانچہ یہ
۳	متوتر	۷	اودرا			۸ سریرسے		۳	سپتک ایک ستتک
	تیوتر		کردھی			۹ برناسواد			
	متوتر								
۳	متوتر	۸	بجرا			۱۰ کلوپیا		۱	وہ سپتک ہوں تین ہیں
	تیوتر		پرسارنی			۱۱ باہیکے			اور تین سپتک کے
	تیوتر	۹	پرتیتی			۱۲ پرکرشا			تین ہوتا ہیں
	متوتر	۱۰	مارجنی						
۳	متوتر	۱۱	چیتی			۱۳ سادھیا		۳	دریہ ہیں ہے۔ اور
	تیوتر		رکتکا			۱۴ کورسپنے			اگر سپتک تین دریہ
	تیوتر	۱۲	سندیپنی			۱۵ ببرا			اگر اور
	متوتر					۱۶ ایہ بالا			اگر دان سرگون سے
۳	متوتر	۱۳	الاپنی					۲	دریہ ہوتا ہے جاتا ہے
	تیوتر	۱۴	مدھنی			۱۷ سوسکھے			تو پہلا دریہ ہوتا ہے
	تیوتر	۱۵	رمیا			۱۸ پستارکا			دوسرے ہو جاتے
	متوتر					۱۹ اوسنے			
۳	متوتر	۱۶	اوگرا			۲۰ پرکرشا		۳	تین۔ سو کے سپتک
	تیوتر		چندرپنکا			۲۱ وشا			مرتب ہیں۔
									میزان کا مکمل پہلا چکر
									سا الپ ست

فصل پانزدہم در بیان بحث آنکہ شعر کے کہ متعلق ہے جواب اور کن معرکہ بیان
چھوٹے تانوں بیتوں و نقشہ جات گرام مکررہ ساتھ دیہ تروں کے

نغمہ سرایان خوش الحان و سرود پردازان لطف بیان کی خدمت میں اس ہیچمیرز کی یہ عرض ہے کہ نغمہ سازان جہان کو لازم ہے کہ اول قاعدے سُرون کے اخذ کرے۔ بعد ازاں ارادہ نغمہ پردازی کا کرے۔ چنانچہ قاعدے سُرگون کے حاصل کرنا لازم ہے اور وہ قاعدے پردہ ثانی میں مرقوم ہیں بالفعل کسی قدر بیان تانوں و چھوٹے و کن وغیرہ کا کہ وہ بھی شعبہ سُرون سے ہیں کیا جاتا ہے ایسا تصور کرنا چاہیئے کہ تانیں پردہ جان اس میں کل مخرجی شامل ہے پس واسطے حفظ کے شق کی مل جاوے اور شق اکمل کو ہر طور کی قوت درکار ہے اس میں مقدم اتقا اور نشاتیت ہے کہ یاز ہے آسکے پیدائش تانیں میں کمیت ہوتی ہے اور اسی تانیں میں چھوٹا بھی ہے اور رو کا بھی چھوٹا ہے کہ جس قدر رطانت ہو اس قدر سُر ملے کر جاوے بیچ آواز کو پہنچا دے اور پھر اس سُر کو چھوڑ کر جہان سے شروع کیا ہو اسی سُر پر ہاتھ سے بیچ کے سُر نہ لگیں یہ تو چھوٹا ہوئی۔ اور اب رو کا یہ کہ مثلاً سات سُر یا دس سُر کی تانیں کھلی یا مندی لیجاوے اور پھر نیچ تک آتا چلا آوے۔ شروع کے سُر سے اور اسی کو تو بھی کہتے ہیں اس قدر فرق ہے کہ تو کے بیچ میں کوئی تانیں پر تانیں سُرون کی یا بیتیں چلی جاوے تو بھی مندی بھی ٹھہری بیچ سُر سے آسکے بطور پہاڑ دیوار دکھائی دیوے بلکہ مندی اس کا نام پایا ہے۔ نغمہ پیدا ہوتا ہے اور تار سیدھی اندر سے سانپ نکل جاوے۔ اور کھلی اس کو کہتے ہیں کہ بیچ سُرون کی تانیں ہووے سُر آروہی و اوروہی میں معلوم ہوتے جاویں اور پہاڑ دیوار مشہور رہے۔ تانیں کھلی ہووے کھلی ہی ٹھہری یا مل سُر آسکے علیحدہ علیحدہ سوا سُر ہو۔ تانیں اور دل دکھائی سُر چھوٹے ہیں اگر اس تیزی سے لیجاوے کہ بیچ کے سُر صاف دکھائی نہ دیویں تو بھی کھلی ہی ہے۔

اوّل بیان آروہی و اوروہی

اب خیال کرنا چاہیئے کہ صورت آروہی و اوروہی کی مثل تیر کو ہل یعنی چڑے کے دانتے کے ہے۔ آروہی وہ ہے کہ جو کھرچ سے ٹیپ تک چلا جائے چڑھتا ہوا۔ اور اوروہی اسکو کہین گے کہ جو ٹیپ سے پھر کھرچ کو اترتا ہوا اُلٹا پھر آوے۔

دوئم بیان احد سر گمین

اب شائقان و نغمہ سرایان پر پوشیدہ نہ رہے کہ قواعد سرگم اُستادون کے یہان سینہ بہ سینہ چلے آتے ہین۔ جملہ قاعدے کسی کو ہرگز نہین بتاتے ہین۔ اور جبکہ ان قاعدون پر کوئی عابر ہوگیا تو جس راگ کی چیز کسی نے گائی یا آنکہ بجائی تو خود بخود اسکو وقوف اور ادراک ہوگا اور بہنگام تعلیم سیکھنے مین اُسکو دشواری سے آسانی ہوگی پس جبکہ تفہیم بندہین دلدار کی ہوئی تو باعث وقفیت سُر بہرہ دریافت ہونا اُسکو آسان تر ہوگا اور نقشہ متصور کو ہل مرکبہ حقیر مرقومہ بالا سے زیادہ تر آسانی اخذ قواعد سرگمون مین ہوگی ہر ایک درجہ بخوبی منکشف ہو سکتا ہے۔ یہ پورے تحت کاری کے ہین۔ گانیک لوگ اسمین عاری ہین۔

سیان سیوم کن مین

تصور کرنا چاہیے کہ گانے مین تان پلٹے کے واسطے اور آستائی انترے کے واسطے کن کا ہونا واجبات سے ہے تو ہر سال و قفیت کن لازم آئی۔ اور کن اُسکو لوگ کہتے ہین کہ جو ضرب ایک سُر کے درمیان مین لگے اور سُر قائم رہے اور تبدیلیت سُر نہ بگڑے اور ضرب کا لگ جانا ساتھ خوبصورتی یعنی سریلے پن کے ظاہر ہوا کرے۔ چنانچہ ترکیب لگانے کن کی یہ ہے کہ ایک سُر کو خفیف اور ثقیل کر کے دو دفعہ کہے فقط آواز سے اور نام سُر کا نہ لے اوی صدا مین سے پیدائش کن کی ہوتی ہے یعنی سُر کی جو ایک ضرب دو دفعہ کہنے کے ساتھ حکم تلفظ کے ہو وہی کن ہے خلاصہ یہ کہ جو سُر دو بار کہنے مین حسب متذکرہ بالا ایک کیفیت پیدا ہوتی ہے جیسے کہ مقدمہ مثال مین صورت بتانے کی۔ اُسی کو کن کہتے ہین پس راگ مین کن لگانا گویا معشوق ہی پیکر کو زیور مرصع پہنانا ہے اور سُر مانند راگ و راگنی وغیرہ ہے یعنی نلاق راگ ہے۔ اب بیان ہامی سُر کا

چہارم شکل سرگم ساقہ و نقشہ ہا

معہ جملہ قواعد کہ ایک حساب آردہی سے چودہ ہین اور اندرونی اور دہی یعنی قلب چودہ جملہ ۲۸ ہین
پیش سے کہ پہلے سا سے ہی شروع ہین سا سے کھرج - اور رے سے رکھب - اور گا سے گندہار - اور ما سے مدھم - اور پا سے پنچم - اور دھا سے دہیوت - اور نی سے نکھاد -

اب خلاصہ یہ ہے کہ ہم شروع سرگم اس طرح پر ہین کھرج رکھب گندہار مدھم پنچم دہیوت نکھاد - یہ شروع ہین - اور یہ نام سارے گاما دنیا کے واسطے برستش یعنی آلاپ کے بہرحال ہر واحد شایق یا اہل پیشہ کو اختیار ہے سرگم کو جو اردو کی زبان ہے قلم کرنا ہون مقدم ہے کیونکہ بغیر اسکے حصول سرگم انسان دقوق شروع سے محروم رہتا ہے - اور جو خیال فرمایا ہے کہ آسکے جو متعلقین اس کام کو کرسکے - اور بجا و بہادر کر سکے چنانچہ ابتدا کا - قلی سرگم ہے - اور سرداد شروع کی کھرج سے لیکر تمام شروع کھرج سے کرسکتے ہین بلکہ بجا سے سا آخر ہین فقط الفقط آسکے کہتے ہین اور جب کبھی وقت ہم پڑنے کا ہوتا ہے تو آخر کو نام اللہ کا لیتے ہین بلکہ واہ گرو کا راپ بھی آسکے بعد اللہ کہتے ہین تو اس سے مراد یہ ہے کہ سرگم کا سرگم پھر گیا یعنی شروع ہوئی اور نام خدا کا بھی اس آواز مین ہوگیا - لہذا اس پیشہ مین شامل ہم اعظم عامل ہے بعون ہستعان کہ ایک پیشہ دو کام - اب یہان سے نقشہ جات قواعد سرگم مرتب ہوتے ہین - شائقین نغمہ نہایت غور سے ملاحظہ فرماوین -

نقشہ اتصال قواعد سرگم آردہی سے آخر ہی اور قلب چودہ شروع کا

سا	رے	گا	ما	پا	دھا	نی	آردہی
سا	رے	گا	ما	پا	دھا	نی	قلب

۲ نقشہ قاعدہ دوم دوہے سُرون کا جملہ اٹھائیس سُرہین سرگم مین ۲۸

سارے	رے گا	گاما	ماپا	پادھا	دھانی	نی سا	آروہی
۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱

۳ نقشہ سیوم قواعد سرگم تہرے سُرون کا اسیمن چھتیس ۳۶ سُرہین ۳۶

سارے گا	رے گاما	گاما پا	ماپادھا	پادھانی	دھانی	سا	آروہی
۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱

۴ نقشہ چہارم قاعدہ سرگم چار چار سُرون کا چالیس ۴۰ سُرہین ۴۰

سارے گاما	رے گاما پا	گاما پا دھا	ماپا دھانی	پادھانی سا	آروہی
۱	۱	۱	۱	۱	۱

۵ نقشہ پنجم پانچ پانچ سُرون کا سرگم ہر خانہ مین جملہ سر بشرح بالا ۵۰

سارے گاما پا	رے گاما پادھا	گاما پادھانی	ماپادھانی سا	آروہی
۱	۱	۱	۱	۱

۶ نقشہ ششم چھ چھ سُر ہر خانہ مین - جملہ چھتیس ۳۶ سُر کا سرگم ہے ۳۶

سارے گاما پادھا	رے گاما پادھانی	گاما پادھانی سا	آروہی
۱	۱	۱	۱

۷ نقشہ ہفتم سات سُر ہر خانہ مین جملہ اٹھائیس ۲۸ سُر کا سرگم ہے

سارے گا ما پا دھا نی	رے گا ما پا دھا نی سا	آروہی
۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷	۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷	اوروہی

نقشہ سرگم بطرز ثانی درجۂ دوم سات درجہ کا بموجب طریقہ بالا دہرے سُرون سے شروع ہے

۸ جملہ بتیس سُر

س س	رِ رِ	گ گ	م م	پ پ	دھا دھا	نِ نِ	آروہی
۱ ۱	۲ ۲	۳ ۳	۴ ۴	۵ ۵	۶ ۶	۷ ۷	اوروہی

نقشہ قاعدہ دوم اس سرگم مین تین سُر جملہ بیالیس ۴۲ سُر ہین

۹

سا سا	رے رے گا	گا گا ما	ما پا	پا پا دھا	دھا دھا نی نی سا	آروہی
۱ ۱	۲ ۲ ۳	۳ ۴ ۵	۵ ۶	۶ ۷ ۱	۱ ۲ ۲ ۳ ۳	اوروہی

نقشہ قاعدہ سیوم اس سرگم مین چھ چھ سُر جملہ بہتر ۷۲ سُر ہین

۱۰

سا سا رے رے گا گا	رے رے گا گا م م	گا گا م م پا پا	م م پا پا دھا دھا	پا پا دھا دھا نی نی	دھا دھا نی نی سا سا	آروہی
۱ ۱ ۲ ۲	۲ ۲ ۳ ۳	۳ ۳ ۴ ۴	۴ ۴ ۵ ۵	۵ ۵ ۶ ۶	۶ ۶ ۷ ۷	اوروہی

نقشہ قاعدہ چہارم آٹھ آٹھ سُر کا ہے اس قاعدہ سرگم مین اسّی ۸۰ سُر ہین

۱۱

سا سا رے رے گا گا ما ما	رے رے گا گا ما ما پا پا	گا گا ما ما پا پا دھا دھا	ما ما پا پا دھا دھا نی نی	پا پا دھا دھا نی نی سا سا	آروہی
۱ ۱ ۲ ۲ ۳ ۳ ۴ ۴	۲ ۲ ۳ ۳ ۴ ۴ ۵ ۵	۳ ۳ ۴ ۴ ۵ ۵ ۶ ۶	۴ ۴ ۵ ۵ ۶ ۶ ۷ ۷	۵ ۵ ۶ ۶ ۷ ۷ ۱ ۱	اوروہی

۱۲ نقشہ پنجم دس دس سُر کا ہے۔ اِس قاعدہ سرگم مین بھی اسّی سُر ہین

سا سا رے رے گا گا ما پا پا	رے رے گا گا ما پا پا دھا دھا	گا گا ما پا پا دھا دھا نی نی	ما پا پا دھا دھا نی نی سا سا	آروہی
۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰	۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰	۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰	۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰	۱۶ ۱۷ ۱۸

۱۳ نقشہ ششم بارہ بارہ سُر کا ہے۔ اِس سرگم مین بھی بہتر سُر ہین

سا سا رے رے گا گا ما پا پا دھا دھا	رے رے گا گا ما پا پا دھا دھا نی نی	گا گا ما پا پا دھا دھا نی نی سا سا	آروہی
۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲	۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴	۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶	۱۶ ۱۷ ۱۸

۱۴ نقشہ ہفتم ہر خانہ مین چودہ چودہ سُر ہین اس سرگم مین جملہ چھپن ۵۶ سُر ہین

س س ر ر گ گ م م پ پ دھ دھ	ر ر گ گ م م پ پ دھ دھ ن ن	آروہی
۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴	۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸	۱۶ ۱۷ ۱۸

اب تصور فرمانا چاہیے کہ درجات آروہی و اوروہی کے چھ سو چھیاسٹھ ۶۰۰۶ درجہ ہین کچھ یاد کرنا انکا امر دشوار نہین ہے الّا فائدہ کثیر ہے آگے اِس سے ایک نقشہ گرامون کا جسکا بیان و نقشے رقم ہو چکے ہین اور ترتیم ہوتا ہے ذہن ناقص مین یہ آیا کہ شاید تینون سپتک کا حال ایک سپتک کے نقشے سے کسی کی فہم مین نہ آیا ہو تو اس نقشہ سے کہ دونو طرح کے گرام اس مین مندرج ہین بخوبی دریافت کرسکے۔ اور دونو نقشون سے ستائیس سُر برآمد ہوتے ہین کسی طرح کا فرق دونون مین نہین ہے فقط اوچار کا اور شمار سُرون مین بیشک تفرقہ ہے مگر چونکہ دونو طریقے درست و بکار آمد ہین لہذا مندرج رسالہ ہذا کیے گئے۔ علاوہ بریں یہ نقشہ بھی سُر بہودہ کے خالی از قواعد سرگم نہین ہین۔

نقشہ گرام ہر سہ سبتک از روئے حساب سُرہائے ہفتگانہ دو طور کا ایک مین ہے

۳	۳۱	۳۱	۳۶	۳۶	۳۸	۳۹	۳۰ میزان ماخذ
۳	۳۱	۳۱	۳۶	۳۶	۳۸	۳۹	۳۰ میزان ماخذ

فصل دوازدہم[۱] بیان آروہی وادوہی اور چار وبادی اور تینون درجہ تیور اور تینون درجہ کومل سُرون مین ساتھ دو[۲] پرون کے

پردۂ اوّل بمقدمہ چار وبادی کے

نغمہ سرایان چمن سخن و زمزمہ سنجان شاخسان سخن پر پوشیدہ نرہے کہ مغنیان حال مین دربارۂ بادیہاے بڑا اختلاف ہے۔ یہ امر تحقیقات طلب ہے۔ خلاصہ کرنا اسکا دشوار تر تھا۔ مگر چونکہ زبان بھاکھا و سنسکرت سے بغیر پنڈت بیاکرنی دشوار ہے اِلّا حل مطالب اسکا جناب بابو صاحب کہ عالم و عامل علم بیاکرن و بیدانت ہین و بیدانت بکسر بائے وسکون یائے و بفتح دال مہملہ و سکون الف و نون مخفف و بالفتح تمامے لفظ ہندی ہے اُن سے بخوبی حل مشکل لاحل ہوئی۔ اب تصور کرنا چاہیئے کہ یہ چار بادیان ہین۔ اوّل بادی۔ دویم بیبادی۔ سیوم سم بادی۔ چہارم سم بادی۔

اوّل[۱] تو زبان ہندی مین بادی مخالف کو کہتے ہین۔

دویم[۲] بیبادی زیادہ مخالف کو یعنی بڑے دشمن کو کہتے ہین۔

سیوم[۳] سم بادی برابر کے مخالف کو کہتے ہین۔ اور لفظ سم کو کہ زبان سنسکرت ہے مگر عوام مین بھی سم ہوجانا مشہور ہے کہ برابر کو کہتے ہین اور بادی بے بادی بلفظ باو بیباد بھی مشہور ہے۔

چہارم[۴] ان بادی عدم مخالفت کو کہتے ہین۔ اُن سے مراد نہی یعنی انکار سے ہے پس جو سُر کہ ان بادی ہے اُسکو مخالفت نہین ہے بلکہ یک گونہ علاقہ محبت سے ہے آ یعنی جس راگ مین لگتا ہے وہ قایم رہتا ہے اور وہ تینون بادی مخالف ہین اور تعلق رکھتے ہین سُرت وغیرہ سے۔ پس جبکہ سُرت وغیرہ پوری شامل ہوگئی تو یہی باعث ہے مبدّل ہونا صورت راگ یا راگنی۔ باوجود ہونے ایک بندھن کے یعنی ایک ہی سُرون کے ٹھاٹھ مین جو دو راگ جداگانہ

ہوکر جو بنتے ہین تو فقط باعث مائل ہونے سُرت وغیرہ کے پس جس حالت مین المرقام نہ رہا تو وہ سُر بے سُرا ہوا اور جو دوسرا سُر شامل ہوگیا تو صورت راگ مین تجاوز اور تفاوت ہوا یعنی عداوت صریح ظاہر ہوئی تو بہرحال تینون بادیان اُس مین آگئین مثلاً تو مثلاً کسی سُر کی چار سرت ہین اور اُسکی تین سُرت کسی راگ مین لگین تو اُس حالت مین اترو مقام باعث عرصۂ اقل کے دوسرے سر کا لاریب آیا پس اُسکا شمار یادی مین کیا جائیگا کس واسطے کہ تین سُرت ایک طرف یعنی ایک ہی سُر مین لگین اور ایک رہگئی تو وہ زبردست نہین ہے دوسرا سُر اپنی طرف کھینچ سکتا ہے یہان پر مراد قلت و کثرت سے ہے یا آنکہ بعض سُر اور وہی مین شامل ہوجاتا ہے تو وہ بیادی مین شمار کیا جائیگا کیونکہ وہ بڑا مخالف ہے۔ اور جو سُر کہ زور مین لگ گیا وہ سم بادی مین شمار کیا جائیگا۔ خلاصہ یہ کہ بھاکھا و سنسکرت مین یاد اور بے یاد لڑائی سخت اور آن اور جہان کہین فساد نہین ہے وسم یاد برابر کی لڑائی کو کہتے ہین۔

پردہ دوم بیان آروہی اور اوروہی مین

سامعین و شائقین زمان پر مخفی نہ رہے کہ آروہی اُسکو کہتے ہین یعنی جو سُر کہ کھرج سے نکھاد کو چڑھے چنانچہ ستار مین طرف تونبہ کے اور رباب مین طرف کرہا کے اور کرہا اُسکو کہتے ہین جو بین مین نیچے اور پر تونبہ کے ڈانڈ مین بشکل طاؤس لگتا ہے۔ اور دُم اُس کی دھان قبل کی ہوتی ہے۔ بجا سے کھرج ستار اور رباب وغیرہ تار رہتے ہین وہ آروہی ہوئی۔ اور اوروہی اُسکو کہتے ہین جو اُلٹا پھراوے۔ کرہے سے طرف کھونٹیون کے۔ اور تیور چڑھے کو اور کومل اُترے کو کہتے ہین۔

چنانچہ جملہ چھ درجے تیور و کومل کے ہین۔ یعنی تیور تر تیور تم تیور اور کومل ادھ کومل سکاری بس اسی طرح سے تین سپتکون مین یہ درجے متعین ہین۔ بیان مشرح اول ہو چکا ہے۔

فصل سیزدہم[۱۳] بیان چند قواعد سرگم ایجاد حقیر و قاعدہ سرگم مہادیو و قواعد نقشہ ہائے حروف مفردات سُر ہائے کہ جس سے سرگم ہر راگ وغیرہ بآسانی بن سکے

شائقین و نغمہ طرازان پر مخفی نرہے کہ اس حقیر نے یہ چند قاعدے سرگمون کے واسطے آسانی مبتدیین کے ایجاد کئے ہین کہ جلد تر فہم مین آجاوین ۔ شائقین کو مناسب ہے کہ بعد اخذ سات سُرون کے اوّل یہ قاعدے منقوش لوح سینہ کرین کہ جسمین اور قاعدے جو اوپر مرقوم ہو چکے ہین اُنکے سیکھنے مین دشواری نہ ہو۔ مناسب ہے کہ پہلے سات سُر اخذ کرکے اِن قاعدون مین سے دو گنے کھرج یعنی سا سا سے شروع کرین اور ہر جگہہ اوّل کھرج سے شروع کیا کرین ۔

نقشہ سرگم قاعدۂ اوّل کا از روے آرو ہی اور وہی پینتیس[۳۵] سُرون کا ہے

سا رے	سا رے گا	سا رے گا ما	سا رے گا ما پا	سا رے گا ما پا دھا	سا رے گا ما پا دھا نی
۱	۲	۳	۴	۵	۶

نقشہ دوم چھتیس[۳۶] سُر اس سرگم مین از روے حساب کے ہین

سا رے سی	گا رے سا	ما گا رے سا	پا ما گا رے سا	آرو ہی واورو ہی
دھا پا ما گا رے سا	نی دھا پا ما گا رے سا	سا نی دھا پا ما گا رے سا		

نقشہ سیوم ترپن سر کا ہے و اس نقشہ مین تین طرح کے قاعدے سرگم کے ہین

سا	رے سا	گا سا	ما سا	پا سا	دھا سا	نی سا
سا سا	سا رے سا	سا گا سا	سا ما سا	سا پا سا	سا دھا سا	سا نی سا
سا سا	رے رے	گا گا	ما ما	پا پا	دھا دھا	نی نی

اسی طرح سے تینون سپتکون کو خیال چاہیئے اور جس حرف پر کہ زیر ہے وہ سُر کومل ہے اور جس حرف پر زبر ہے وہ سُر تیور ہے اور حرف سے مراد سُر ہے گو کہ قاعدے صاف ہین مگر احتیاطاً ترتیب قلم کرتا ہون کہ ان طریقون مین ہر جگہ ہر سُر کے بعد چھوٹ ہے یعنی اوّل چڑھو کے پھر شروع کے سر پر پلٹ آنا پڑتا ہے تو مناسب ہے کہ آروہی اور اوروہی کا اور چھوٹ کا بہر حال خیال رکھے۔ چاہیئے کہ بعد اخذ سُر ہفتگانہ ان قاعدون کو اگر کوئی شخص عمل مین لاوے تو بیشک و شبہہ فائدہ عظیم اُٹھاوے۔ علاوہ برین ایک قاعدہ سرگم ایجاد مہادیو جی کہ دریا کو ایک کوزہ مین بند کیا ہے اور اس علم موسیقی کا موجد بھی مہادیو ہے بہت بکار آمد ہے۔ گو کہ مشہور ہے الّا احتیاطاً رقم ہوا۔

نقشہ ایجاد مہادیو اس سرگم مین تین درجے چوتیس سُرون کے ہین

۱	سا سا	رے سا	آروہی واوروہی
۲	سا رے گا رے سا	سا رے گا ما پا دھا پا ما گا رے سا	ایضاً
۳	سا رے گا ما پا دھا نی	۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	ایضاً

چشمداشت کہ جو شائقین مائل سمت اخذ قواعد مذکورہ ہون یا ملاحظہ مین لائین حقیر کو بدعائے خیر یاد فرمائین

پردۂ دویم پیچ مقدمہ خانہ پری دو نقشون کے جس سے سرگم راگ و راگنی با سانی بن سکین

ناظران و ترانہ سنجان پر واضح ہو کہ حقیر نے دو نقشے ایجاد کئے ہین واسطے آسانی ترکیب سرگم ہر ایک راگ وغیرہ کے نقشہ اوّل چولنٹھ خانہ کا۔ دوسرا ایک سو اٹھتر خانہ کا۔ چنانچہ دونون نقشون مین آڑا و سیدھا بطور نقش کے جس طرف سے شمار کرے تو ہر ایک طرف سے راگ یا راگنی کا سرگم نکل آئیگا اور رسالہ ہذا مین کل نقشہ جات وغیرہ مرکبۂ فقیر ہین۔ چاہیے ماہران فن موسیقی سہو پر اصلاح فرمائین اور ان نقشون سے لاگہا سے اکرت و بکرت وغیرہ نکل سکتا ہے۔ مگر مخصوص نقشہ ہذا سے کہ فقط چولنٹھ

اسی خانہ کا ہے راگہائے سمپورن کی کم گنجایش ہے - اب تصور کرنا چاہیے کہ یہ جو حروف مفردات ہین یہ سُر ہین از روے قواعد سرگم - اور جو حرف بالکسر ہے وہ سُر کومل یعنی اُترا ہے - اور جس حرف پر فتحہ ہے وہ سُر تیور یعنی چڑھا ہوا ہے - اور شمار نقشہ ہذا ہر چہار طرف سے ہے - اور ہر سُر سے ہر سُر کی چھوٹ ہے - چنانچہ سُر سے سُر اور رکھب سے رکھب اور گندہار سے گندہار اور مدہم سے مدہم اور پنچم سے پنچم - اور دیوت سے دیوت اور نکھاد سے نکھاد تک یعنی ہر سر کے جو اوّل ہے وہی سُر ثانی بمنزلہ ٹیپ ہر ایک کے مقابلہ مین ہو جاتا ہے - بہرحال فہم و ادراک چاہیئے -

نقشہ چوسٹھ خانہ اس نقشے سے سرگم راگہائے مذکورہ بن سکتے ہین

سَ	رِ	گَ	مِ	پَ	دَھا	نَ	سَ
رِ	گَ	مِ	پَ	دَ	نَ	سَ	رِ
گَ	مِ	پَ	دَھا	نَ	سَ	رِ	گَ
مِ	پَ	دَھا	نَ	سَ	رِ	گَ	مِ
پَ	دَھا	نَ	سَ	رِ	گَ	مِ	پَ
دَھا	نَ	سَ	رِ	گَ	مِ	پَ	دَھا
نَ	سَ	رِ	گَ	مِ	پَ	دَھا	نَ
سَ	رِ	گَ	مِ	پَ	دَھا	نَ	سَ

اب تصور کرنا چاہیئے کہ نقشۂ اوّل کے مطابق اس نقشہ کے ارکان ہین بس مثل اُسکے نقشہ ہذا سے بھی سرگم ہاے راگ و راگنی وغیرہ بموجب تذکرۂ بالا بنالے - اور اس نقشہ مین ایک سو اُنہتر ۱۶۹ خانہ ہین راگہاے سمپورن وغیرہ تیور کومل سُرون کے سرگم باسانی نکل سکتے ہین اور مانند اولی ہر ایک سُر تیور

کومل بالکسر و بالفتح قیاس کرلے

نقشہ امکیسوانہتر خانہ دربارۂ استخراج راگ و راگنیہائے ہیمون وغیرہ کے تسرگم

سَ	رِ	رَ	گِ	گَ	مِ	مَ	پ	دِھا	دَھا	نِ	نَ	سَ
رِ	رَ	گِ	گَ	مِ	مَ	پ	دِھا	دَھا	نِ	نَ	سَ	رِ
رَ	گِ	گَ	مِ	مَ	پ	دِھا	دَھا	نِ	نَ	سَ	رِ	رَ
گِ	گَ	مِ	مَ	پ	دِھا	دَھا	نِ	نَ	سَ	رِ	رَ	گِ
گَ	مِ	مَ	پ	دِھا	دَھا	نِ	نَ	سَ	رِ	رَ	گِ	گَ
مِ	مَ	پ	دِھا	دَھا	نِ	نَ	سَ	رِ	رَ	گِ	گَ	مِ
مَ	پ	دِھا	دَھا	نِ	نَ	سَ	رِ	رَ	گِ	گَ	مِ	مَ
پ	دِھا	دَھا	نِ	نَ	سَ	رِ	رَ	گِ	گَ	مِ	مَ	پ
دِھا	دَھا	نِ	نَ	سَ	رِ	رَ	گِ	گَ	مِ	مَ	پ	دِھا
دَھا	نِ	نَ	سَ	رِ	رَ	گِ	گَ	مِ	مَ	پ	دِھا	دَھا
نِ	نَ	سَ	رِ	رَ	گِ	گَ	مِ	مَ	پ	دِھا	دَھا	نِ
نَ	سَ	رِ	رَ	گِ	گَ	مِ	مَ	پ	دِھا	دَھا	نِ	نَ
سَ	رِ	رَ	گِ	گَ	مِ	مَ	پ	دِھا	دَھا	نِ	نَ	سَ

مقام غور ہے کہ نقشہ ہذا مین جمیع حروفون پر فتحہ و کسرا ہے اور حرف سین اور حرف پے جو خالی ہے تو اس سے یہ مراد ہے کہ سین حرف سُر کا ہے جسکو کھرج کہتے ہین اور حرف پے کا پنچم سُر ہے۔ یہ دونون سُر متحرک نہین ہین کس واسطے کہ کھرج مثل زمین کے ہے اور پنچم نائب کھرج ہے یعنی عکس کھرج کا رکھتی ہے لہذا لفظ نیابت کی بطور خطاب نسبت اُسکے واجب آئی یہ دونو سر لاجم ہین۔ لہذا فتحہ و کسرہ سے خالی رہے اور جو خیال فرمائیے تو حق یہ ہے کہ یہ صورت اچل ٹھاٹھ کی ہے کیونکہ تیور

کومل بارہ سر موجود ہین اور جہان سات ہی سُر موتے ہین مثل ٹھاٹھ ستار وغیرہ مین تو اُن مین سے سُرون کے پردون کو حرکت دے کے تیور کومل کر لیتے ہین مگر کھرج اور پنچم کو کسی طرح سے حرکت نہین ہے۔

پردہ سیوم دربارہ بنا لینے سرگم ہر ایک راگ راگنی یا سامی موجب قاعدہ ہذا

سلیقہ شعاران نغمہ طراز و قاریان۔ امعان باامتیاز پرتفی و مجتب نر ہے کہ حقیر نے اس پردہ مین بنا کر نے سرگم کے حسب خیال و ذہن ناقص اپنے کے بیان کیا ہے۔ مقام انصاف ہے کہ ہر ایک گانے والا سرگم ایجاد نہین کر سکتا ہے بجز تمت کار سلیقہ شعار یا آنکہ جو شخص واقف کار سُر پہچان کا ہو اُس سے ممکن ہے۔ ہان یہ ایک طریقہ مقتضی رائے حقیر ہوا ہے گویا دریائے قہار کو زہ صفار مین بند کیا ہے وہ یہ ہے کہ اول ستار سیکھے جبکہ دس پانچ گتون پر حاوی ہو جاے تو خواہ مخواہ از خود ہاتھ مین ایک طاقت آجاتی ہے اُس وقت گت حسب استعداد اپنی کے باندھ سکتا ہے۔ مگر اس کام مین بھی اختد کرنا قواعد سرگم فصل یازدہم پہلے لازم تر ہے تو بہر حال خیال چاہیئے کہ جو سرگم کسی راگ یا راگنی کی بندش مین آئے اُنکو شمار کرے۔ رہی تال اُس مین اپنا اختیار ہے جس تال کی چاہے گت باندھ لے وہی سرگم ہو گیا لیکن آستائی اور انترا دونو باندھے اور ستار مین انترے کو توڑا کہتے ہین۔ اب خلاصہ یہ ہے کہ جس راگ یا راگنی کا سرگم بنانا منظور ہو تو اُس گت کے بول ٹکڑا یا ٹکڑا یا ٹکڑون ہین سب شمار کرے تو اول آستائی کے بول جو گت مین ہوتے ہین۔ دوم توڑے کے بول کہ بمنزلہ انترا ہوتا ہے خیال کرے۔ مگر سرگم مین ڈاڑا وغیرہ نہ کہے جس قدر سُر ہون اُنہین سُرون کا نام قائم رکھے یعنی جس پردے پر جو بول پڑے تو اُس بول کا نام نہ لیوے جو پردہ جس سُر کا ہو وہان پر اُس سُر کا نام لے۔ سرگم بخوبی باسانی تمام بندھ جائیگا فقط تیسرتال ولے مقدم جانے۔ اور ایک گت مین دو دو تین تین توڑے ہوتے ہین بس اول شروع آستائی ہوئی اور توڑا دوسرا اور پہلا انترا دستچائی و اخیر کا توڑا بمنزلہ آبھوگ ہوگا۔ اسی طرح سے جو چاہے حسب استعداد معلومات اپنی کے بموجب قاعدہ ہذا سرگم

بنا لے اور کیا عجب ہے کہ اُستادان زمانہ حال مقال اس بے پر و بال کا پسند خاطر فرماوین۔ اور مضمر اصلاح بخیال تبادلہ تاخن طعن و حسد لوح سینہ اودں اپنے مین نہ لاوین حقیر نے یہ طریقے صرف واسطے آسانی مبتدیان کے نکالے۔ اور نیز یہ کہ اس دار نا پائدار مین ایک یادگار رہے۔ یہان سے قواعد دوسرے سرگمون کے ختم ہوے۔ الّا اس ہیچمیرز نے بڑی دوسری دجانفشانی سے ان طریقون کو ترکیب دیا ہے۔ اگر کسی کو شوق گانے یا مرثیہ خوانی کا ہو تو اوّل ان قاعدون کو حاصل کرے۔ کس واسطے کہ حقیر نے کوئی امر تحقیقات کا حتی الامکان باقی نہین رکھا۔ مناسب ہے کہ پہلے ریاض اور محنت و مشقت شاقہ سے قواعد سرگم پر حسب ہدایت افصال مرقومۂ بالا عبور کامل حاصل کرے پھر ارادہ ثانی پر قدم رکھے الّا پرہیز حرص و ہوا بھی واسطے اس کار کے درکار ہے۔

باب دوم

پنج بیان مقدمہ راگ مشتمل اوپر گیارہ فصلون کے معہ پردہ ہائے

فصل اوّل بیان تاثیر راگ مین معہ چار پردون کے

پردۂ اوّل

بلبل نغمہ ساز بوستان خوبی شاخ مطلب پر یون ترانہ سنجی کرتی ہے کہ بزمانہ پیشین ہر ایک راگ و راگنی با تاثیر ہوتے تھے۔ چنانچہ تا زمانۂ حال یہ بات زبان زد خلائق ہے کہ۔

اول بھیرون راگ کے گانے سے بغیر اعانت اعدے کو لہو از خود بہتا تھا۔

دویم مالکوس کے گانے سے پانی بہتا ہوا از خود بند ہو جاتا تھا۔

سیوم ہنڈول کے گانے سے جھولے کو خود بخود حرکت ہوتی تھی یعنی بغیر از جھولاے از خود جنبش مین آتا تھا۔

چہارم دیپک۔ اس راگ کے گانے سے آتش از خود مشتعل ہوتی تھی یعنی آگ لگ جاتی تھی یہان تک کہ چراغ وغیرہ خود بخود روشن ہو جاتے تھے۔

پنجم سرپراگ کے گانے سے وحوش وطیور بیہوش ہو جاتے تھے اور انسان کا کیا مذکور ہے یہ تو سب سے زیادہ نرم دل ہوتا ہے۔

شش شم میگھ راگ کے گانے سے از خود پانی برسنے لگتا تھا۔

باسوائے ان چھ راگون کے اور راگون مین بھی تاثیر تھی۔ اور جو کہ راگون کے پتر کہلاتے ہین باقی اور راگنیون مین بھی تاثیر تھی چنانچہ

سوہنی گانے سے پانی کا برسنا بند ہوجاتا تھا۔ اور ٹوڑی گانے سے ہوا کا چلنا مسدود ہو جاتا تھا۔ اور سارنگ گانے سے حیوان وانسان پریشان وحیران بلکہ سکتہ ومحویت مین ہوجاتے تھے اور زلیف ایجاد امیر خسرو قدس سرہٗ گانے سے نبو برگ سبز درختان خشک مین ہوجاتی تھی علی ہذا القیاس تازگی دلہاے سامعین فوراً ہوتی تھی اور پوربی کہ ایجاد امیر ہے اور حضرت نظام الدین اولیاء کو ازحد مرغوب تھی اسکے گانے سے پتھر موم ہوجاتا تھا چنانچہ حضرت امیر خسرو صاحب جمیع راگہاے سابق وحال مصنفہ خود پر حاکم مثل دیوتاے پیشین تھے۔

پردۂ دوم بیان تاثیرات گانے مین ناظران وسامعین ترانہ سنجان پر واضح ہو کہ اگلے نائکون مغنیان سابقین کلاونت وقوالان

مین سب باکمال تھے اور ہر ایک راگ ہندی پر قابض ومتصرف تھے۔ چنانچہ عہد اکبر شاہ غازی مین فقط میران مدھ نایک نایک ہند عامل جملہ راگ وراگنیون کے تھے اور باقی سب گایک دو دو ایک ایک راگ کے حاکم تھے نہ ایک نہ تھے یعنی ہر ایک کے گانے مین تاثیر تھی مثل عمل کے جو راگ جسکے قابو مین ہوگیا اُسکا وہ عامل رہا۔ چنانچہ مانسین کے میگھ گانے سے پانی برستا تھا۔ اور بیجو باورے کے دیپک گانے سے چراغ جل اُٹھتے تھے اور آگ لگ جاتی تھی۔ اور راجہ سموکھن سنگھ کے سری راگ گانے سے جانوران وغیرہ بیہوش ہوجاتے تھے۔ اسی طرح سے برج چند دوسری چند وگوپال بیجل وغیرہ کے گانے سے اُس عہد مین تاثیر تھی۔ اور خیال کے گانے والے خاندان ومریدان حضرت امیر خسرو قدس سرہٗ سے سلطان شرقی کے پوربی گانے مین۔ اور باز بہادر کے زلیف گانے مین اور چاند خان کے

سوہنی گانے مین - اور کبیر کے باگیسری گانے مین اور چندر سین کے جاجونتی گانے مین اور سورج کے رام کلی گانے مین چنانچہ ہر ایک کے گانے مین حسب مرقومۂ بالا تاثیر تھی - چنانچہ قوال لوگ نہایت خوش سلیقہ و خوش رنگ تھے -

پرہ سیوم بیان تاثیر گانے مین ترانہ سبحان جال معہ اہل کسب و رؤسائے عظام بتصریح

سامعین سرود سرایان و شائقین نغمہ پردازان پر پوشیدہ نرہے کہ فی زمانہ تاثیر گانے مین اس عہد کے گانے والون مین اس قدر لاریب دیکھی کہ ہنگام الاپ یا گانے کے لوگ سامعین عالم محویت مین بیہوش نظر آئے یا آنکہ گریہ و زاری سے پھر سکوت مین آگئے اور تاثیرات متذکرہ بالا تو عالم بالا سے کہین خواب و خیال مین بھی نہ دیکھی اور نہ سنی -

اوّل - بابو رام سہائے صاحب کہ جنکی تعریف جناب قبلہ و کعبہ سید میر علی صاحب مغفور نے باین صراحت فرمائی کہ فی زمانہ دو شخص اچھے ویکتائے زمانہ سنے - ایک شخص خیالیا مسمّی امانج دہلی اُستاد خیال - ثانیاً بابو رام سہائے صاحب ہمہ دان نائک ہندیین - چنانچہ حقیر اُسی زمانہ سے اُنکا مشتاق تھا - جبکہ اتفاق سننے کا ہوا تو سبحان اللہ ایسے کمل و عالم کی تعریف اُنکو بلاز تعریف پایا اور واقعی ایسے بوکیلا ن کے سُننے کے واسطے ایک لیاقت چاہیئے -

دویم - خود جناب میر علی صاحب مغفور کہ اپنے عہد کے نائک زمانہ تھے -

سیوم - بی رحیمن بائی صاحبہ -

چہارم - نواب سلطان علی خان صاحب بہادر مرحوم

پنجم - نواب حسین علی خان بہادر -

ششم - محمد خان خیالیئے -

ہفتم - شادی مرحوم ولد میان گامون -

ہشتم - امیر خان بین کار -

نہم - یوسف خان و وزیر خان

دہم - محمد علیم اللہ خانصاحب باموں راوی -

یازدہم - محمد دلاور علی نصاحب والد مغفور راوی -

دوازدہم - محمد فضل امام خان مرحوم برادرم کوچک -

یہ لوگ باتاثیر سنے بیشک ان لوگون کو باتاثیر پایا اور بہت سے لوگ بے مغز سے بھی دیکھنے مین آئے علاوہ برین اوّل میر احمد صاحب عظیم آبادی شفقت و عنایت فرمائے بندہ متاخرین مین بہت مغتنم تھے اب ایسا بھی ہونا دشوار ہے - اور دوم مہر الدولہ زکی علی خان عرف میرزکی صاحب کہ اُن سے اور اِس حقیر سے نہایت بے تکلفی تھی - خلوت مین اکثر سود وغیرہ سُنے - فی الحقیقت ایسا حسن صوت اور محویت کم سنے ہین - اگر کسب و قابلیت موسیقی مین ادنیٰ توجہ فرماتے تو غضب برپا کرتے خدا بیش بیامرزد اور تالیفین نے اپنے دہر پد مین تاثیر راگ یون بیان کی ہے کہ سری راگ گانے سے درخت خشک ہو جاتے ہین - اور مالکوس گانے سے پتھر پگھل جاتے ہین اور راگون کی تاثیر مطابق بیان کے ہے پس بدانست بندہ قول تالیفین پایۂ اعتبار سے ساقط - کیونکہ اول تو برخلاف شاستر کہا - دوم ظاہر ہے کہ مطابقت سب راگون کی کسی طرح نہین ہو سکتی ہے - مگر تعجب ہے کہ ایسے باکمال کا کلام غلط ہو بہرحال غلطی کاتب یا معنّی پائی جاتی ہے اور اہل مت نے مالکوس مین بند ہونا پانی بہتے ہوے کا اور سری راگ مین بیہوش ہونا وحوش و طیور جو بیان کیا ہے لاریب تحریر اہل مت لائق اعتبار ہے -

پردہ چہارم در بیان تاثیر راگ مین اور طریقہ پر

نغمہ سرایان پر مخفی نہ رہے کہ مقدمہ موسیقی مین برابر اختلاف چلا آتا ہے - علاوہ موسیقی جمیع علوم مین اختلاف و تفرقہ ہے مگر بہرحال سند کلام متقدمین لینا چاہیے یعنی خلاصۃ العیش و نغمات یوسفی و سنگیت درپن و سنگیت سار والے

نے بکلی دربارۂ تاثیر راگ یون بیان کیا ہے ۔

کہ بیسر دن سے کہ اسوار خود بھرتا تھا اور بالکوس سے اندھیرے مین روشنی ہوجاتی تھی یعنی دن کو آفتاب پوقت نکل آتا تھا اور شب کو چاندنی پھیل جاتی تھی ۔ اور ہنڈول گانے سے لالہ وگل سرسبز ہوتے تھے اور جھولا بھی خود بخود جھولتا تھا ۔ اور میگھ گانے سے بارش از خود ہونے لگتی تھی ۔ اور دیپک گانے سے خود بخود آگ لگ جاتی تھی چنانچہ دیپک گانا منسوخ ہوا بجاے اُسکے کھٹ جاری کیا گیا ۔ اور کھٹ پانچ کو کہتے ہین سو کھٹ راگ مین چھ رنگ ہین اس سے ایک لذت پیدا ہوتی ہے ۔ اور اثر سوختگی دیپک نے زائل ہوگیا ۔ اور سری گانے سے ایک آندھی سیاہ آجاتی تھی متقدمین نے تاثیر راگ اس طور سے بیان کی ہے سو فی الحقیقت آسکے ہر ایک طرح کی تاثیر تھی ۔ اب فی زمانہ وہ سب تاثیرین بیک قلم موقوف ہین کسی قدر مثل محبت باگریہ دیکھا باقی رہی ہے ۔ ومنجملہ اُنکے چند صاحبون نے اس جہان فانی سے رحلت فرمائی اور چند صاحب باقی یادگار زمانہ ہین خداوند تعالیٰ سلامت رکھے ان کو بدستور ہمیشہ ۔

فصل دوم دربارۂ موقوف ہوجانے فی زمانہ تاثیر راگہاے

سانتین پردون کے

پردۂ اوّل | تراشہ بیان غوث زمان و قطب سرایان تاج الحان پر واضح ہو کہ علم موسیقی کو اہل ہند نادکہتے ہین اور نادسے مراد ہندی آواز ہے ۔ اب چہال فرمانا چاہیے کہ اُنکے یہان ایک صدا اونگ آتی تھی کہ پہلے ذکر اسکا ہو چکا ہے ۔ بہرحال مہادیو جی نے ترکیب دے سُر قائم کئے اور پھر اُن سے راگ پیدا ہوے اور ہر ایک راگ یا تاثیر رکھتے اور فی زمانہ وہ تاثیر موقوف ہے تو کیا

باعث ہے اور صورت حال اور عمر وغیرہ ہر ایک راگ و راگنی کی بیان کی۔ الاّ آجتک یہ کسی صاحب نے سپرد خامہ نہین کیا کہ راگ حیوان ہے یا از قسم انسان جو ہیئت کذائی رکھتا ہے یا از قسم اجناس ہے کہ نظر سے معدوم رہتا ہے نہین لکھا جس سے استفسار اس امر کا کیا اُس نے مہر سکوت لبہائے اظہار پر کی۔ اور ہنگام سوال کسی نے جواب صاف بدلائل کامل نہ دیا اور نہ کسی اہل کتاب نے جو بعد وفات دیوزاد ان و نائکان تصنیف ہوئین سبب موقوف ہونے تاثیرات ہین ترقیم کیا۔ الاّ اس چیز کے ذہن ناقص مین جو آیا اُسکو زبان قلم و زبان پر لایا کیا عجب ہے کہ قاریان و سامعان کی خاطر لطف ہین رائے ناقص حقیر پسند آئے۔ اوّل یہ کہ جو سابق مین تاثیر تھی اور اب برطرف ہے تو باعث عدم تاثیر راگ بدانست فقیر یون ہے کہ آگے نایک و دیوزاد وغیرہ اس علم کو عبادتاً کرتے تھے لہذا ہر ایک راگ پُر اثر ہوتا تھا اور اب زور و نفسانیت کا دخل زیادہ ہوا۔ اس واسطے راگ بھی خالی از تاثیر ہو گئے۔

دوسرے یہ کہ حسب بیان پردۂ ثانی قیاس فرمانا چاہئیے۔

پردۂ ثانی بمقدمہ راگ وغیرہ کہ کیا چیز ہے

نغمہ پردازان و سرود سازان خوش الحانان و شائقین زمان پر واضح و لائح ہو کہ ذہن ناقص خاکسار اس بات کا مقتضی ہے کہ یہ علم متعلق ہے ریاضی سے اور ہند مین نجوم اجناس سے ہے چنانچہ یہ علم بھی مرکب دیوزاد ہے اسی واسطے اُن لوگون نے ہر ایک راگ کے واسطے موافق ساعات سعد اوقات معین کئے تھے اور جمیع راگ کو طریقہ عمل پر ترکیب دیا تھا۔ اور تاثیرین اُنکی جو ظاہر ہوئین تو خالی از ریاضی نہین اور عمل کے واسطے ساعت نجومی مقدم ہے۔ اور وہ لوگ علم ریاضی مین بھی دخل رکھتے تھے اور بموجب ساعات ستارہ گاتے تھے اور ظاہر ہے کہ ہر ایک ستارہ سیارہ کی اپنی اوقات معینہ تک ساعت قائم رہتی ہے لہذا اُستاد سابقین نے ہر ایک راگ و راگنی کے وقت موافق تقسیم کے معین کئے تھے۔

چنانچہ روایت اصح ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عہد مین ایک کاہن یعنی منجم قوم یہود

سے کہ منافق تھا جیل پر حضور کی خدمت مین ملتمس ہوا کہ یا حضرت اگر آپ میخ چوبی اس پتھر مین نصب کردین تو مین ایمان لاؤن - حضرت نے بعد از عجز و انکسار حسب عادت پسندیدہ خود نظر بخدا کرکے تین مرتبہ میخ چوبی پتھر مین صحیح کردی - اُس کافر نے بھی ایک میخ چوبی تین مرتبہ پتھر مین نصب کرکے بعد چند سے عرض کیا کہ یا حضرت بے ادبی معاف ابھی تک فلان ستارہ کی ساعت تھی اور منجم حقیقی نے ہر ایک مخلوق اپنے کو ہر طرح کی طاقت عطا فرمائی ہے - بنجہ اس ستارہ کی یہی تاثیر تھی کہ پتھر موم ہا ہان اب وہ ساعت منقضی ہوگئی - اس وقت جو حضور پھر میخ کو پتھر مین نصب کردین تو لاریب مین اسلام قبول کرون - سبحان اللہ یہ کیا بات تھی - حضرت نے پھر ایک میخ بزور قوت پروردگار تین مرتبہ پتھر مین صحیح کردی تب تو وہ منافق قدمبوس ہوا اور ایمان لایا چنانچہ مغنیان سابق بھی عابد و ریاضی دان و بے طمع ہوئے تھے - لہذا اُنکے راگ تاثیر کرتے تھے - ثالثاً حسب بیان پردہ سیوم

پردہ سیوم در بارہ عدم تاثیر راگ

سرود سرایان عشرت کدہ قال و ترانہ طرازان شیرین مقال پوشیدہ نہ رہے کہ بیان راگ و راگنی کا جو معہ صورت حال وغیرہ ہے تو کیا شے ہے کہ شکل اسکی باہر وہم و خیال سے ہے اور سابق مین ہر ایک راگ ہنگام برتت پر اثر تھا اور فی زمانہ خالی از تاثیر ہے بدانست حقیر یہ گانا جو ملقب راگ ہے بطور موکل اور الفاظ و سُر اُسکے مثل عمل و اور لوازمے اُسکے ترکیب ہین - پس جبکہ کسی عامل نے کوئی عمل یعنی کوئی دعا پڑھی - یا آنکہ کوئی نقش یا ترکیب بھرا تو موکل اُسکا اُس عامل کے روبرو حاضر ہوا پس کام لینے مین صاحب عمل کو اختیار ہے جس طرح کی چاہے اُس سے خدمت لیا کرے - مثلاً رعد ہے وہ پانی کے اوپر مقرر ہے کام اُسکا ہنگام صدور حکم احکم پانی کا برسانا ہے - اسی طرح مہادیو نے جو راگ کو بزور علم نجوم ترکیب دیا تو اول راگ کا نام نامزد اپنے کیا یعنی جیسے بھیرون نام رکھا اور اُسکے واسطے خدمت کو لہو پھرانے کی مقرر کی - اور میگھ راگ کو خدمت پانی برسانے کی مثل رعد - اسی طرح ہر ایک کے واسطے خدمت معین کی یعنی ہر ایک اپنی خدمت معینہ کے

وقت کا منتظر رہا۔ جب کسی راگ کو شروع کیا تو وہ کام جو کہ اُسکے نامزد ہے کام اپنے اپنے پر مشغول ہوے اسکو لوگ یا تاثیر کہتے تھے پس بہرحال مغنی راگ مثل عامل ہے اور راگ مانند موکل کے ہے یعنی جب کوئی دعا یا ترکیب پڑھتا ہے تو موکل اُسکا تابع فرمان ہو جاتا ہے اور دعا پُر اثر کہلاتی ہے۔ اسی طرح سے اگر کسی نے کسی راگ کو یا ترکیب گایا تو وہ راگ مطیع اُسکا اپنے کار معینہ کا محل ہوا تو وہ راگ یا تاثیر کہلایا۔ یہی حال عمل کا ہے۔ چنانچہ ہزارہا نقش و ہزارہا دعائین دیکھنے مین آئین مگر بیدہ نے علاوہ تسخیر وحب کسی کو کسی عمل کا عامل بعجل نہ پایا۔ ویسا ہی حال راگ کا نظر آیا۔ تاثیر ہر دو عالم بالا اب اس زمانہ کے عامل دگانے والے برخلاف ترکیبات کرتے ہین۔ لہذا اُنکے راگ اور عمل تاثیر نہین پکڑتے ہین۔ بلکہ بباعث بے احتیاطی و نفسانیت و طمع خودسری و سودائی ہو جاتے ہین کس واسطے کہ مغنیان حال جو کہ خاندانی ہین یا اچھے اُستاد کے شاگرد ہین یا وجود یکہ باوقات مختلفہ نہین گاتے ہین۔ الا بنظر اسکے کہ نہ طریقہ عبادت اور نہ طور عمل اور نہ قرائن نجوم سے کرتے ہین لہذا راگ اُنکے تاثیر معکوس پکڑتے ہین اور خود خدا واسطہ ایک خبط اور واہمہ مین گرفتار رہتے ہین اور اکثر ایسے مخبوطی پیش ناتجربہ کاران اُستاد کہلاتے ہین۔ فقیر نے بہت سا سرمایہ تجربیات کامل بطور یادگار رسالہ ہذا کو ترکیب دیا۔ واللہ اعلم بالصواب

فصل سیوم دربارہ قواعد الاپ معہ شرح عیب و صواب و تقسیم حاضرات

مقررہ الاپ معہ دو پردے

پردۂ اول | شائقین ترانہ سازان و سامعین سرود پردازان پوشیدہ نہ رہے کہ وقت گانے کے سدھ بانی و سدھ متدارا جو مشہور ہے مقدم چاہیئے اور بانی سے مراد لفظ و حرف ہے یعنی صاف صاف بول مُنہ سے نکالے اور سُدھ صاف کو کہتے ہین اور شُدھ سنسکرت مین تین تین بانی ہین اور یہان بانی سے

سلہ علاوہ ان تین بھون کے کسی کے خیال شریعت مین آئے تو اصلاحاً مزین حاشیہ فرمائین ۱۲ مولفہ

مراد زبان ہے۔

اوّل بجاکری بالفتح سیاہ وسکون ہاے زبان انسان کو کہتے ہین معہ زبان جانوران وحوش جواوپر زمین سے کہے ہین۔

دوم خاگی یا نی زبان مخلوق تحت الارض یعنی خلقت کہ زیر زمین ہے۔

سیوم واگری یا نی زبان دیوزادان جو ما بین زمین وآسمان ہین۔

اور جو لوگ کہ آسمان پر ہین اُنکی زبان آکاس بانی کہلاتی ہے۔ یہان سے علاقہ نہین ہے رواج اس جہان مین تین ہی زبانون کا ہوا۔ علی الخصوص گانے مین اور بجانے مین۔ لہذا منگام نغمہ پردازی لازم ہے کہ حروف صحیح وصاف اس قدر کہے کہ سامعین کے فہم وادراک مین آجاوین۔ اس زمانہ کے گانے والے بعض بعض ایسے خبط مین گرفتار ہین کہ بے مادہ نقل اکارو کمک کی کہ طریقہ دیوزادان ہے کرتے ہین اور صحت الفاظ کا خیال نہین رکھتے ہین اور خواہ مخواہ اس بحر بند وبن پر دم اُستادی بھرتے ہین۔ بہرحال گانے مین سُبکی وخوبصورتی بولون کی نہایت مناسب ہے کہ جس مین سامعین بہ سہل ترین سمجھ کے لطف اُٹھائین۔ یہ قاعدہ ہمارے ہان متقدمین سے ہے۔ علاوہ بین اس زمانہ کے تراشہ سنج بالعکس فصاحت ایسا سُر کو ہلاتے ہین کہ شیخ سعدو کلو ابیر کو پیش خود شرماتے ہین۔ انتہا یہ کہ بعض وقت خود غش مین آجاتے ہین۔ پس بہرحال ہنگام ترانہ سنجی منہ کو سیدہا رکھنا چاہیے اسی کو عمدہ قدرا کہتے ہین اس حقیر نے فی زمانہ چند صاحبون کو سُدھ بانی وسُدھ مندرا پایا۔

اوّل جناب میر علی صاحب متخلص بہ پریم کہ پریم سین تھے وقت نغمہ وترشیحہ خوانی اُس صورت نورانی کا حسن ایسا ترقی پر ہوتا تھا کہ ذکر نا ہمہ وہ عالم دیکھ کے ہزار جان سے فدا ہوتا تھا اور اُنکی یکتائی کا دم بھرتا تھا۔ دوم جناب بابو رام سہائے صاحب جنکی حرکت چشم وابرو دست کہ حسن گانے مین ہے سبھا اپنے اپنے موقع پر ہے سیوم کی لچھمن بانی صاحبہ۔ چہارم نواسہ حسین علی خان صاحب

مرحوم پنجم یوسف خان کلادنت ساکن دہلی کہ کار دشوار و سخت کو بحسن و سلوک خوب کرتے تھے
ششم بندی جان ساکن موضع تھانہ پرگنہ ادنام متعلقہ بیت السلطنت لکھنؤ کو ایسا سدھ مندرا دیکھا کہ
اشتباہ گانے کا زنان ہم پہلو اسکی پر ہوتا ہے یعنی صورت بگڑنے کا تو کیا مذکور کسی عضو کو ہنگام الاپ یعنی
گانے کے جنبش و حرکت موقع بایموقع کسی طور کی نہین ہوتی ہے ۔

بحال فرمانا چاہیئے کہ یہ امر سکوت ہنگام نغمہ سرائی امر محال ہے مگر کسی قدر حرکت دست و آنکھ و ابرو
بوجہ احسن ضرور چاہیئے کس واسطے کہ حرکت با اصول رمزاً و کنایتاً حسن تراوش بخشی ہے ۔

پردہ دویم بیان عیوب ہنگام گانے کے

نغمہ پردازان خوش الحان پر واضح ہو کہ پچیس عیب گانے مین ہین جو آگے درج ہونگے ۔ مگر چند عیب ایسے ہین کہ اُن سے احتراز لازم ہے ۔ اوّل منہ کا سیدھے قرینہ پھیلانا ۔ دویم سر کا بے طریقہ ہلانا ۔ سیوم گردن کو بے سر و پا جھونکے دینا ۔ چہارم رگون کا پھول جانا ۔ پنجم آنکھون کو خوفناک نکال دینا ۔ ششم آنکھون کو نہ میچ لینا یعنی تمام و کمال بند کر لینا ۔ ہفتم دست و پا بیہودہ پھیلانا زیادہ عیب ہے ۔ ہشتم آواز بٹھا کے گانا ۔ نہم آواز کو پھاڑنا ۔ دہم بولون کا چبانا صاف صاف نہ کہنا ۔ یازدہم حد سے زیادہ چیخنا زیادہ از طاقت آواز ۔ دوازدہم نکسیرین گانا یعنی بالکل محل بے محل بانسا ہلانا ۔ سیزدہم گلا دبا کے ایسا گانا کہ پاس بیٹھنے والون کو بھی آواز گانے کی محسوس نہ ہو ۔ چہاردہم بے طاقتی آواز پر ارادہ سخت و طول کرنا اور اشارۃً وہان تک پہونچنا سخت عیب ہے ۔

چنانچہ اکثر ایسا بھی دیکھنے مین آیا کہ باعث عدم استعدادی و بے کشرتی سر تحویل وہان تک کا ارادہ کیا کہ عشر عشیر بھی آواز نہ پہونچے ۔ ایسا چلاتے ہین کہ طیوران آشیانہ نشین کو اڑاتے ہین ۔ اور باعث عدم استعدادی انہین کے ساتھی انکی حرکات لاطایل پر خوش ہوتے ہین اور ارادہ باطلہ انکے پر داد کرتے ہین ۔ طرفہ یہ کہ انکی بیوقوفی کا دم بھر تے ہین ۔ ایسے مقام انصاف و تامل ہے کہ مثلاً ایک جانور سے پر و بال سے

ایک مکان مثل آسمان ہفت منزلہ پر اڑ جانیکا قصد کیا اور بسبب پر و بالی نصف راہ سے بجست قہقری کی۔ واقعی منزلِ مقصود تک کیونکر پہونچتا ایسا ہی حال گانے کا ہے یعنی آواز مین طاقت ریاض بہت تک کی تان کی سہے اور اُس نے ارادہ دوسری سرغم یا پنچم تک یا آنکہ دو سپتک سے بھی بڑھ کے کیا تو کیونکر مقام ارادے تک پہونچ سکتا ہے۔ اسی طرح بعض گانے والے کہ سُر بیوری کے نام سے واقف نہین مگر بے محل چلّانے اور گلا ہلانے پر مرتے ہین۔ اب اسمین کوئی ہو جبکہ بباعث کمزوری و بے استعدادی کے ارادے اپنے پر نہ پہونچ سکا تو اُس عدم نالیاقتی مین سُر تو بسبب پہنچنے کے کہ ایک ہوا ہے۔ باد صرصر ہوا ہوا۔ باقی رہی لَے۔ سو وہ بہ بیت بداداری سے یا اور وجہ سے گم ہوئی۔ بھلا لَے داری مین تو بڑی دشواری ہے۔ رہی سیدھی تال سو وہ بھی اُس دو ادوش پیچا مین ہاتھ سے گئی اُس حالت مین شاید کچھ شرما شرمی غیرست دیا متقاضی ہوئی تو سنگیتون ٹھیکہ دار یا سُر والون پر بقول شخصیکہ یار کی چھاڑ بھتار پر اُتاری۔ خفا ہوے۔ علاوہ برین اکثر گانے والے ہرزہ گرد اس زمانہ مین ایسے بھی دیکھے کہ ہنگام گانے کے سرقہ کا ایسا بے ضابطہ کرتے ہین کہ شمار اُسکا بے تالا پن مین ہے۔ ناحق بچارہ جی پر تہمت رکھ کے بگڑتے ہین۔ چنانچہ عیوب گانے مین حسب متذکرۂ بالا ہین۔ مگر بندہ نے احتیاطاً اس قدر لکھ دیے انہین کا بچانا امر محال ہے مگر گانے والے کو بہر حال خیال چاہیئے کہ عیب و صواب و صحت و سقم کا لحاظ رکھا کرے۔

بیان عیوب بست و پنج ہنگام سرود کہ از روے کتب ہندی منبع ہین بتفصیل

خواہ مرد ہو یا عورت از حد زبون۔ اوّل سندیشت۔ دوم او کہشت۔ سوم ہونکاری۔ چہارم بہیت پنجم تنکت۔ ششم گنپت۔ ہفتم کرالی۔ ہشتم کپل۔ نہم کاکی۔ دہم بیتال۔ یازدہم گریہ۔ دوازدہم اوہر۔ سیزدہم جھونبک۔ چہاردہم تلبنگی۔ پانزدہم بکری۔ شانزدہم پرسادی۔ ہفتدہم بن میلک۔ ہیجدہم پرین۔ نوزدہم بسر۔ بستم آپکیٹ۔ بست و یکم اتہان۔ بست دوم بیرشط انوشہتا۔ بست و سوم متر۔ بست و چہارم انوہان۔ بست و پنجم سان ناسکت۔

۱ اوّل سند لیشت وہ کہ دانت پر دانت چپکا کے گاوے۔

۲ ادکہشت وہ کہ وقت سرود ٹیپ اُسی رنگیلتائی نہ رکھے اور رنگیلتائی ایک ایسا چیز ہے کہ دل کو اُس سے رقت آتی ہے پس حاصل لذت تغنی یہی ہے کہ سُننے سے اثر پیدا ہو۔

۳ سوتکاری وہ کہ دانتون کو دانتون پر دبا کے آواز نکالے مکرر یہ سود خلاصہ یہ کہ گانے مین اگر دلیر نہین ہے عمل اُسکا بیکار ہے۔

۴ بہت وہ کہ گانے مین ایسی شرم کرے کہ گانا اُسکا بے سود ہو جائے باوجود قابلیت کے۔

۵ شکت وہ کہ بہت جلدی کرے گانے مین۔

۶ کپنت یہ کہ آواز یا جسم بروقت گانے کے کانپے۔

۷ کرالی وہ کہ وقت گانے کے منہ اپنا ایسا کشادہ کرے کہ تمام دانت اور حلق دیکھنے کو نظر آئے

۸ کپل وہ کہ سُر تیہائے سرگم عمل مین لائے مگر اُسکے طریقہ سے باہر ہے اور بے اندازگا ئے۔

۹ کاکی وہ کہ آواز اُسکی مثل زاغ کے کریہ الصوت ہووے۔

۱۰ بیتال وہ کہ باندازہ تال نہ گاوے بیش بے تالا ہووے۔

۱۱ گربیہ وہ کہ ہنگام گانے کے گردنکو بے ہودا مثل شتر بلند کرے۔

۱۲ اوہر وہ کہ آواز اُسکی ایسی چڑی ہو کہ گانا اُسکا بمنزلہ فریاد ہو جائے۔

۱۳ چلپنک جسکو جھونبک بھی کہتے ہین وہ کہ وقت گانے کے کمر پیشانی اور گردن کی نمود ہو جاوین

۱۴ تلبنکی وہ کہ وقت گانے کے رخسارہ اُسکے مانند کدو پلپلا ہو جاوے۔

۱۵ بکری وہ کہ بروقت گانے کے گردن کو کج کرے۔

۱۶ پرساری وہ کہ بروقت سرود آواز اور تمام اعضا مستی اور مشغولی ہون۔

۱۷ بن میلک وہ کہ ہنگام نغمہ سرائی آنکھین اپنی بند کرے گانے۔

۱۸ برش وہ کہ گانے مین اُسکو رس اور نچکپتائی نہو

۱۹ بسروہ کہ گانے مین حفاظت سُر نہ کرسکے اور گھٹا بڑھا ہوے۔

۲۰ اپکت وہ کہ گانے مین الفاظ معلوم نہون اور آواز کے سے ایسی آہو گویا کوئی سے پکارتا ہے

۲۱ ۲۲ استھان بہشت وہ کہ ہر سہ استھان مندرسہ درمیان راست نہ پہونچے اور شرح مندرجہ سُر تو ہمین ہو چکی ہے

۲۳ انوہت وہ کہ تینون استھانون کو یعنی ہر سہ تک کو بخوبی ادا نکرے۔ یہ مقصد ہے۔

۲۴ مشرت وہ کہ راگہائے سدہ و چھایا کو درہم کردے۔

۲۵ انودہان وہ کہ سنچاری و استھائی برن وغیرہ سے خبردار نہ ہو۔

اب تصور کرنا چاہیئے کہ استھائی وہ کہ ایک ایک سر کو باستقرار محل مین لاوے اور آروہی چڑھنے و اوروہی اُترنے کو کہتے ہین جو شخص ان سب کو ادا کرے تو ان ہر سہ قسم کو جو بیان کرو تو سنچاری ہوئے اسی کو سنچاری کہتے ہین۔

۲۵ سانہ تا مکت وہ بولت گانے کے آنکھین خشمناک نکالے اور نتھنے ناک کے پھڑکے کرے جس سے شکل مہیب ہو جائے یہ سخت عیب ہے۔ گانے والے کو لازم ہے کہ ہر ایک عیب و صواب کا خیال رکھے ورنہ فضول ہے۔

(عیب سخت ہنگام سرود)

۱۶ پرتیک وہ عیب ہے کہ مانند چوڑیلان و خیشان چلاوے یعنی نکی مین گانے۔ گانا ناک مین سخت عیب ہے گو کہ اہل ہند نے نہین لکھا پہ تحقیق ہی عیب لکھے ہین۔ الا اس راوی نے یہ عیب ایجاد کیا۔ اور واقعی نزدیک ہر ایک اُستاد کے سخت عیب ہے اور سامعین کو بھی نفرت ہے۔

پرودہ سیوم بیان طریقہ الاپ مین

سرود سرایان شیرین مقال پر واضح و لائح ہو کہ خیال کا گانا قوالون مین سے ہے مگر اُسکے بیان الاپ مین سے ہے فقط الفاظ ترانہ کو کہ فارسی مین ہوتا ہے پہلے اُن کو گردان سے لیتے ہین پر اسے نام پھر خیال وغیرہ شروع کرو سمجھ لین اور بدون الاپ

قوراً ایک رنگ اعلیٰ ایسا جما دیتے ہین کہ الاپ والے اُنکے سامنے اوفی دکھلائی دیتے ہین لیکن خاندان کلاونتان مین اوّل الاپ ہے سو بفعل طریقہ الاپ کا الاپ طبع زادین از حد غلط کرتے ہین۔ ابتدا مین نہادیوجی سے یہ طریقہ الاپ کا نکلا ہے۔ ناگ بانی ہین اور ناگ بانی سے مراد ہے زبان مخلوق تحت الارض کہ وہ بانی منجملہ اور بانیون کے جنکا ذکر پہلے ہو چکا ہے نہایت باریک و خوبصورت ہے لہذا دیوزادون کے پسند آئی اور زبان ڈاکری اور بھاکری از حد سخت ہے چنانچہ نہادیوجی نے چار حرف مفرد اُس زبان کے مقرر کئے واسطے الاپ کے وہ حرف یہ ہین آ ن ت ر بلکہ گانے بجانے مین چار ہی چار رکن اکثر آئے ہین وہ بیان کئے گئے اور ان حرفون کو جو مرکب کیجئے تو آنتر ہوتا ہے اور آنتر نام اُنکے بیان جوت سروپ نرانکار یعنی خدا کا ہے۔ چنانچہ از روے شاستر سہس نام خدا کے ہین۔ اور سہس ہزار کو کہتے ہین اور دیوزاد دیوتا اُن حرفون کو سُر بہوری کے ساتھ الاپ کرتے تھے یعنی اسی طرح سے عبادتاً نام خدا اپنے کا لیتے تھے بس جس راگ کو گانا منظور ہو تو پہلے الاپ سے یہ طریقہ کلاونتی سے ہے۔ اور قوّال اوّل سرگم کے سُرون کو بزبان ترانہ قائم کرکے خیال یا قول یا قلبانہ یا نقش و گل و ترانہ جو گانا کہ منظور ہو اشروع کرکے بہت جلد جم جاتے ہین۔ احتیاج الاپ نہین رکھتے اب خیال فرمانا چاہیئے کہ قول و قلبانہ اُس مین آیات کلام مجید منداریج ہوتی ہین اُنکا شروع بھی داخل عبادت ہے۔ خلاصہ یہ کہ بہرحال راگ اہل ہند و اہل فارس دونو داخل عبادت و مثل عمل ہین اور قائل اُنکے مانند عامل۔ چنانچہ اس تحقیق سے درباره موقوف ہو جانے تاثیر راگ نظیر عمل کی وہی ہے الا حقیقت مین راگ مانند عمل ہے اور گانے والا مثل عامل۔ اور دو فرقے گانے والون مین بعد پیدا ہوئے۔ اوّل قوّال دوم کلاونت۔ اب شرح یون ہے کہ کلاونت عامل ہین۔ راگ ہندی مستخرجہ دیوزادان اور قوّال کہ قبل از کلاونتان ہین متقید طریقہ حضرت امیر خسرو علامہ زمان قدس سرہ عامل ہین راگہا سے ہندی و مقامات ولایت اسلام سے پس کلاونت پہلے الاپ سیکھتے ہین اور قوّال یون

ہی بدون الاپ باعث برکت اسماے مجید جم جاتے ہین بہرحال قوالون اور کلاونتون مین فرق ہے
وہ کیا ہے یعنی راگ ہندی مثل عمل سفلی اور راگ ہاے مستحزجہ امیر خسرو کہ مشتق ہین مقامات ولایت سے
مانند عمل علوی سکے پس یہ بڑا فرق زمین وآسمان کا ہے یعنی قوال عامل علوی اور کلاونت عامل سفلی اور کلاونت
خاندانی جو قاعدہ دان ہین اول باقاعدہ الاپ لیتے ہین اور الاپ بھی بدانست خاکسار مانند عمل مفردات
کے ہے جبکہ کوئی شخص باقاعدہ الاپے گا تو موکل اُسکا خواہ مخواہ حاضر ہوگا بس وہی موکل راگ ہے
اور جبکہ راگ قابو مین ہوا تو تاثیر راگ بہرحال واضح اور بعد از الاپ ہوتی و دھرپد وغیرہ شروع کرتے ہین
اور طریق الاپ یون ہے کہ جس راگ کو الاپنا منظور ہوا اسکے سب سُر تیور کومل اُنہین چار و حرفون
کے ساتھ گانے لگے اُس مین نہ تا م سُرون کے جو مشہور ہین وہ اور نہ بول گانے کے آتے ہین - اور
یہ بھی طریقہ ہے کہ مثلاً جس قدر بول دھرپد کے ہین اس مین کوئی راگ ہو اُسکے بولون کو پہلے آستائی
پھر انترہ بعدہٗ بھوگ حسب طریقہ معہ سُرہاے سرگم گا دے یعنی الاپے پس جبکہ اُس مین بول الاپ کے
اور سُر راگ کے قائم رہے تو حسب لیاقت و استعداد و وسعت طبیعت اپنی کے تان اوج کرے یعنی
گھلے پڑے اور وقت الاپ یہ قاعدہ ہے جس راگ مین منظور ہو مگر سُر اُسی راگ کے جہان کھرج ہو
کھرج ورکھب و گندھار وغیرہ تیور کومل معہ سُرت و مورچھنا و کلا اس مین راگ سنکیرن یا مہا سنکیرن وغیرہ
یا اوڈو وکھاڈو وغیرہ جس طرح کا ہو شروع کرکے قائم رکھے وہی سُر ثابت ولانجم رہین اور بول برخلاف
مثل بے قاعدہ نہ ہون طریقہ گردان مرکبات باقاعدہ اس طور سے ہے

"آنا نا تا تنا ری ری ری نے نانا نوم نا تنا نا تنا نوم نا نوم"

یہ قاعدہ حسب استعداد اپنے گردانے یعنی الاپے اور مقام سم کا جہان سے آستائی تمام ہو اور
جس بول پر سم قرار دے کے ٹھہرنا منظور ہو اُس جگہ پر نوم کا بول کہے تو آستائی و انترا اور آبھوگ و بھوگ
دونو لفظ جائز ہین مقطع کو کہتے ہین اور لفظ ابھوگ بے تالف غلط ہے سب یا قاعدہ الاپے تمام

یہ ہے کہ جو شرح چار بولون کی کہی گئی وہ یون ہے یعنی آن تَ رَ تو بجاے اُسکے آ اور بجاے
تا کے تُوم اور بجاے نا کے نوم اور بجاے رَ کے رِی اور بجاے قا کے نَ وتی بھی درست ہے
اور اول و آخر کہ مقام تم ہو وہان بول تُوم یا دُوم کا قاعدہ سے یا برہے اور بول دُوم و تُرُوم وُوا کا
قاعدہ دیرزاد و اُستادنا اُسکان سے باہر ہین۔ ہان بول تُوم کا بجاے تَ درمیان اور بولون کے مثلاً
اَنَا نَا مَا تُوم نا کہ مابین ٹھہرا درست ہے الاّ اگر کسی سنے بول متروکہ الاپ مین لگائے یا اور کسی طرح
کے بول اپنی طبیعت سے ملائے تو شمار اُسکا بسبب شامل کرنے حروفات بے مثل کے بہر بند و پن
مین ہوگا یعنی کہ وہ شخص محض ناواقف یا شاگرد کسی بے خاندانی کا کہلائیگا اور عین شناخت عطائی
بہر بندو کی عدم مثلندی الاپ سے ظاہر۔ بہرحال الاپ غیرہ یا قاعدہ سیکھنا مناسب ہے اور بول
تارا وتارا وتانا وتانی وتارَی از حد ناموزون و خارج از مثل ہین و عیوب سخت مین داخل ہین۔
ہان ہنگام الاپ تناتنے ری وتاتنے ری وناتنے ری وتُوم دُوم بیشک درست ہین
اور اگر کسی سنے بر خلاف الاپ تو معلوم کرنا چاہیے کہ یہ شخص خلاف قاعدہ و بیہودہ ہے۔ ہزار خوش آواز
ہو مگر بے قاعدہ ہے محض بیکار و بے تاثیر۔ ہان اگر خوش آواز قاعدہ دان ہے تو سبحان اللہ نور علی نور
علاوہ یرین سچا ہونا سر کا بھی مقدم تر ہے اور باعث عدم تاثیر بے قاعدہ پن راگ کا ہے۔ بہرحال سیکھنا
قاعدون کا لازم ہے۔ اور اہل پیشہ کا بے قاعدہ ہونا زیادہ تر داخل عیب ہے بس کسبی کا حاصل نہ کرنا
نقصان ہے اور اتنا کرنا مناسب ہے ورنہ ناچ گانے کی بات علیحدہ ہے۔ اکثر ڈھاری وکلاونت
کہلاتے ہین مگر بباعث ناواقفی و کم استعدادی تو قیر کم و بیعزتی زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ مگر اول اتفاقاً اعلیٰ
سرگم واسطے واقفیت و پختگی کے مقدم ہے کس واسطے کہ از حد آسانی امور مشکلات سر بجیرہ ہو جاتی ہے
اور یہ علم بے پایان ہے۔ واقفکاری اسکی عمر بھر شوقی ہے۔ بہرحال اس کام کے واسطے محنت
شاقہ درکار ہے اور بدون شغف کامل تحقیقات کمالیتی غیر ممکن ہے اور بیت اتفاقی مین قتل الاپ

بول وآ وتدوم دُوم انتے ہین لگاتے ہین - اور آستائی مین نہین لگاتے ہین لیکن یہ طریقہ نزدیک اہل شاستر غلط ہے - لہذا اچاری رکھنا اسکا مناسب نہین معلوم ہوا - بہرحال بدانست بندہ بھی جو بول کہ خارج از شمل ہین باعتبار مستہنوتی شامل کرنا ایسے بولون کا بھی کسی طور سے صحیح نہین ہے کثرت رائے پر خیال کرنا چاہیے

فصل چہارم بیان اگ سنگیرن و مہا سنگیرن اوڈو کھاڈو وغیرہ ساتھ دو پردون کے

پردۂ اوّل موسوم ہوستے استحصال موسیقی

ناظران خوش الحان اور سامعان شیرین بیان پر مخفی نہ رہے کہ جو شخص راگ دیسی و مارگ و سلل و بیڈار و اکرت و بکرت و اوڈو و کھاڈو و سمپورن و سدھ و سالنکت وغیرہ جانتا ہو کہ تفصیل اسکی مجملاً کسیقدر لکھی گئی ہے شمار اسکا کاملین سے ہوتا ہے مگر بیان پر طرز دیگر شرح مفصل ترقیم ہوتی ہے یعنی جو کوئی راگ ہاے دیسی و مارگ یعنی جدید و قدیم جانتا ہو اسکو گندھرپ کہتے ہین اور جو فقط راگ دیسی جانتا ہو اسکو گنکار و کہی کہتے ہین - اور اگر گندھرپ و کہی راگ و ہر پد و تروٹ یا مثل اسکے اور چیزون کا وقوف رکھتا ہو اسکو کلاونت کہتے ہین اور جو کوئی خیال و قول و قلبانہ و نقش و عمل و ترانہ جانتا ہے اسکو قوّال کہتے ہین - قوم کلاونت زمانۂ اکبر شاہ سے کہلائی اور قوم قوّال عہد بادشاہ علاء الدین غوری سے ہے زمانہ سات سو برس کا ہوا کہ حضرت امیر خسرو قدس سرّہٗ بانی مبانی اس قوم کے ہوے - اور قوم ڈھاری ان سے بھی قبل تھی فقط کتھا کہتے تھے اور ہندو سے مسلمان ہوئے - اور دہلی مین عہد سلاطین ماضیہ سے پیشہ سقروائی پن کا یہ لوگ کرنے لگے اور جو کہ اس علم کا عالم ہے عامل نہین ہے اسکو پنڈت کہتے ہین اور جو کہ عالم و عامل گانے اور بجانے اور رقص وغیرہ کا عالم ہے وہ نایک کہلاتا ہے ورنہ گایک کہلاتا ہے -

پردۂ دوم متعلق شرح راگ سنکیرن و مدھ وغیرہ

ماہران نغمہ و شائقین ترانہ پر واضح ہو کہ اول ستہ یعنی

یعنی بڑا چوڑا اور بڑے سے مُراد ہونے صاف سُر و تیور کو مل سے ہے۔ دوم فقط سُدہ وہ ہے کہ اُس مین تشبیہہ اودر کی نہو اور سُرتیان اُسکی قوی ہون مثل ملوڑی یا اور مانند اُسکے سیوم مہاسدہ وہ ہے کہ سب اوصاف مذکورہ اُس مین ہون یعنی جمیع سُرت تمام و کمال معہ مورچھنا اور کلا اپنی اپنے ساتھ رکھتا ہو مانند کانہرے کے اور طریقہ ثانی جو ہے اُسکو سالنک کہتے ہین مثل سری راگ کے کہ نہایت بڑا و چوڑا ہے مگر سایہ و رنگ دوسرے راگ کا بھی اپنے ساتھ رکھتا ہے اور آمیزش کلی ہے سُدہ سے یعنی خالص گوری سے اور مانند اُسکے چہارم سنکیرن راگ و راگنی مرکب ہین دو صورت سے سنکیرن و مہا سنکیرن یعنی دو سُدہ سے ترکیب پائی ہے مثل بھیرون کے ٹوڑی و کانہڑی سے مرکب ہوا یا مانند اُسکے۔ اور مہا سنکیرن وہ ہے کہ سُدہ و سالنک یا سُدہ و سنکیرن یا سالنک و سنکیرن یا دو سالنک یا دو سنکیرن یا دو نغمہ مختلف سے مرکب ہو اور یہان نغمہ سے مراد راگ و سُر سے ہے اور ولایت مین نغمہ بارہ ہین اور بارہ مقام فارسی کے ہین اور نغمہ مقامون سے زیادہ ولایت مین مشہور ہین جس طرح سے بارہ سُر ہندی کے معہ تیور کومل ظاہر ہین یہان تمیز اختلاف راگ و راگنی کا کمی و بیشی سُر و سرتی وغیرہ سے ثابت ہوجاتا ہے بس بہرحال شائقین و اہل کسب و اہل پیشہ کو تحقیقات نہایت ضرور ہے۔

فصل پنجم بیان اگ اڈو وکھاڈو و سمپون وغیرہ مین معہ بندہن

زمرہ سخنان گلستان سخن پر مخفی و محجب نہ رہے کہ بیان اگرت و یکرت و وسی و مارگ و سنکل و بڈار کو کہ کسی قدر کیا گیا ہے الا فصل ہذا مین مشرح حال راگہا ے مذکورین مرقوم ہوتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ

اوّل۔ اگرت تین سُر کے راگ کو کہتے ہین مثل مالسری اور بعضے مالسری کو اوڈو بھی کہتے ہین مگر اگرت نہایت مشکل ہے چنانچہ بندہن اگرت یہ ہے س گ پ۔

دوم۔ یکرت چار سُر کے راگ کو کہتے ہین مثل بھوپالی بندہن اسکا یون ہے د ہا ر س م۔

سیوم - آڈو پانچ سُر کے راگ کو مانند مالکوس یا ہنڈول بندہن یہ ہے س گ م د ن
اب خیال کرنا چاہیئے کہ بندہن دونو راگون کا ایک ہے فقط فرق اوچار ہے - اور مالکوس مین سُدھ
مدھم یعنی کومل اور ہنڈول مین مدھم کڑی مین وغیرہ کی لگتی ہے -
چہارم کھاڈو چھ سُر کے راگ کو کہتے ہین مثل بھاگ کے بندہن یہ ہے س گ م پ د ہان -
پنجم سمپورن اُسکو کہتے ہین کہ جسمین ساتون سُرہون مثل بھیرون کے س رِ گ م پ د ہان س
یہ پانچ طریقے ہین اور مت ہنومنتی مین بھیرون کو پانچ سُر کا اس بندہن سے ہے د ہان س گ م - مگر یہ
بندہ دیگر اُستادان دیگر مت ہنومان غلط ہے چنانچہ مالکوس کو سب اُستادان سابق یعنی تانکان و یزادان
اہل مت نے پوتھیان شاستر و رسالہ ہاے فارسیہ مین سمپورن لکھا ہے ساتون سُر کا - الاحقیر نے حسب
رواج عوام کہ فی زمانہ سب لوگ اُسکو اوڈو ہی کرتے ہین یعنی پانچ سُر کا گاتے ہین لہذا عوام پسند لکھا ہے
اور رکھب و پنچم دو سُرون کو بادی کیا مگر اصل سمپورن ہے الاغلط العام فصیح - ہان راگ ہنڈول کا اوڈو ہونا
جیساکہ بندہن لکھا گیا صحیح ہے - یہ پانچ طریقے درست ہین اور اکثر مغنیان حال اکرت و بکرت کو باعث
عدم شہرت نہین جانتے ہین اوڈو کھاڈو سمپورن مشہور ہین یہی راگ گائے جاتے ہین یعنی برت مین ہین
اور راگ دیسی و مارگ جو مشہور ہین خلاصہ یہ ہے کہ دیسی آسان کو و مارگ مشکل کو و سلل سیدھا و ڈھاروا و کہا
سخت و دشوار کو کہتے ہین اور چھوٹ علیحدہ ہو جانے کو کہتے ہین - اور رو کا معنی رو جو سُر کہ ملا ہوا رہے -
ہر ایک سُر سے شناخت مثلاً ایک تان مین بہت سے سُر ہوے - اور تان کی تیزی و چستی مین تمیز شناخت سُر
مین دشواری ہوئی تو اُسکو رو کہتے ہین -

فصل ششم بیان راگ و راگنی سمیہ پندرہن اور چار وحلیہ و پوشاک وغیرہ مین از روے شاستر ساتھ دوہردون کے

پہرہ اول چھ راگ مین

راویان نغمہ پردازان و ناقلان سخن سازان یون نقل کرتے ہین کہ جب مہادیو کو بشن سے کہ اُنکے یہان اوتار خدا ہے اور مراد اوتار سے مرسلی یعنی پیغام بری ہے حکم ترکیب دینے علم تادکا ہوا اُس وقت مہادیو نے بعد درستی سر ہاے چھ راگ قائم کیے اور انکو تقسیم کیا فصلون اور شہرون پر علاوہ کھرج کے یعنی ایک ایک راگ ایک ایک سر سے پیدا ہوا ہے چنانچہ رکھب سے بھیرون اور گندہار سے دیپک اور مدھم سے میگھ اور پنچم سے سری اور دھیوت سے ہندول اور نکھاد سے مالکوس اور رشبھ ہنومتی مین پنچم سے مالکوس اور نکھاد سے سری علاوہ برین گو کہ اوّل مین ذات سرون کی مرقوم ہو چکی ہے مگر احتیاطاً یاد دین لحاظ کہ چھ سر سوا سے کھرج کے وہ بادشاہ ہے اور رکھب ولیعہد ہے اُسی سے چھ راگ تقسیم ہوے ہین اور خلاصہ کیا یعنی رکھب عورت مگر ولیعہد ہے اسی سبب سے جو راگنی بھی اس سے متعلق ہے وہ صورت مردانہ رکھتی ہے اور گندہار وزیر ہے بھی عورت شبھ مردانہ اور مدھم کوتوال اور پنچم داروغہ عدالت و میزان سر ہاے رفتگانہ اور دھیوت مالک فوج اور نکھاد مشل و منشی وزیر سب یہ سر عورت ہین مردانہ وار اور عمل ہر ایک سر رفتگانہ سوا سے کھرج کے کہ وہ بادشاہ سرون کا ہے مثل زمین یعنی ہر سر جبکہ علیحدہ شروع کیا جائیگا تو وہ کھرج ہو جائیگا اور یہ سر منقسم ہین اوپر ہر ایک فصل کے اور کھرج دوازدہ ماہ و یازدہ سر ہاے فصلین و ہر ایک راگ و راگنی دو ہتون پر حاوی رہتی ہے بلکہ شروع تقسیم ہوتی ہے یعنی رکھب و گندہار گرہا مین اور مدھم و پنچم بر ہاستہ مین اور دھیوت و نکھاد سرہا مین یہ سر ششمنکا نہ بجاے اپنے ایک ایک تنگ رکھتے ہین اُسکو تمام خاص و عام راگ کہتے ہین اور ہر شش راگ کی پیدایش سر ہاے ششمنکا سے تقسیم ہوتی ہے اور علاوہ چھ راگ کے

جملہ راگ وراگنی کی اور طریقہ حسب التحریر آئیدہ ہوئی ہے ملاحظہ مین آویگی یعنی راگنی وپتر وغیرہ اہل مت دیوزادون ونایک وغیرہ یعنی انسان ترکیب دیتے گئے اب یہان سے بندھن او چار راگہائے ششگانہ تصور کرنا چاہیئے یعنی سُر مذکور بندہن او چار ہوئے - بہرحال خیال فرمانا چاہیئے کہ منجملہ اُن چھ راگون کے پرتھم یعنی اوّل راگ بھیرون مقرر ہوا بندہن اُسکا سمپورن ہے اور سب سُر تیور وکومل کا اُس مین ہونا چاہیئے خاص مین اس طرح سن رِ گ م پ دھا نِ سا یہ راگ مہادیو کے مُنہ سے نکلا - ذات سمپورن و صورت حال گورا رنگ سفید چشمان کلان بانہ بینی کشادہ پیشانی گول مُنہ موچھین چڑھی ہوئی جوڑا بانو نکا بندہا ہوا اُس پر ایک سانپ لپٹا ہوا دوسرا سانپ کمر مین لپٹا نرگا وتا دیا نام سواری کو زنار گلے مین دھوتی سُرخ ریشمی پہنے ہوئے انگشتری الماس اُنگلی مین وسُمرن مروارید ہاتھ مین سن بارہ ہزار دوسو بیس کا یہ راگ رکھب سے ہے ولی عہد کھرج جبکہ رنگ دیا تو شبیہ مرد کی ہوئی اور ایک دھارپانی دریائے گنگ کی گائے کے مُنہ سے نکل مہادیو کے داہنے شانے پر گرتی - ہندو مین وہ گنگا مشہور ہے خلاصہ اسکے سنے طوالت پائی گئی لہذا ترقیم نہ کیا اور سبب گرنے پانی کا یہ ہے کہ جب دریائے سمندر چہر متھا گیا تو اس مین چودہ رتن برآمد ہوئے منجملہ اُنکے ایک بکھ یعنی زہر بھی تھا جبکہ وہ رتن ہر ایک نے لیا اور ہر کا لینے والا کوئی نہ ٹھہرا تب مہادیو نے اُسکو اپنی حلق مین رکھ لیا آخر کار اُس سے اُنکو بیکلپنی کمال ہوئی لہذا وہ دھارپانی کی اُنکے شانے پر گری کہ اُسکی خنکی سے وہ گرمی زہر فرو ہوتی تھی اور شکل بھیرون بہ شکل مہادیو ہے - اور مہادیو کا نام بھیرون بھی ہے بس ہوتا راگ کا بہ شکل موکل حسب اسے خاکسار بیان تفصیل سیر وہم درست ہے اور مت ہنومان مین بھیرون کا اوڈو ہونا پانچ سُر کا بیان کیا ہے اور بدن مین بھبھوت خاک کا اور مالا سر ہائے انسان گلے مین الاوہ مت غلط ہے لہذا کوئی نایک وغیرہ اچھے متقلد اُس مت کے نہین ہوئے مگر عمر مین سیاستون کا اتفاق ہے -

دویم مالکوس کہ تعلق پنچم سُر سے رکھتا ہے رنگ مثل ولی عہد کھرج یعنی رکھب کے اور وضع از سر تا پا

مثل مدہم یعنی جامہ سرخ پر زر سے آراستہ اوپر تخت ہوا کے بیٹھا ہوا ہار گلہائے بیلہ گلے مین اور انگشتری یاقوت کی ہاتھ مین و نورتن بازو پر اور چنپا کلی مرصع گلے مین اور یاقوت و مکر بند سرخ پر زر اور حلقہ یاقوت کانون مین اور چوٹی بالون کی بندھی ہوئی میزان عدل ہاتھ مین۔ مصاحبین پری پیکر حلقہ بدوش بسنرفام مثل کندن خام از حد خوبصورت دہوتی پیتمبری پہنے ہوے یہ بھی رنگ دینے سے شبیہہ مرد ہوا۔ عمر پانچسو پچاس برس کی یہ راگ سمپورن ہے مثل بھیرون کے سب سُر تیور کومل آسمین نہین لگتے ہین۔ بندہن یہ ہے سَ رِ گَ مَ پَ دَھا نِ یہ راگ بھی مہادیو جی کے مُنہ سے نکلا مگر وہ شکل نہین ہے کس واسطے کہ بندہن مین بڑا فرق ہے لہذا صورت مین بھی فرق ہوا۔ یون تو سب راگون کا مالک مہادیو ہی ہے یعنی بانی میانی راگ ہے اِلّا صورت و موکل اُسکا ہمزاد اپنا بہ ہیئت دیگر مقرر کیا ہے لہذا شکل ہر ایک کی جداگانہ ہے۔ اور بھیرون کو کہ پرتھم یعنی اول بنایا اسواسطے خود موکل اُسکا رہا اور فی زمانہ مالکوس کو اوڈو مقرر کیا بلکہ رائج ہے اور سمپورن کو کانٹھرا باگیسری کلاونتی قرار دیا بندہن رائج الوقت یہ ہے سَ گَ مَ دَھا نِ۔ اکثر مغنی حال اسکے بھی وقوف مین کم وقوف رکھتے ہین۔

سیوم ہنڈول۔ یہ راگ تعلق رکھتا ہے دہیوت سُر سے۔ پاربتی جی زوجہ مہادیو کے مُنہ سے نکلا مگر مالک و موکل اسکا مہادیو ہے لہذا شکل اسکی حسب تجویز مہادیو مقرر ہوئی اور گو کہ پاربتی عورت تھی مگر ایک جان دو قالب اس واسطے حرکت ایک رہی گندم رنگ مائل بہ زردی کشادہ پیشانی پیوستہ ابرو موچھین چڑھی چشمان سُرخ مالائے مرجان گلے مین پوشاک سفید ہتھیارون سے آراستہ اسپ پری پیکر پرسوار۔ خنجر آبدار ہاتھ مین سر پر کج کلاہ ایک طرف زعفران زار دوسری سمت کوڑیالے کی بہار دات اوڈو پانچ سُر کا۔ بندہن سَ گَ مَ دَھا نِ تصور کرنا چاہیئے کہ بندہن مالکوس کا اور اسکا ایک ہے فرق مدہم تیور کومل کا ہے آسمین مدہم کڑی ہے عمر الف سال کی۔

لہ کوٹ ... ہوا ... زرد رنگ ... یا پیلا سفید پھول ہوتے ہین مغلانی ... رفع ریگ شمار ہے ۱۱ مولف

چہارم دیپک - یہ راگ متعلق ہے گندھار سُر سے فی زمانہ اسکو مبدّل کیا ہے کھٹمار راگ سے پوشاک اور وضع مثل رکھب کے اور رنگ سرخ مائل بسفیدی چشم آفتاب سے نکلتا ہے اسکو حرارت زیادہ دی ہے جلّاد فلک سے ہے عمر اسکی دو ہزار برس کی ساٹھ اور پرگین شباب ہے اوچار و بندہن یون ہے س رِ گ م پ دَ ن سا اب یہ راگ مثل اورون کے رائج نہین ہے گو تاثیر کسی راگ کی باقی نہین رہی مگر اسکو گھٹ سے مبدّل کر دیا۔

پنجم سری راگ - متعلق ہے کھاو سُر سے جامہ چرم شیر پہنے ہوئے اور استخوان کف پائے مرد گلے مین مہدی ہاتھ و پاؤن مین لگائے ہوئے اور تین ستارہ پیشانی پر روشن انگیٹھی پیش نگاہ مشتعل افراط سرما سے لرزان عمر حمک برس کی یہ راگ ناف زمین سے نکلا لہذا خدمت تین ہے اور بعضون نے لکھا ہے کہ یہ راگ از حد خوبصورت اور خوش رنگ پوشاک سفید بدن مین بالاے مروارید گلے مین یاقوت بے بہا حمائل کئے ہوے مغنیان پرویش بیٹھی گا رہی ہین بندہن یہ ہے س رِ گ م پ دَ ن اور بعضون نے اسکو اکرت لکھا ہے اِس بندہن سے س گ پ مثل مالسری مگر شامتر مین ب مرقوم بالاتر تم ہے۔

ششم سنگھ راگ - علاقہ رکھتا ہے مدھم سُر سے یہ راگ بھی رنگ سد و بنے سے شبیہ مرد ہے سہے جامہ سُرخ پہنے زرہ سے آراستہ تخت ہوا پر سوار ہار گلہاے بیلا گلے مین انگشتری یاقوت ہاتھ مین تورتن بازو پر جیغہ کلی گلے مین اور حلقہ زمرد کانون مین اور مکر بند سرخ پر زر جوڑا یالون کا بندھا ہوا مصاحبین پاس جھولا تے ہوے تازیانہ یاقوت ہاتھ مین آنکھین خمار آلودہ آہو سرہ پہاڑ طرف سے گھیرے ہوے - اور بعضون نے لکھا ہے کہ یہ راگ بیر نام ہے عمر ۵۰ برس کی شمشیر برہنہ ہاتھ مین مغنا پیتی سے یہ راگ نکلا ہے - پوشاک زعفرانی بدن مین بالاے اودراج گلے مین ذات اوڈو بندہن و آ ر ن س

مسلہ بدانستہ راوی یہ راگ بچا رسکا - رکھب بھیرون کے گندھار و مدھم کردی چاہیے -

زرگ[1] بدانست بندہ موکل اسکا رعد ہے لہذا اس مین تاثیر بارش ہے جب کسی نے باقاعدہ کیا تو وہ اپنی عادت کا عمل ہوا۔ بہرحال قاعدہ سے کرنا لازم ہے۔ مگر حقیر کو اسکے بندہن مین بڑا اختلاف معلوم ہوتا ہے یعنی برہت مین سمپورن ہے آج تک کسی سے پانچ سُر کا سُنا نہین۔ چنانچہ موجب رواج جہان خاکسار کے بھی برہت مین ہے امید کہ اگر کسی صاحب کو اوڈو پہونچا ہو تو تحقیق کر کے بنظر عنایت اس بخیت کو اطلاع دے اور حقیر کو ممنون منت کرے۔

پردۂ دوم بندہن و اوچار چھ راگ و بیس راگنی معہ حلیہ وغیرہ

شائقین ترانہ پردازان پر واضح ہو کہ اس پردہ مین بیان اوچار و بندہن راگنی ہاے ہر شش راگ معہ حلیہ یعنی صورت حال و پوشاک وغیرہ حسب مندرجۂ شاستر کیا جاتا ہے اور ہر ایک راگ کی پانچ پانچ راگنیان مقرر ہین۔ بملہ تیس ہوئین۔ اور اول راگون مین پرتھم بھیروں مشہور ہے اور راگنیون مین پرتھم بھیروی چنانچہ بھیروں سے شروع ہوا

آغاز بھیروں راگ پانچ راگنیان سمیت ہمراہ حلیہ رکھتا ہے

بھیروی زرد فام چنبیلی مثل پیشانی کشادہ پیوستہ ابرو آہو چشم اوسط بینی گردن ملبند باریک کمر میانہ قد عمر ما صد سال کی عمین شباب بندہن بیستہ تا پیچ وہاں سارنگ پوشاک زرد رنگ کی

دوم براری یہ راگنی بھی بھیروں راگ کی ہے

براری سینہ فام پوشاک زعفرانی واسطے سمپورن کشادہ ابرو فراخ پیشانی بلند بینی میانہ قد متناسب لاغر اندام نہایت ملیح چوراہے عمر ما صد سال کی بندہن سارنگ کا پا وہا ئی۔

سیوم صدہ مات طلائی رنگ کشادہ پیشانی باریک ابرو چشم کلان بلند بینی اوسط اندام زرد لباس قشنگ زعفرانی پیشانی پر بہم آغوش حریصانہ خوان حسین نو عمر مین لب دریا بیٹھی ہوئی واسطے سمپورن عمر ما صد

[1] یہ راگ سمپورن برہت مین ہے ۱۲

برس کی۔ بندھن یہ سے ساریگ گ اور مدہ مات سارنگ بھی ہے۔ اسی کے رنگ دینے سے لہذا ہنام ہوئی اسی راگنی کے۔

چہارم سندھوری۔ گندم رنگ فراخ پیشانی پیوستہ ابرو میش چشم اوسط اندام میانہ قد خوبصورت سرخ پوشاک پہنے ہوئے بیٹھی مخوف مالک اپنے سے ذات سمپورن عمر ساٹھ برس کی بندھن یہ ہے۔ سا رے گا ما پا دھا نی

پنجم بنگالی۔ سبز رنگ میانہ پیشانی کشادہ ابرو چشم خوروتو کیلی اوسط بینی پست قد قشقہ زعفرانی پیشانی پر دروپاس بشکل جوگیان عمر ۴۰ سال کی بھبھوت بدن میں لگائے نہایت حسین چست و چالاک باوجود مودب ہونے مخوف مالک سے نہایت شوخی و گستاخی بشرہ سے نمودار بندھن سمپورن سا رے گا ما پا دھا نی۔

دوئم راگ مالکوس یہ راگ بھی پانچ راگنیاں رکھتا ہے

اول ٹوڑی۔ سبزہ رنگ فراخ پیشانی آہو چشم بلند بینی دراز قد فربہ اندام سفید پوش قشقہ زعفرانی پیشانی پر بین کندھے پر دوزانو بیٹھی بچارہی جانوران صحرائی ہرن وغیرہ بیہوش پڑے کچھ گرد و بگرد کھڑے عمر ۴۰ سال برس کی بندھن سا رے گ م پ دھا نی

دوئم گوری۔ گورا رنگ فربہ اندام اور نیچوں نے لکھا ہے سبز فام میش چشم پوشاک سبز بورا نیہ کانون میں بیٹھی گا رہی ہے عمر ۲۵ سال کی بندھن سا گ م دھا نی اہل ہست نے اس راگنی کو اوڈو لکھا ہے اور ناگون نے ہمپتون اور برشابین بھی سمپورن ہے۔

سیوم گن کلی گورا رنگ فراخ پیشانی کشادہ ابرو آہو چشم بلند بینی دراز قد وقت صبح گا رہی ہے۔ فراق زدہ بال پریشان زیر درخت تمام بیٹھی ہوئی اور یا وجود دراز قد ستیاناس عمر ۲۵ سال کی

بندہن اوڈو مگر کھاڈو سمپورن کرتے ہین نی س گ ت م پ

چہارم کہنیہا ولی - گورا رنگ مائل بسفیدی میش چشم اوسط اندام میانہ قد انگیا و ساری رنگ پہنے ہوے بشاش بیٹھی اور مالک اپنے کی خدمت مین نہایت گستاخ عمر ما لوعے برس کی ذات بکرت انصہ شب مین گاتے ہین سا رے گا ما پا دا نی

پنجم کوکب سیمین بدن کشادہ ابرو آہو چشم بلند بینی اوسط اندام دراز قد خمار آلودہ پوشاک سرخ نہایت خوبصورت عمر ما لوعے برس کی عین شباب بعد انفراغ کار دنیاوی مست و الست سو رہی ہے - ذات سمپورن بندہن سا رے گا ما پا دا نی -

سیوم ہنڈول یہ اگ بھی پانچ راگنیان رکھتا ہے

اوّل رام کلی[1] طلائی رنگ پیوستہ ابرو آہو چشم میانہ قد اوسط اندام نیلی پوشاک بعذر غیر حاضری خوش آمدے مین شباب مین پاؤن مالک اپنے کے دبا رہی ہے عمر ما لوعے برس کی بندہن یہ ہے سا رے گا ما پا دا نی

دوم ویسا کھی - سبز فام کشادہ ابرو آہو چشم تربہ اندام دراز قد پوشاک دہانی شمشیر برہنہ ہاتھ مین مثل پہلوانان تنہا غصہ مین کھڑی عمر ما لوعے برس کی - ذات بکرت بندہن سا دا نی سا اور ویسا کھ علیحدہ سے سمپورن شمار اسکا پتروان مین ہے -

سیوم دیوگری - طلائی رنگ کشادہ ابرو میش چشم بلند بینی اوسط اندام قشقہ صندل سے پیشانی پر نہایت خوبصورت ساتھ مالک اپنے کے محظوظ بیٹھی ہوئی عمر ما لوعے سال کی - ذات سمپورن

---

[1] رام کلی قوالی ایجاد حضرت امیر خسرو صاحب اکومل رکھب سے میل بھیرون کا رکھتی ہے نہایت خوبصورت و خوش رنگ ہے اور یہ رکھب تودی (۲) کی رکھتی ہے - اول مکلم ہے تو اس نہایت خوش رنگ و باذائقہ بلکہ بمنزلہ راگ قوالی رنگ خوش رکھتے ہین ۱۲ مولف

بندہن یہ ہے۔ سا رے گا ما پا دھا نی

چہارم پاستی۔ سبزہ رنگ پیوستہ ابرو آہو چشم اوسط بینی میانہ قد قریب اندام زرد لباس پہنے ہوے زیور مرصع سے آراستہ پاس حریف اپنے کے خوش بیٹھی ہوئی عمر ما ۵۰ برس کی ذات سمپورن

بندہن نی سا رے گا ما پا دھا نی

پنجم تیلنگی۔ پیوستہ ابرو فراخ پیشانی بلند بینی آہو چشم میانہ قد فربہ اندام سرخ رنگ لباس سفید پہنے نہایت خوبصورت معہ ہمراہیان اپنے بطرز امیرانہ بیٹھی عمر ما ۵۰ سال کی ذات کھاڈو

بندہن سا گا ما پا دھا نی سا

چہارم دیپک۔ یہ آگ بھی پانچ راگنیان رکھتا ہے

اول کامودی۔ طلائی رنگ میانہ پیشانی بلند بینی کشادہ ابرو آہو چشم اوسط اندام سرخ لباس نہایت حسین عمر ما ۲۵ برس کی۔ بندہن نی سا رے گا ما پا دھا

دوم پٹ منجری۔ سفید رنگ کشادہ ابرو آہو چشم اوسط بینی میانہ قد سرخ پوشاک قشقہ سفید پیشانی پر نہایت خوبصورت ذات سمپورن عمر ما ۲۵ برس بندہن سا رے گا ما پا دھا نی۔

سیوم سارنگی۔ طلائی رنگ فراخ پیشانی میش چشم میانہ قد لاجوردی لباس ساتھ ہمجولیون کے گانے بجانے مین مشغول عمر ما ۲۵ برس کی بندہن کھاڈو سا گا ما پا دھا نی سا

چہارم گاندہاری[1]۔ سفید رنگ کشادہ پیشانی اوسط بینی پست قد لاغر اندام آہو چشم سبز پوش آگے نایک اپنے کے خود بادکش بیٹھی جھل رہی ہے عمر ما ۲۵ سال بندہن اوڈو سا نی سے گا ما

پنجم گوندگری۔ سبز فام فراخ پیشانی کشادہ ابرو دراز قد فربہ اندام آہو چشم زیر درخت انار خوش

[1] گندہار بھی اسکو کہتے ہین ۱۲

بیٹھی ہوئی عمر ماہ ۱۵ برس کی بندھن ہمپورن بی سا رے گا ما پا دھا

پنجم سری راگ پانچ راگنیان سحسن تمام ہمراہ اپنے رکھتا ہے

اول بھڑالی - سیہ فام فراخ پیشانی کشادہ ابرو آہو چشم میانہ قد او وسط اندام سفید پوشاک زیور مرصع چاندنی سے آراستہ گلدستہ ہاتھ مین لئے بیٹھی عمر ماہ ۱۵ سالہ بندھن اوڈوبی سا رے گا ما -

دوم کرناٹی - سبز فام کشادہ پیشانی پیوستہ ابرو بلند بینی آہو چشم میانہ قد او وسط اندام زیور طلائی سے مرصع زرد لباس نہایت حسین لونڈیان پری وش دست بستہ روبرو استادہ عمر ماہ ۱۵ سال شروع شباب خوش و محظوظ بیٹھی ہوئی ذات ہمپورن بندھن سا رے گا ما پا دھا نی سا

سیوم مالسری - سیہ فام فراخ پیشانی پیوستہ ابرو آہو چشم بلند بینی ملیح و حسین قریب اندام و ارغد سرخ پوش نوعمر سن ماہ ۱۵ سالہ بندھن اکرت سا گا پا - یہ طرز حسب مندرجہ شاستر اور ریت نہین ہے مگر اکثر اسکو اوڈو اس بندھن سے کرتے ہین یعنی کومل رکھب دیتے ہین سا رے گا ما پا اور اس بندھن سے بھی لوگ برتتے ہین سا گا پا نی رے - چونکہ صحت اسکی حقیر کو اس طور پر ہوئی اور بعضے بکرت سے مدہم دیتے ہین رکھب نہین لگاتے ہین سو ہمارون طرز ترتیم کیے گئے سا گا ما پا -

چہارم ساویری - سرخ رنگ کشادہ ابرو بلند بینی اوسط اندام میانہ قد سلیس چشم لباس سرخ ساتھ ہمجولیون اپنی کے شاخ درخت سرو پکڑے ہوئے کھڑی ہے عمر ماہ ۱۵ برس کی قدرے خوبصورت ذات ہمپورن سا رے گا پا دھا نی -

پنجم دھناسری طلائی رنگ فراخ پیشانی پیوستہ ابرو آہو چشم قریب اندام میانہ حسین قشقہ زعفرانی پیشانی پر پوشاک سرخ بدن مین ہمراہ نایک اپنے کے نوش بیٹھی سن ماہ ۱۵ سال کا ذات ہمپورن بندھن دھا نی سا رے گا ما پا

ششم مسگیہ راگ پانچ راگینون کا مالک ہے الاغضبناک نہایت

اوّل ملاری سیہ فام کشادہ پیشانی پیوستہ ابرو بڑی آنکھین نوکیلی میانہ قد خوبصورت زرد لباس آغوش حریف مین خمار آلودہ نشہ جوانی مین ڈانو پر بیٹھی ہوئی اور مالک بھی بہ تمنائے دلی اُس سے مخاطب اور خوش بیٹھا ہوا عمر ۱۵ سال کی ذات سمپورن بندہن نی سا رے گا ما پا دھا۔

دوم سورٹھ۔ سُرخ رنگ کشادہ ابرو آہو چشم پست بینی اوسط اندام میانہ قد پوشاک سفید پہنے ہوئے خوش بیٹھی یہ راگنی ہمشکل دیس کے ہے فقط دھیوت کی ایک سُرت کا فرق ہے ذات سمپورن عمر ۱۵ برس کی سا رے گا ما پا دھا نی

سیوم سوہنی۔ طلائی رنگ فراخ پیشانی کشادہ ابرو آہو چشم بلند بینی اوسط اندام میانہ قد بیٹھا صندل سُرخ کا پیشانی پر پوشاک زعفرانی بدن مین پھول گلاب کا ہاتھ مین لئے ہوئے بیٹھی ہوئی ذات کھاڈو عمر ۱۵ شروع شباب بندہن سا رے گا ما دھا نی اور کلاونتی سوہنی مین گو کہ سُر پنچم کا بادی ہے مگر بہ انست بندہ دیگر استادان پنچم صاف لگتی ہے اور صورت سوہنی کی اصلا نہین بگڑتی ہے اس بندہش سے نی سا رے گا ما پا دھا اور توالی سوہنی کھاڈو ہے اور کلاونتی سمپورن اور توالی سوہنی سنگت پنچم سے اور کلاونتی سنگت مالکوس سے مع سُر پنچم دونو نہایت خوش رنگ خوبصورت ہین۔

چہارم اساوری بیتر فام فراخ پیشانی پیوستہ ابرو آہو چشم اوسط بینی دراز قد اوسط اندام نہایت حسین زیور مرصع سے آراستہ سرخ پوشاک قشقہ صندل سفید پیشانی پر باہم نایکہ اپنے کے خوش بیٹھی عمر ۱۵ برس کی ذات سمپورن بندہن سا رے گا ما پا دھا نی اور جوگیا اساوری توالی نہایت خوش رنگ فقط سُر تہائی مدھم اور دھیوت کا فرق ہے

پنچم کنکنی۔ گورا رنگ فراخ پیشانی کشادہ ابرو بلند بینی چشمان کلان اوسط اندام میانہ قد نہایت

حسین لباس گلابی بدن مین فیل مست پر سوار پشت مردہ وفراق زدہ عمر ما صد برس کی ذات اوڈ و بندہن تی ساگا پا

فصل ہفتم پنج بیان خانہ پری نقشہ اسم ہائے چھ راگ و چھتیس راگنی اور اڑتالیس پتر دوسرے طریقے سے

نغمہ سرایان جمال و ترانہ سنجان شیرین مقال پر واضح ہو کہ اسم تو ایسی چھ راگ و تیس راگنی معہ صورت حال و پوشاک وغیرہ ساتھ بندہن و راو چار کے جیسا کہ چاہیئے ترقیم ہو چکی ہے مگر طریقہ آئندہ سے ایک ایک راگ چھ چھ راگنی و آٹھ آٹھ پتر یعنی لڑکے جملہ نو نو نقرا پائے گئے لہذا اندراج انکا بھی رسالہ ہذا مین مناسب معلوم ہوا اور اکثر کتب ہائے ہندی و فارسی ملاحظہ مین آئین بجز چھ راگ کے اور سب مین اختلاف پایا کسی راگ مین ایک طریقہ نہین نظر آیا یعنی تقسیم راگنی و پتروں مین یکسوئی نہ دیکھی کسی قدر راگنی و پتر وغیرہ جو مشہور ہین وہ اکثر گائے جاتے ہین اور بہت سے راگ پوتیون کے ایسے ہین کہ اکثر لوگ انکے نام بھی نہین جانتے ہین خلاصہ یہ کہ یہ علم بے پایان ہے ہر کس و ناکس نے حسب استعداد اپنی کے برتا مگر فی زمانہ مثل اور علمون کے اس علم کا عالم و عامل مکمل مانند متقدمین کے نہ سنا مین آیا بندہ کو اس ملک مین نظر نہ آیا و نقشہ ہائے مذکورہ مین تقسیم وقت و شہر و فصل مندرج ہے۔

اوّل راگ بھیرون مہینہ کنوار و کاتک مین صبح سے تا ڈیڑھ پہر دن چڑھے تک معہ راگنی و پتر ہائے

بھیرون کی تیرون کی بھارجا باقی پتر ایک	بھارجا یعنی زن صہ نفر	پتران یعنی طفلان سے نفر	
سوہا	سورٹھ	بھیروی	بنگالی	پنچم	بنگال	ملہار
رنداہی	کنیاری	بیلاولی	پونیا کی	ولیاکھ	للت	ہرکھ
میرسیے	بہلا کوجری	اشٹپدی	سندھوی	مادھو	بیلاول	معہ راگ بیسہ نفر
بیلاولی	پٹ منجری					

دویم مالکوس مہینہ اگہن پوس میں ڈیڑھ پہر دن رہے تک اور پہ وقت معینہ دوامی ہین

بہارجا یعنی عورت	صہ نفر	پتران یعنی طفلان	مے نفر	مالکوس کے پتروں کی بہارجائین
گوندگرہا	گاندہاری	ماڑو	میواڑ	برپڑ
مالسری	جیت سری	مٹانگ	چندگاہی	بہرمر
دہناسری	بہیم پلاسی	نند	کھوکھڑ	

گندہاری	ماسری
سکہرائی	دہناسری
درگا	کامودی
جیت سری	بہیم پلاسی

سیوم ہنڈول مہینہ پھاگن چیت میں ڈیڑھ پہر دن رہے سے شام تک اوقات معین ہین

بہارجا یعنی زن	صہ نفر	پتران یعنی طفلان	مے نفر	ہنڈول کے پتروں کی بہارجائین
تیلنگی	دیوگری	منڈل	چندرنیت	سوہرانگ
یاستی	سندہوری	انند	بہبہاس	برودہن
اہیری	مدہ مات	بسنت	رنہود	

پوربی	سرستی
چیتی	دیوگری
لیلاوتی	ترون
گروی	پاروالی

چہارم دیپک مہینہ چیت بیساکھ میں شام سے ڈیڑھ پہر رات گئے تک وقت ہے

بہارجا یعنی عورت	صہ نفر	پتران یعنی طفلان	مے نفر	دیپک کے پتروں کی بہارجائین
کامودی	پٹ منجری	کمل	کسم	کن تل
ٹوڑی	گوجری	رام	پہل	کلنگ
سارنگی	یراری	چپک	ہمیال	

منوہر	بہوپالی
مالگوجری	اہیری
جیجاونتی	ہمیر
منگل گروی	ایمن

پنجم سری راگنی جسکے بیٹھ واسا رھتین وڈو پہر رات گئے سے ڈیڑھ پہر رات رہنے تک سب گاویں

سری کے پتروں کی بہارجایا یعنی ایک		بہارجایا یعنی زن	صد نفر	پتران یعنی طفلان	سے نفر
کیہم	بجیا	بہراوی	کرناٹی	سندھو	مالو	گوند
سسرکیہا	دہیان متی	گوری	سادیری	گن ساگر	بکنڈ	کلیان
سرسی	سرو	رام کلی	گن کلی	گنہیر	کہنباند	
سوہنی	کنہ					

ششم میگھ ملہار راگ جسکے ساون بھادون مین پہر رات سے صبح تک گاویں

میگھ کے لڑکون کی بہارجا		بہارجایا یعنی زن	صد نفر	پتران یعنی طفلان	سے نفر
پرج	کرنا ٹی	ملاری	سورٹھ	ٹنٹ	کانہر	سارنگ
نٹ نچنری	کادوکا	سوہنی	اساوری	گوند ملار	جالندہر	کیدار
نابنمہ	گومتانت					
سوونتانت	بہادری	کنکنی	کہباوتی	سنکر	گنڈ	

جملہ راگ و راگنی مین یعنی نثری ہوئین اور بعضون نے بیان کیا کہ ان مین پتران سے منجملہ بہارجایا یعنی زن قرار دیا ہے بلکہ ایک راگ مالا قدیم سے رہا پاس بہارجا سے کہی تھا مگر تصویرات اسمین تصویر سارنگ بشکل عورت

ان بہارجاؤن سے واضح ہوتا ہے کہ ہر ایک راگنی مختلف و غیر مختلف لیکن ایک ایک بہارجا کے نامزد کردی ہین کچھ ضرورت تحریر تھی اس مولف نے متذکرات مین کوئی راگنی و سنگیت تحریر سے باقی نہین رکھی۔ الا احتیاطاً باعث اندراج نقشہ رقم ہوئین اگر وہ نقشہ خلاف قول استاد و حال سے ترجمہ کسی عطائی یا واردات سے غلطی سند کیا گیا یا بہ اسکا ہونا نہ پایا ہے۔ اور بیان علی خان صاحب نے بھی شاید نقل کرلیا کسی واقف کار کو بھی نہین دکھلایا شامل خیچہ اگ کرکے تو شوارہ قائم کیا ایک ایک راگنی پتروں مین اور راگون مین قائم کردی ہے بہت غلطی ظاہر ہے یا کاتب سے غلطی ہوئی ہے مگر بعد تتبع ایک ایک راگ کی خالی ہو جانے نقشہ کا نقشہ اڑا لیں بہارجا کا خلاف نہیں ممکن معلوم ہوتا ہے کہ خان صاحب امیر خود اس کام کو نہیں کرسکتے اور نہ ہر کسی سے بنی تحقیقا [illegible] واللہ اعلم بالصواب

پریشان موشاخ درخت انار پکڑے ہوئے کھڑی ہے۔ ہان سارنگی پیشکے آگئی ویپک راگ کی ہے
بدانست بندہ اس سارنگ سے مراد گوڑ سارنگ کی ہے کس واسطے کہ الاپ میں بھی شکل مروانہ ہے
بہرحال سارنگ مندرجۂ نقشہ ہذا گوڑ سارنگ تصور کرنا چاہیئے۔ طریقہ نقشہ ہذا تمام ہوا اس طریقے میں حسب
دستور چھ راگ کو اوپر بارہ مہینوں کے منقسم کیا ہے یعنی دو مہینے ہر ایک راگ بھلا معلوم ہوتا ہے اور تاثیر
پکڑتا ہے۔ اور ایک ہی دن رات میں جملہ راگ و راگنی مندرجہ کتبہائے قدیم کہ لحنے نظری ہیں وہ کرتے
ہیں۔ اور ایک ایک راگ معہ راگنی و پتر ہائے اپنے گیارہ گھڑی پندرہ منٹ یعنی پل خام تلک مقیم رہتا
ہے اور اپنا اثر رکھتا ہے یعنی ایک راگنی مندرجہ نقشہ ہذا کی لحنے پل تکلم عمل ٹھہرا۔ اسی طرح سے
ہر ایک راگ و راگنی کے معہ پتران تقسیم اوقات جداگانہ استادوں نے کئے ہیں بہرحال فہم و ادراک مناسب کار ہے

فصل ہشتم در بیان راگ و راگنی و وجہ ان کے علاوہ مندرجہ کتبہائے متقدمین و وجوہ
معتبران حال و متقدمین باکمال کے استعمال ہیں مع مستحسنہ ان کے اور غیرہ باستکمت و نغمی میل
مع دو پتر دختے

شائقین و ناظرین پر مخفی و مخیب نہ ہے کہ ایک راگ یا راگنی مل سکتے تمام اسکا وہی جو کہ تھا متعلق

پترۂ اول

کر کے رکھا گیا حسب معلومات اپنے رقم کرتا ہوں مثلاً

گوڑی خاص مندرج کتاب ہے اور پتر گوڑین اور ہیں۔ اول گوڑ ہی سنگمت و مرکب کا لنگڑا ہے
دوم چھتی گوڑی میل پنچم اور کا لنگڑا سلوم ہے۔ تیسرا گوڑی میل آسا سے۔ چہارم المتا گوڑی میل للت سے پنجم
بھٹیال گوڑی سنگمت بہلاوے سے۔ ششم براستہ ناتی گوڑی مثلث گوڑی اور دو شعبہ سادل خیالات شعبہ مقام ناتی۔ دوم
زائل شعبہ مقام عشاق نارتی سے ایجاد مولفہ منتوبہ گوڑی

کانڑے عوام مین اٹھارہ مشتہر ہین - اوّل کانڑا خاص - دوم باگیسری قوالی ایجاد حضرت امیر خسرو میل گونڈ و ملار سے نہایت خوش رنگ - سیوم باگیسری کاونتی میل مالکوس سے - چہارم شہانا ایجاد امیر خسرو میل سارنگ مدہم زیادہ لگتی ہے از حد خوش رنگ پنجم مدر[۱] کی ایجاد میران مدہ نایک بلگرامی یہ کانہڑا روکھا ہے و میوت کومل اور گندھار تیور لگتی ہے اور سب کانہڑون مین گندھار کومل ہے کس واسطے کہ یہ آگ بھی کومل ہے - ششم حسینی ایجاد شاہ حسین صاحب سنگت گونڈ و کہنبا ندو میگھ سے - ہفتم اڈانا ایجاد بخشو نایک سابق میل میگھ و ملاری سے - ہشتم درباری ایجاد بیجو نایک کہ بیجو باورے سے قبل تھا سکت مہارسے - نہم جوگیا ایجاد ہرداس فقیر اُستاد تانسین میل سارنگ سے - دہم برم میل سارنگ بندرابنی سے موجد اس کا گوپال[۲] نایک ہے - یازدہم راعسہ ایجاد حضرت سلطان شرقی سنگت ستدورہ کافی - دوازدہم سوہا سنگت مدہ مات ایجاد تانکان سابق - سیزدہم سوگرہی میل ہپٹ منجری ایجاد بازبہادر نایک قوالی - چہاردہم نایکی سنگت بڑہنس و گونڈ - علاوہ برین کیدارا اور کلیان اور کافی کو شامل کرکے اٹھارہ اکثری کہتے ہین - الّا بدانست بندہ انکی صورت جداگانہ ہے - ہان غالبًا البتہ صورت و سنگت کا نہڑے کی رکھتا ہے اسکو کہتے تو مضائقہ نہ تھا - اور شہانے کو مجلسی اور کیدارے کو چاندنی کا راگ بھی نامزد کرتے ہین -

اور یمن دو ہین - ایک تو یمن - دوم ایمن - سیوم یمن کلیان -

اور کلیان تین اوّل سادہ کلیان - دوم یمن کلیان سنگت یمن سے - سیوم سیام کلیان سنگت سام -

اور سام ایک ہے ایجاد کنہیا سے سنگت یمن کلیان کی - زمان بعد پھر سلطان شرقی بادشاہ جونپور نے بارہ قسم کے سام ایجاد کئے - اوّل[۱] سام ایک ہے دوم[۲] گور سام سیوم[۳] ملار سام چہارم[۴] بھوپال سام پنجم[۵] گنپ سیام ششم[۶] ہوہو سام - ہفتم[۷] پوربی سام - ہشتم[۸] رام سام - نہم[۹] میگھ سام - دہم[۱۰] بسنت سام - یازدہم[۱۱] برادی سام - دوازدہم[۱۲] کیرانی سام - سیزدہم[۱۳] گونڈ سام - منجملہ انکے ایک اصل یعنی خاص اور بارہ ایجاد سلطان شرقی -

---

[۱] بدانست بندہ مدر کی کانہڑے مین صاد و سنگت ہمیر کی مانی جاتی ہے ۱۲ مولف [۲] گوپال داس نایک سابق ۱۲

پس جس جس راگ کا نام مشتق ہے اُسی کی ہر ایک مین سنگت تصور کرنا چاہیے۔

اور ہمیر سنگت بہار قوالی سے موجد اسکا سورج خان قوال نایک قوالی بھوپالی سنگت ہیہ اس سے چھایا سنگت گورسارنگ اور کیدارا دبلاول نٹ سنگت بلاول اور کیدارا چھایا نٹ دونوں کے مشہور ہوے ہیم دکھیم دونو سنگت ایک گٹکلی سے رکھتے ہین اور سنکرا آرن سنگت اہیری سے اور سنکرا بھرن میل بھاگ کا رکھتا ہے۔ اور بھاگ سنگت شنکر سے۔ اور بھاگڑا میل العیا سے۔ اور بھاگ سوراسی سنگت بھاگڑا دکھماچ سے اور دیس سنگت ملار و سورٹھ سے اور سوہنی کلاونتی سنگت مالکوس سے اور سوہنی قوالی ایجاد امیر خسرو سنگت پرچ سے اور پرچ سنگت کالنگڑا و سورٹھ سے۔ اور سورٹھ میل دیس وملاری سے اور کالنگڑا مرکب ہے اسا سے اور پرچ کا لنگڑا دونوں کے مشہور ہوے اور کالنگڑے کو کلنک بھی لوگ کہتے ہین۔ اور پوریا[1] دنکی سنگت پوربی دسری سے اور پوریا رات کی سنگت یمن و کامود سے ایجاد امیر خسرو۔ اور پوریا دھناسری دونوں کے مشہور ہوئی۔ اور بھیرون خاص مہادیو سے ہے۔ دوم بھیرون بیراگ پاربتی سے۔ سوم بھیرون بشنوی بشن سے۔ چہارم بھیرون کشنا کنہیا سے۔ رام کلی دو اول قوالی ایجاد امیر خسرو سنگت بھیرون کی نہایت خوش رنگ۔ دوم کلاونتی سنگت ٹوڑی کی تمیز بشواری ہوتی ہے اور جاجونتی دو کلاونتی مین سنگت کافی وستدو یکی اور جاجونتی قوالی مین سنگت دیس و سورٹھ کی مگر دونو خوش رنگ ہین۔ بلاول میل و رنگ الہیا و گورسارنگ کا ہے اور لچھاسا گ سنگت کوکب جاجونتی اور پٹ منجری سے۔ اور کوکب جاجونتی قوالی کی سنگت سے اور بکھار کہ جسکو بنکھار اور بیکار بھی کہتے ہین سنگت رام کلی و بھیرون سے ایجاد نائکان سابق۔ اور بھٹیار جسکو بھٹیال بھی کہتے ہین سنگت گوروا سا سے۔ اور آسا سنگت بھیرون کا لنگڑی سے۔ اور الہیا سنگت بھاگ و بلاول سے۔ سوکل سنگت لچھاسا گ سے۔ اور سکل بلاول دونوں کے

---

[1] دونو پوریا مین رکھب کومل ہے مگر رات مین پنچم زیادہ لگتی ہے واسطے حفاظت مارواکے۔ اوردن مین پنچم نہین لگتی ہے۔ فرق پنچم کا ہے۔ مارواپوریا کا دشمن ہے۔ المولف ۱۲

مشہور ہوئے اور بلاول کوون کا کلیان بھی کہتے ہین - اور بیچ سنگت مین سے ایجاد سلطان شرقی نایک قوالی - اور ٹوڑیان چودہ ہین -

اول ٹوڑی خاص - دوم ٹوڑی براری سنگت سارنگ سے بہ سہنس وکا نہرا و مقام نیشاپور سے ایجاد امیر خسرو - سیوم ٹوڑی جونپوری ہے نہایت رنگین سنگت مالسری و بھیروی سے ایجاد سلطان شرقی - چہارم رامان ٹوڑی سنگت رام کلی و مالسری سے - پنجم رسولی ٹوڑی سنگت وہنا سری و ملتانی کی - ششم بہلی ٹوڑی سنگت کھنڈیہ راگنی کہ بہت کم گائی جاتی ہے - ان چار ٹوڑیون کے موجد سلطان شرقی فرمانروا ے جونپور نایک قوالی ہین بلکہ بہت سے راگون کے موجد ہوے ہین بعد حضرت امیر خسرو ایسا نایک قوالی کا نہین ہوا اور اہل تصوف بھی باکمال صاحب نسبت ہوے -

ہفتم ٹوڑی ستارہ سنگت کافی وکا نہرا ایجاد چنچل سین قوال نہایت خوش رنگ - ہشتم ٹوڑی فیروزخانی سنگت بلاول ایجاد فیروز خان قوال - نہم ٹوڑی لچھمی اس راقم کی سماعت مین نہین آئی ہے - دہم ٹوڑی بلاس خانی از بلاس خان قوال سنگت بھیروی و ویبھاکر - یازدہم دیسی ٹوڑی سنگت اساوری - دوازدہم ٹوڑی اساوری سنگت بھیروی ایجاد امیر خسرو - سیزدہم ٹوڑی لاچاری سنگت استاتی کی - چہاردہم ٹوڑی بیلاولی یا نین کی بیتی نایکین کی گوئیے کہتے ہین -

اور اساوری سنگت مالی گورا سے اور جونپوری اساوری ٹوڑی و اساوری مل کے ہوئی - اور پوربی سنگت پوربیا سے اور موجد اسکے امیر خسرو اور پوربیا ایجاد کسی نایک سابق کی سنگت مالسری سے اور بھیروین سات ہین

اول بھیروی خاص دوم بھیروی ملاسنانی بیل کافی کا - سوم بھیروی براری ایجاد میران مدہ نایک میل براری کا - چہارم بھیروی سنگت سندھ کا دھن مشہور ہے ایجاد سلطان شرقی - پنجم بھیروی آسنی ایجاد جناب حضرت میر علی صاحب منور - ششم بھیروی سنگت متقابل ہاسے تاری و بھیروی (؟) و سندھ - ہفتم بھیروی سنگت ٹوڑی ایجاد از سابق نایک کی - ہشتم بھیروی کرم آسنی ایجاد [illegible] سنگت [illegible] مقام نیشاپور

فارسی دو تورکھین تیور کو مل شامل کرکے نامزد کیا ہے

اور زلیف ایجاد امیر خسرو نہایت خوش رنگ و دردناک سنگت کافی وسندھورہ و بھیروی و کھٹ کی ہے۔ مگر بدانست اقم رنگت کھٹ کی پائی نہین جاتی ہے اور ایک عالم بلکہ اکثر گویئے کھٹ راگ کو زلیف قرار دیتے ہین ہان زلیف ڈومنیون کی علیحدہ ہے وہ البتہ مشابہ کھٹ سے ہے اور وہ بھی دراصل کشا بھیرون سے ہے کھٹ بھی نہین ہے۔ ڈومنیون کی زلیف مشہور کردی ہے اور اکثر قوالون وکلاونت عدم وقفیت سے بھیروی بلاس خانی کو زلیف کہتے۔ چنانچہ ہمارے احمد خان نے نوازساکن قصبہ اسیون علاقہ لکھنؤ نے کہ اس کام مین اپنے فن کا یکتا ہے اور موج خان کلاونت ساکن دہلی کہ دھرپد بہت اچھا خاندانی سلسلہ اُن کا تانسین سے ملتا ہے غلام رسول بھانجے اپنے سے کہ خیال بہت اچھا گاتا ہے بھیروی مذکور کو زلیف بتادیا ہان نواب علی نقی خان بہادر وزیر شاہ اودھ نے لاریب جناب میر علی صاحب قبلہ کے سوزون پر ہولی بنائی ہے یا آنکہ جناب قبلہ بابو رام سہائے صاحب کی چیزین زلیف ہین لاشک بہت صحیح وسوہل بنی ہین الا کھٹ کلاونتی اور ڈومنیون کی زلیف کی صورت کسیقدر ملتی ہے لاکن جب بھی بڑا فرق ہے اوپر شرح ہوچکی ہے۔ اور

اہیری راگنی پوربی کی سنگت ٹوڑی وسندھورہ سے از حد خشک ہے۔ اور

جوگیا ساوری دونون مل کے مشہور ہے۔ اور

سارنگین کئی ہین۔ اول سارنگ خاص۔ دوم سارنگ مدھ مات ایجاد میران مدھ نایک بلگرامی سنگت دیس وسورٹھ ومدھ مات سے۔ سوم سارنگ بندرابنی کہ وہ قرینہ متھرا کے گانے کا ہے سنگت گورو گوڑ سارنگ سے۔ چہارم جوگیا سارنگ نہایت خوش رنگ ایجاد جناب میر علی صاحب مغفور سنگت جوگیا کی پنجم برجابنس ایجاد گوپال داس نایک سنگت کا نہرا۔ ششم لنکا دہن سنگت کامود و شہانا ایجاد بیجو باورے ہفتم میان کی یعنی تانسین کی سارنگ سنگت دیس کی۔ ہشتم گورسارنگ سنگت گورا ایجاد از نا کان سابق جملہ آٹھ سارنگ

راقم کی سماعت مین آئین شاید زیادہ ہون - اور

جیت سری دن کی کومل رکھب سے میل سری دیپک یا اور جیت رات کی تیور رکھب سے سنگت سنکرا ویمن وکیدارا - واللہ اعلم موجد انکا کون ہے - اور سلطانی نہایت خوش رنگ میل بھیم پلاسی وملتانی ومنا سری رکھب کومل ایجاد حضرت سلطان عالم مرزا محمد واجد علی شاہ بادشاہ ملک اودھ - اور ملکاس کا مود سنگت تلنگ وکامودی راگنی دیپک کی - اور پردیپکی سنگت دیپک واہیری وساونی نہایت مشکل وخوش ایجاد حضرت امیر خسرو صاحب - اور سندورہ ایجاد دھوندیا ہونا ایک سنگت سندوری راگنی ہنڈول وکافی کی - اور ساونی ایجاد ارجن کہ منجملہ دیوزادان صاحب مت تھا بشمول اکیس اہل مت سنگت ملاری وٹ ملاری سے - اور ملاری وٹ ملاری سنگت چھایا ودیس سے - اور پرنج میل الہیا اور بھاگ سے - اور اشینی سنگت گوجری سے - اور گوجری سنگت براری کی اور پوریا دھنا سری اور دھنا سری مین سنگت پوریا دسری کی - اور ہنسا سری سنگت پوریا رات کی فرق مدھم وگندھار کا ہے پوریا مین پنچم زیادہ لگتی ہے - اور پھول سرے سنگت بھیم پلاسی وملتانی وگوری سے - اور دھول سرے سنگت ماروا اور دھول کہ دھنون مین ہے یہ راگ ساختہ مغنیان حال ہین پوربی کے نہین ہین - اور پوربی مین سنگت سری وپوریا دن کی ایجاد امیر خسرو - اور بھیم پلاسی سنگت پوربی وملتانی سے اور ملتانی سنگت پیلو وٹوری سے - اور مارواسنگت مارو وپوریا سے - اور کھنڈ سنگت سوہب سے کہ دھن ہے گندھار وتکھا وکومل لگتی ہے - اور جنگلا اور پیلو اور برادیہ چارون ایک صورت پرہین فرق اوچار کا یکساں سُرتون سے ہے اور بندھن سب کا ایک ہے - اور پیلو ایجاد ہے گوپال لعل کا سنگت ملتانی وغیرہ - اور کافی ایجاد گتیش مست کی ہے سنگت کانہڑا وبھیروی سمپورن سے بلکہ سرگم معمولی سے کافی پیدا ہے - اور گور راگ پوربی کا ہے سنگت بلاول وچھایا وکیدارا وکامود سے - اور جوگیا ایجاد نائکان سابق اہم نامعلوم سنگت بھیرون وکالنگڑا - اور پنچم نہایت خوبصورت ان پانچ راگون سے مرکب ہے بیکار ورام کلی وکوکبہ وبہاس وپہاسا گ سے اور ترون مین راگ سے ہے پوربی وپوریا دسری سے اور بیدھنی سنگت پردیپکی کی بنا دیتے ہین

اور بہار قوالی ایجاد امیر خسرو سنگت کا نہڑا - دوسری بہار تالسین کی سنگت کا نہڑون سے اور بہار ہر ایک راگ معمولی کے اُستادون سے بنی ہین اور ملار ایک خاص دوسرے ملار تالسین سنگت کا نہڑا و سارنگ تیسرے دھوریا ملار ایجاد بیجو میل سارنگ و بہلیو - چوتھے سُور کی ملار سنگت سورٹھ و دیس سے - اور غارا سنگت کا نہڑا و بسنت سے - اور سیلنت کلاونتی سنگت بہار راگ پوتھی سے اور سیلنت قوالی ایجاد امیر خسرو خوش کیف سنگت سوہنی و پنچم بہار سے - اور موہنی ایجاد مولف یعنی راقم سنگت الہیا بسکل و جھجھوٹی و بہاگ دیکھا دے کے مرد بہ موہنی کیا - اور سروری ایجاد راقم بہاری و جھجھوٹی و مقام بوسیلک و اصفہان وغیرہ کا رنگ دے کے صورت جداگانہ نکالی -

(تحقیقات از راگ درپن فقرات صوبہ اثنیر) بیان سنگت و بنائے راگہائے اختراعی کہ اس راقم کی تحقیقات سے صحیح و درست نہ ہے (تتمۂ پردۂ اول)

راگہائے سنکیرن و سالنگ کہ عبارت راگ و راگنی و بعد ازان یعنی سنکیر عبارت ہے راگنی و پتروں راگ سے - اور سالنگ وہ جو کہ بعد ان کے نائکان وغیرہ نے اختراع کئے - اس مولف نے کا نہڑے سے شروع کیا ہے اوّل عارفون نے پانچ قسم کا کا نہڑا نکالا - بعد ازان اٹھارہ قسم کہ اُسکی تصریح ہو چکی ہے - اب خلاصہ یہ کہ کا نہڑے کو باکیسری کیا و ہنساری کے میل سے او ملار کے میل سے اوڈو نا ہوا - اور فرودست کے میل سے شاہانہ اور جو کا نہڑا و دیوسری و سنکل انگ ملایا پوریا ہوے کھاڈو ہے - اور کامود بھی پانچ قسم کا ہے - اوّل گونڈ بلاول سے کامود ہوا - اور کامود سُدھ ملار سے گایا سُدھ کامود ہوا - کلیان و کامود ملا تو کلیان ہنودہ کامود ہوا اور ساونت کامود مل سے ساونت کامود ہوا - اور کامود وکھٹ مل سے تلک کامود ہوا - اور سُرتی و کیدارا و سنکرابھرن یکجا کیا مالسری ہوے - سمپورن سیت گاوے اور جو مالسری سا ملکے وجہ یہ ہے کہ ایک سُر خالص مالسری کا بھی ہو تب نام قرار پاوے - مگر یہ راست فقیر یہ جواب بیجا ہے جبکہ دو یا چار راگ مجتمع کئے تو نام رکھنے کو مصنف کا اختیار ہے - جب کئی جنیرین ملین تو نکل جداگانہ ہوئی نام رکھنے کو اختیار ہے - اور گوری و ماروا و جیت سری مل سے دہنا سری ہوے - اور پوریا دھناسری و دیسکار سے جیت سری ہوے - سمپورن

اور بیراری کو جیت سری مین ملایا دھول سری ہوے - اور للت دیوارا و بھیم پلاسی مل کے رام کلی ہوے
اور گونڈ و اندو گوری مل کے گن کلی ہوے اور گنگری بھی کہتے ہین سمپورن وقت سمانیکال یعنی سام اور
گوجری و اساوری مل کے گونڈ کلی ہوے اوّل گورکھ ناتھ نے اسکو بنا کے گایا اور ٹوڑی اساوری و سیام
دھول و گندھار و بیراری مل کے کھٹ سار ہوا سمپورن اور کیدارا و کلیان و کانہڑہ و چندر سری و سیام مل کے
منگل اشٹک ہوا اور اساوری و پوربی و بھیرون و دیوکند ہار چار مل کے بجوراشٹ ہوا - اور نٹ نو قسم پر ہے
یعنی یا گیسری و پوریا و مدھ مات مل کے شدھ نٹ ہوا سمپورن ہے اور نٹ اور کیدارا و ہمیر مل کے نٹ
کانہڑا ہوا اور کیدارا و نٹ مل کے فقط نٹ کیدار ہوا - اور کانہڑا و نٹ مل کے نٹ کانہڑو ہوا - اور سوہون
ہے اور نٹ و ملار مل کے نٹ ملار ہوا - اور نٹ و کامود مل کے نٹ کامود ہوا - اور نٹ و سارنگ مل کے
نٹ سارنگ ہوا کہمارے اور پوریا اور ٹوڑی مل کے راگ ترائین ہوے - اور دھول و مدھ مات و دھنا سری و
کلیان و کامود و کیدارا و ہمیری و کانہڑا نٹ کے ساتھ ملایا تو ناٹ گرتہہ ہوا - اور اوّل ہین بل دیو جی نے
گایا ہے وہی موجد ہوے - اور سری راگ و مالوہ و نٹ مل کے گرتہہ پہاری ہوے - اور گوری و بہیماس و
انہیناس و کرہ مل کے سرستی ہوے - اور گوری و مالوہ مل کے پوربی ہوے سمپورن وقت خوشی کے گایا و
اور چیت پہاری اور مارو اور چندر بھانو دھنا سری مل کے بڑہنس ہوئی اور ترون و پہاری مل کے متوہر
گوری ہوے - اور ملار و مالسری مل کے مدھ مات ہوے اور صبح کو گایا ہے - اور نٹ نارائن جیت سری و شنکر
ابھرن مل کے ترپتی ہوے - اور وکیدارا مل کے شنکر ابھرن ہوا اور پہلے اسکو مہادیو نے گایا ہے اور
لتانک دھن و مدھ مادھوی و بیراری و شنکر ابھرن مل کے نٹ نارائن ہوا اور راگ سما کہین اسکو اور پنچم راگ کو
چھہ بین لکھا ہے اور بھیرو و مالکوس کو باہر کیا ہے - مگر بدانست راقم کے راگ سما کو اسنے غلطی کی - اتفاق را
دیو تالینا چاہیئے اور جیت پہاری اور گوری مل کے لتانک دھن ہوے اور یہ تمام ہوشنگ و بیرا چاہیئے - بہرحال - اور
دیپ گری و پوربی و گوری مل کے پوربی ہوے اور مالسری و ملار مل کے کمل دیو ہوے - اسکو

بھی اوّل ہنومنت نے گایا اور دیسی واسا دیری وکھٹ مل کے اندھاوتی ہوئے اور دیسکلی و ٹوڑی و ترپیتی مل کے براری ہوئے اور سمپورن ہی اوّل ترتیب ہوئی ہے بانی مہادیو اور مارو و ہول و دھناسری و کبھاری مل کے پٹ منجری ہوئے۔ اور مارو و کیدارا و جیت سری سودہ مل کے کنٹتا ہوئے۔ اور بھرت سنگیت مین چھ سر کی راگنی لکھی ہے اور بھیرون و کانہرا دسری راگ و سارنگ برابر مل کے ٹنک ہوا۔ اور سندھورا و ملار و کیدارا ملاتو ناگ دہن ہوا۔ اور لکھا ہے کہ اسکو ناگ لوک مین کالی مین یعنی زیر زمین کہ ملک ہے سانپون کا اور اوپر زمین کے جو ہے وہ از قسم جنان ہین اور ناگ بانی بھی تحت الارض کی زبان مشہور ہے اور سیام و دیسکلی و کلیان و گوجرے مل کے اہیری ہوے۔ شام کو گاتے ہین اور اسکو اول کنہیا نے گایا بانی اسکے کنہیا ہین۔ اور سنکرابہرن و سورتھی اڈانہ مل کے رہس منگل ہوا۔ بنگ پال و گوجری و پنچم و گندھارو بھیروی مل کے سورتھی ہوے اور سری راگ و مالوہ مل کے راج بلس ہوا اسکو اول مازو نے گایا وہی بانی میانی اسکے ہین اور ٹنک سدہ و گندھارو مالسری و بھیم پلاسی مل کے سیلس سودہ ہوئی اور دھول و گونڈ مل کے سوہنی ہوے۔ اور ٹوڑی و وکھٹ مل کے دیسی ہوے سب وقت گاوے اور سارنگ پوربی سودہ مل کے دیوگری ہوئے۔ اور دیوگری کو دیوتا گاتے آئے۔ اور کلیان و بہاگرا و کانہرہ مل کے کلاہل ہوا اسکو بھرتھ نے گایا پھر تھ پسر جبرت بطن کبکئی سے تھے۔ اور سنکرابہرن و سری راگ و مالسری مل کے سری رون ہوے۔ اور بلاول و پوربی و کیدارا و دیوگری و مادھو ہرش مل کے گگب فصل سرورتا درو کرتا رس ہین گاوے۔ اور رام کلی و سیام و گندھارو منگل مل کے گوجرے ہوے اور جیتی و گوری و سری رون و بیراری مل کے بچترا ہوئی اور نٹ نارائن و کانہرا و ملار مل کے کلاپی ہوے اور للت و لیلاوتی و بھیرون و پنچم و پوریا مل کے ہنڈول ہوا۔ یہ طریقہ بھرتھ نے اپنی مت مین لکھا ہے اور چونکہ یہ راگ ہے لہذا میل راگنی کا اسمین نہین کیا امتا وصد قنا۔ مگر اس مولف کو اسمین اعتراض ہے کیونکہ ہنڈول چھ مین ہے۔ اول یہ چھ راگ قرار دیئے گئے تو میل اور راگون دیتی پتر ون کا کیونکر ہوا اور راگ ان چھ کے بعد ہوئے۔ ہان بعض مت سے بیگھ و مالکوس کے

چھدست باہر کیا ہے الّا ہنڈول کو کسی اہل مت نے باہر نہین کیا باوجودیکہ بھرتھ مستین بھی ہنڈول چھین
سہے مگر میل بچا فقیر اللہ صوبہ دار گجرات و کشمیر نے اپنی کتاب راگ درپن مین یہ حوالہ کیا ہے لیکن سنگیت سار و سنگیت
درپن و بھرتھ سنگیت ورتن اکثر رسالہ ہاے فارسیہ مین مولّف نے کہین نہین میل نسبت ہنڈول کے دیکھا
فقیر اللہ نے حوالہ پوتھی نرپت نرتی و چندراولی مت بھونتی کا حوالہ دیا ہے سو وہ مت اور متوان اور نائکون کے
نزدیک پایۂ اعتبار سے ساقط پس جبکہ مت ہی غلط ہوئی تو اسکا حوالہ کیا۔ اور سب کا اتفاق ہے کہ
پانچ راگ مہادیو نے باندھے۔ اور دیپک ایک راگ پاربتی زوجۂ مہادیو نے نکالا ہے۔ اور بسنت و
ساونت و کلیان و کامود مل کے میگھ راگ ہوا۔ اسمین بھی اعتراض اوّل ہے گو کہ بعض مت نے اسکو باہر کیا
سہے۔ الّا اتفاق و غلبہ مانا لینا چاہیئے۔ ہان اگر یہ کہو کہ اس راگ سے فلان فلان راگ یعنی پتر نکلے ہین
درست۔ یا آنکہ فلان فلان سر راگ کا پتر ون مین جا ملا اس سے ایک شکل قائم ہوئی خیال کرنا چاہیئے کہ
یہ نظیر لائق دادوہی مولف کے یعنی باپ سے بیٹا پیدا ہوتا ہے اور بیٹے سے باپ غیر ممکن۔ اور رام کلی
دگوجری و دیوگندھار و پنچم و نیک پال مل کے بھولا بنایا گیا ہے اور سدہ سنکرا و نٹ و کانہرہ و ملار سے
ویساکھ ہوا۔ اور گوری و بڈہنس و ٹنک یکجا کرو تو سری راگ ہوتا ہے۔ اعتراض اول سری پنچھین ہے اور
دیوگری و سارنگ و ملار و بلاول سے بنسبتہ ہوا۔ اور للت دھن و سورتھی و بلاول مل کے تشکر من ہوا اس کو
ہم اہل مت نے لکھا ہے کہ بجز مہادیو اس راگ کو اور کسی نے نہین گایا ورنہ کسی کو آیا۔ اور سارنگ اور
بلاول مل کے بلاولی ہوئی۔ اور سوتراسے و سورتھی مل کے کامودنی ہوئی اور کلیان و کیدارا و بلاول سے ایمن ہوا
اور کیدارا و کلیان و ایمن سے ہمیر ہوا۔ اور گورینا نہ نے اول گایا اور سند ہوا ساوری و بھیرون و دیوگری
مل سے کمبار ہوا۔ اور گوری و سیورت مل کے کنہاری ایجاد کنتیش اور نٹ نارائن و ملار سارہ و ہمیر و بلاول
مل کے مدہ متھن ماہوئی نام ہوا۔ ایجاد کنہیا۔ اور للت و بہاس و بسنتہ و دلسکار مل کے اکرم پنچم ہوا۔ اور
لکھا و بسنت مل کے پنچم ہوا۔ اور نٹ و ہمیر و بہیرو سے گور راگ ہوا۔ اصل اس راگ کی گجرات ہے وہین سے نکلا

اور کیدارا دگوری وسیام ملایا بہاگرا ہوا وقت شب - اور ملاول دباگیسری مل کے سوہا ہوا - نٹ نارائن و سورٹھی مل کے نارسارنگ ہوئی اور بڈہنس وستدھ کلیانا شیورتی ہوئی ایجادرت ران اور شیورتی واساوری مل کے سندھوی ہوسے - اور للت ودیساکھ وکانہرہ دسری راگ مل کے تمرو اہوا - اور کوکلت وکانہرا وسوہا مل کے کلاہرین ہوا موجد بہادیو - اور گن کلی وکلیان مل کے بھوپالی ہوئی - اور للت ودہناسری وبہوسری مل کے ٹوڑی ہوئی - اور سودہ وسیام وبھٹیار بھیروی ہوسے - اور دیپک دسرتی سے دیپادتی ہوسے موجد اسکا راجہ بنت ہے اور ٹنک وٹوڑی ودیوگندھار مل کے بہیرے راگ ہوا اور بہیرے وگوند وگوجری سے بنگالی ہوسے اور بسنتہ وبہباس پنچم مل کے للت ہوا - اور نٹ وسارنگ ومیگھ سے نندنا رہوا - ونٹ وکیدارا دکا تہرہ وکردو کا مودوانیاس مل کے ساونت ہوا صبح کو گاوے اندھیرے وقت پر آنکاں درحقیقت انکی کہ راقم نے رقم کی ہین - راگ ساگر ورسالہ منصور وراگ پرکاس ونغمات آصفی وراگ درپن وغیرہ سے مستحق ہوسے - علاوہ برین حضرت امیر خسرو قدس اللہ سرہ وشیخ بہاءالدین ذکریا ملتانی قدس سرہ العزیز نے : سلطان حسین شرقی وغیرہ استادان کاملین سے نکالے ہین میر علیہ الرحمۃ نے جملہ راگ اڈو وکھاڈو وغیرہ کو کرین کیا اور نام جداگانہ رکھے یا ین ترتیب بیراری ومالسری ہین ذوکاہ حسینی ختم کرکے موافق نام رکھا اور نواولی زیرکو ملتانی ہین ملا کے بجیر نام رکھا - اور پوربی کو غنم کہتے ہین اور مقامات فارسی سے شہناز کہٹ ہین ملا کے ترکیب نام رکھا اور فارسی ودیسی ومارگ ہین کھٹ راگ ایک سے ہے علاوہ اسکے کلیان[1] ودلسکار[2] ودیساکھ[3] وگوجری[4] وگوند[5] سودھ[6] وسندھ[7] ودسی[8] ونٹ[9] وساونت[10] وترون[11] وبھوپالی[12] واشک منگل[13] وبھیروی[14] ومارو[15] وبنگال[16] کا قرغانہ نام کیا - اور قرغانہ مقام فارس سے داخل کیا - یہ راگ مشابہ راگ فارسی سے ہین اور بسنتہ وسارنگ مشابہ عشاق ودیلاولی وگوند سارنگ کو راست ہین ملا کے سر پردہ نام رکھا اور کانہرو چندراگ بالا بل کے فرودست نام رکھا آہنگ فارس شامل کرکے اور ایمن اور شہر بنزملا کے بسنتی نام کیا اور پوربی وبہباس وگورہ وکن کلے مل کے نوراں ہوا - کلیان ہین شہر بنزملا کے ضم نام رکھا وسازگری وخراسان ایک سے ہے - اور بہت سے ایجاد ہین کہ

ترقیم ہوچکی ایجاد سلطان شرقی شام وغیرہ رقم ہوئی چندراگ دیگر رقم کرتا ہوں - جیسے رسولی ٹوڑی مین ملتانی و
ودھنا سری مل کے ممتدی ہوئی - اور اساوری مین جونپوری ٹوری مل کے جونپوری اساوری ہوئی - اور بسنتہ
مین جونپوری ملا کے جونپوری بسنتہ نام زد کیا - اور شیخ بہاءالدین ذکریا کے ملتانی خلیفہ شیخ المشہور شہاب الدین
عامل تھے اس علم کے بہت راگ بتائے - چنانچہ منجملہ ان دھنا سری مین ملتانی ملا کے ملتانی دھنا سری کیا -
اور پوربی ودلسکار ملا کے بہادر سے نام رکھا وسلطان بہادر گجراتی نے کانہرہ چندا اختراع کئے اور سیام
ودکھنیا بچی مل کے کلیان ہوا اور جیسے شیام کلیان ہمیر کلیان وجیت کلیان انکو کلیان کانہرا کہتے ہین - اور
ناتھین مرحوم نے کانہرہ مین کلیان اور اساوری مین دیوگندھار ملا کے درباری کانہرہ نام زد کیا - زمانہ اکبر
مین عطائی گانے والے تھے مگر تانسین اور بازبہادر مرزبان مالوہ نغمہ سرائی مین بے ہمتا تھے اور استاد دیگر
بھی تصنیف کا مل کرتے تھے گو نایک نہ تھے - دیگر استادون نے یہ قاعدہ جاری رکھا ہے جیسے کلیت پنچم یعنی
پنچم مین کلیت ملا کے یہ نام رکھا - اور پنچم ہاردو دھنا سری مل کے ہوئی - اور اڈان اساوری اڈانہ مین اساوری
ملائے - جیت کلیان پنچم کلیان کے جیتا سری ملائی - اس قسم کے راگ بہت سے ہین مثل گورسارنگ
کھنبایچی تتی - ٹوڈی ملتانی - ٹوڈی مالنہ پنچمی گوری - پہاڑیا ناٹ آخر روز گاتے ہین - اور زوجہری چیجاوتی
سانیکال گاتے ہین اور امین کلیان - امین بلاول اور امین کیدارا - امین سارنگ - امین سیام کہیم کلیان
پوربی - کلہاری کھاڈو - مون دمیان - نارائن سیام - سمپورن - سانیکال باڈہی وقت سانیکال - گور - آخر روز
ابہیری اوڈو وقت سانیکال سالنکناتہ وقت غروب آفتاب - ترک توڈی مقام عراق داخل حسینی ٹوری
مین دوکاہ وحسینی مقام داخل کیا - سیاولی - لیلاوتی - کھاڈو - مانساہی کلیان موجد راجہ مان گوالیاری اور
اسکو ساوتی بھی کہتے ہین - اور دیسکار دگوری وبہاس مل کے تردن ہوا وقت سانیکال - جیتی - کہنبادتی
جیت سری - ابہیری ٹنک - بیراری مل کے کابرگوری ہوئی دیار گجرات مین اکثر گاتے ہین - اور مالی گورا
وودھنا سری د پوریا دھولا دیا رپتی واساوری مل کے مالی گورا بنا - ٹوڑی کریم وسالنک ونٹ وورالی

حاشیہ صفحہ کے حاشیہ پر دوسرے سرخی سے نظر ثانی کے لیے آیا، یا وداشت لکھ دی ہے۔ پرنٹر

گورہتبال مل کے ویسے کار ہوا سمپورن وقت دوپہر روز پنچم وجیاونتی وکھٹ ومارو وسارنگ وشاونی ملاوتو مالکوس ہوتا۔ اور مالکوس چھ مین ہے۔ اور چنانچہ اس فقیر نے بھی چند راگ باندھے۔ جیت سری وہنڈول وکیدار املاسے جیت بسنتہ نام رکھا۔ جیت سری وکلیان وپوریا دھنا سری بسنتہ ملاکے پی سند ہوئی تا مزد کیامنی گوڑ والی گوڑ سارنگ نٹ بھاکر استوہا ملار دیوگری کو شدراوتی نام رکھا۔ اور اڈانہ اوکیدار املاسے اڈان کیدار نام رکھا۔ سیام وسارنگ ملاکے سام سارنگ نام رکھا۔ اس قدر راگ راقم نے اور باندھے ہین اور چار پانچ راگنیان اول مرتب ہو چکی تھین وہ مندرج پردہ اول ہین۔ علاوہ برین اب تتمہ کیا گیا۔ اب تصور کرنا چاہیئے۔ مقام غور ہے یہ راگ جو راقم نے باندھے۔ اگر ہر ایک چاہے جیسے کئی قسم رنگ کے ڈوری ملاکے کوئی بیل دے اور رسی بناوے اس طرح کے راگ ملاکے نراگ قرار دے تو اشکال ترہے راگ نہین ہوگا وہ راگ ساگر کہلاتا ہے کہ جس سے ہر راگ کی شکل نظر پڑے۔ دلیل اوپر ان راگون کے ہے جیسے اوستادون نے باندھے ظاہر ہے راقم کی کیا حقیقت۔ صاحبان مطالعہ کنندگان سے جو صاحب وقوف رکھتے ہون جائے سہو پر نظر پردہ داری اصلاح فرماوین۔ اور اس مولفت کو بدعائے خیر یاد فرماوین لاوین عنداللہ وعندالناس اول صاحب تصانیف اہل اللہ ہو خواہ نیک خواہ بد انسان ہر وقت خوش ہو داخل حساب نہین ہے ایسا چاہیئے جیسا یہ کہا ہے۔

مثنوی

کسانے کہ یزدان پرستی کنند — برآواز دولاب مستی کنند
برقص اندر آیند دولاب وار — چو دولاب بر خود بگریند زار

اثر نفس ہم جاتین کہ نیک وبد خورد کلان جو سنے وہ خوش وبشاش ومحو ہو جائے ہان یہ بات جو متصوفہ اہل تصوف ہین انکو اب بھی حاصل ہے اور یہ راقم سگ تباخوشہ چین یا بافتون ہیچ مدان بہرحال معترف وعفو تقصیرات ہے

پردہ دوم بیان دہنون مین

ناظرین باکمال ومتیقنان حال پوشیدہ نہ رہے کہ دہن بروزن تتن ایک اسم ہے اسکو قوال اور کلاونت بہت کم جانتے ہین۔ ہان

شوری ولد میان غلام رسول قوال لاثانی کہ موجد ٹپہ کا ہوا۔ اُس نے تحقیقات دُھنوں کی سیاحی کر کے بخوبی کی تھی اور زبان بھی ملک پنجاب حاصل کر کے ٹپہ اُسی زبان مین رویہ دھنون پر رکھکر رایج کیا۔ یا آنکہ جناب میر علی صاحب یا جناب بابو رام سہائے صاحب نے بخوبی تحقیقات بہم پہونچائی۔

خلاصہ دُھن۔ مخفی نرہے کہ روایت اوّل یہ ہے کہ جس ملک کا جو طریقہ گانے کا ہوا مثلاً دھوبی چمار گڈریہ کہار راہیریا اور قوم رذیل اس ملک خواہ اور کسی ملک مین اپنے اپنے طور پر گاتے بجاتے ہین تو کوئی گویّا یا عطائی اُنکو تعلیم نہین کرتا ہے اپنی طبیعت سے جو اُنکے یہان کا قرینہ ہے اُس رویہ پر اپنے بخوبی گاتے ہین اور اُنکو ایک حظ اُٹھتا ہے بلکہ ہم لوگون کو بھی گانے سے سرور حاصل ہوتا ہے۔ اب مقام غور یہ ہے۔ ظاہر ہے کہ اگر کوئی شخص کسی چیز کو گائے پس خوش آوازی کے باعث وہ خالی مزہ سے نہ ہوگا۔ اور جبکہ باہر مزہ سے نہین ہے تو بہرحال اُس سے صورت راگ آشکارا ہوگی بلکہ تمامی راگ اُنکے باوجودیکہ علمائے صحرائی ہین۔ اکثر راگنیہاے مندرجہ کتبہاے ہندی اور مقامات فارسی سے مطابقت کرتے ہین بسبب متفق ہونے مزون کے۔ اب خیال فرمانا چاہیئے کہ جس طرح سے جس ملک کا رویہ ہوا اُسی طور پر وہان کے لوگ گانے بجانے۔ جیسے کہ سارنگ بندرابنی ہے تو نام ملک یعنی اُس مقام کا آیا اور بندرابنی کہلائی۔ اسی طرح جہان کے لوگون کا جو قرینہ ہوا تو اُس ملک کے نام سے وہ دُھن نامزد ہوگئی یعنی جو نام ملک کا وہی نام راگ کا ملقب بہ دُھن مشہور ہوا بلکہ جو دھن خوش رنگ ہوئی وہ گویئون کی پرستا مین آ کے زیادہ شہرت پاگئی۔

اور روایت دوسری یہ ہے کہ جس کسی ملک کی راجہ کی بیٹی یا زوجہ نے اپنے طور پر گایا تو اُسی کے نام پر اُس رویہ کا نام رکھا گیا اور انہ نام دُھن مشہور ہوئے۔ چنانچہ مرومان کوہی کے قرینہ پر پہلے راگ کا نام یعنی پہاڑی رکھا گیا اُس مین سُر کافی اور ستدھ کے لگتے ہین اُنکو کوئی تعلیم نہین کرتا از خود گاتے ہین۔ دوم جھجھوٹی کہ وہ مطابق ہے مایہ غاری سے سیوم پہاڑی جھجھوٹی دونون کے مشترک ہوئین۔ چہارم جھجھوٹی پہاڑی کہ وہ مشتق ہے مقام حسینی ولایت سے اور راگ ہندی مین گن کلی سے اتی ہے پنجم پہاڑی ہمارے ملک مشرق مین

جھوٹی سے ملتی ہے۔ ششم سندہ ملک مغرب مین بھیروی سے ملتی ہے ہفتم سندھری نام دختر راجہ پنجاب اُسکے گانے کا یہی طریقہ تھا اُسی کی ایجاد ہے اُسی کے نام پر اسکا نام مشہور ہوا تیلنگی راگنی سے ملتی ہے ہشتم کھماچ نام ملک کا ہے وہان کے رویہ کا یہی نام پڑگیا سورٹھ راگنی سے ملتی ہے۔ نہم سندھ کھماچ دونون مل کے مشہور ہوئی مابین سندھ وحیدرآباد مغربی کھماچ بالا سے کوہ واقع ہے۔ دہم دھول ملک ہے قریب سرنگاپٹن آ۔ نشر وہان کا والی راجہ میسور تھا حیدر علی خان نایک نے وہ ملک لے لیا تھا۔ بیٹا اُنکا ٹیپو سلطان بادشاہ صاحب سکہ ہوا۔ بعد عہد محمد شاہ شہنشاہ دہلی جنگ فرنگ مین مارا گیا بیٹے اُنکے باوجود مستعدی افواج جرار تاب مقاومت نہ لائی بیدل ہوکے بخوشی خود ملک اپنا صاحبان کمپنی کو تفویض کردیا جو کہ کثرت اولاد سلطان مرحوم بدجہ اتم یعنی بائیس یا کس قدر لڑکے تھے اُس سرکار سے اُنکے واسطے اذوقہ جداگانہ مقرر ہوگیا۔ حال مشرح اسکا تاریخ کارنامہ حیدری سے آشکارا ہے پس صورت دھول کی راگنی آلہیا سے ملتی ہے۔ یازدہم پھولانی نام دختر راجہ ماڑوار سے اس اس طور پر شہرت پائی یعنی وہ اس ڈھنگ پر گائی کہ آخر نام اُسکا بہ لقب ڈھن مشہور نزد یک ورہوا ملتانی دھناسری وجھوٹی سے ملتی ہے۔ دوازدہم[۱۲] ملتانی ملتان مغرب ملک پنجاب مین مشہور ہے وہان اسکی زیادہ کثرت ہے بہیم پلاسی سے ایسی ملتی ہے کہ بجز تنت کاران ایسے ویسے گویون سے علیحدگی دشوار ہوجاتی ہے۔ سیزدہم[۱۳] سوہنی نام دختر راجہ پنجاب کسی جگہ کا ہے تیور گندھار اور دھیوت جھوٹی کی لگتی ہے اور ملک کا مود سے میل زیادہ چنانچہ پیار خان رہا یہ کہ بالفعل اُستاد تھے اُنھون نے اس ڈھن کو ملک کا مود ٹھہرایا چنانچہ اس راگنی کی چیزین جیسے ایک گنواری ٹھمری یعنی چلم بہرت موری جرگئی چٹکیا سنیان نرموہیا کیرانچ نے اکثر دیہات وغیرہ مین گائی جاتی ہین مگر وہ لوگ راگ جانتے ہین اُنکو ڈھن سے کیا علاقہ اس سے کچھ اُنکی اُستادی مین فرق نہین آیا بلکہ وہ لوگ خود عدم واقفیت ایسی چیزون کے مقر ہین۔ چہاردہم[۱۴] لوم نام ملک ہے مغرب مین جھوٹی وبیلو سے ملتی ہے۔ پانزدہم[۱۵] چنگڑی زایل گوشہ مقام فارسی اور گوری

سلہ سکہ سلطان۔ سکہ زود رہان آسانی۔ شاہ ٹیپو سکندر ثانی ؛

ہندی سے ملتی ہے۔ شاتر[۱۶] دہم کلیانی نامہ دختر راجہ کلیان ہے گن کلی وبھیرون سے ملتی ہے ہفتدہم[۱۷] دہانی کہ اکثر ملک پوربین گائی جاتی ہے بروا دیپک سے زیادہ ملتی ہے ہیجدہم[۱۸] گہاکون ملک سمت دکھن و گوشۂ مشرق مین واقع ہے یہ بھی سپلو سے زیادہ ملتا ہے۔

اب تصور فرمانا چاہیئے کہ شلت تو مثلاً مالکونس اور مالکونس بہاگ اور مالکونس غار اور مالکونس کلیان و بین و سارنگ وغیرہ کی مالکونس مالکون وغیرہ سے مشتہر ہوئی ہین۔ چنانچہ جس طرح سے ہر ایک نائکہ نے دو دو ایک ایک سُر ہر ایک راگ و راگنی سے نکال ایک راگ یا راگنی اوڈو یا کھاڈو یا سمپورن مقرر کیا اور نام اُسکا علیحدہ کر دیا یا آنکہ اُسی راگ یا راگنی جسکا کہ میل یعنی رنگ زیادہ ہوا اُسیکا نام رکھدیا۔ چنانچہ اِس موکلت نے بھی چار راگنیان اول گوڑی پاستھانی۔ دوم سُرٹی۔ سیوم موہنی[۳]۔ چہارم بھیروی[۴] کرم اشٹیسی ایجاد کین اسی طرح دھنین مقرر ہین۔ الا فرق یہ ہے کہ راگ وغیرہ کو اُستادون نے ترکیب دیا۔ اور دھنون کو سرود سازگون و مکان نے خود پیدا کیا۔ بہرحال انسان کو فہم و ادراک درکار ہے ورنہ محنت و مشقت بیکار ہے۔ اور فی زمانہ بقول شیخ سودا

ع۔ فکرِ معاش عشق بتان یادِ رفتگان

اس زندگی مین اب کوئی کیا کیا کرے۔ بہت سی دھنین و راگنیان باعث اندوہ غم و افزایش لنبان و الم منقشہ لوح سینہ محو ہو گئین۔ کیا عجب ہے کہ ہنگام موافقت زمانہ یاد آئین[۱] اور رسالہ ہذا مین مرقسم ہو جائین۔

فصل نہم بیان اگہای قوالہای جنکو امیر خسرو علیہ الرحمہ نے ایجاد کر کے رواج دیا اور گوپال واس نایک ہند ہنگام مقابلہ شاگرد ہوا

سامعان محفل خوبی و تراننہ سنجان مجلس خوش اسلوبی پر واضح ہو کہ عہد علاء الدین غوری مقام دہلی مین پاس حضرت امیر خسرو علیہ الرحمہ کے آیا کہ حال مشرح اسکا باب ہفتم مین ہے۔ حضرت نے بوعدہ پیشتر اسکو رخصت

[۱] علاوہ برین اور پانچ مات راگنیان مندرج متمہ پردہ اول ایجاد کر کے کردی ہین واضح ہوگا

کیا اور حضرت امیر خسرو کہ مقامات فارسی مین استعداد کامل اور راگماے ہند کی بھی بخوبی مہارت حاصل کی تھی۔ علاوہ برین قرأت وغیرہ مین ید قدرت رکھتے تھے اور ہر صغار و کبار اُنکو نایکے زمانہ تصور کرتے تھے اکثر طفلان شرفا اور رؤسا تدریس و استحصال قرأت وغیرہ خدمت مین حاضر رہتے تھے۔ چنانچہ آپنے طفلان تیز دست و خوش آواز اور عقیل و فہیم انتخاب کرکے ہر ایک کو حسب قدر لیاقت کسی کو گانا کسی کو بجانا تعلیم کیا اول بعیوض پکھاوج ڈھولک نکالی اور اُسکے قاعدے علیحدہ کرکے سترہ تالین اپنی بمقابلہ وزن بحور فارسی مقرر کین۔ اوّل[1] خمسہ پانچ تال کی۔ دوئم[2] سواری چار تال کی۔ سیوم[3] فردوست پانچ تال کی۔ چہارم[4] پہلوان چار تال کی۔ پنجم[5] جت تین تال کی۔ ششم[6] زمانی سواری پانچ اور سات تال کی۔ ہفتم[7] پشتو ایک تال کی ہے اور اگر ایک ضرب کی دم دی جائے تو تین تال کی صحیح ہے۔ ہشتم[8] آڑا چوتالا چار تال کا ہے۔ نہم[9] قوالی تین تال کی۔ دہم[10] دو بہر تین تال کی۔ یازدہم[11] جلد تالا تین تال کا ہے۔ دوازدہم[12] بہومرہ تین تال کا مشابہ ہے روپک سات تال ہندی سے۔ سیزدہم[13] سول فاختہ تین تال کی ہمشکل ہے چیک سات تال ہندی سے معکوس کرنے سے۔ سول چیک اور چیک سول ہو جاتی ہے اور بعض مین اشتباہ ہے۔ تنقیح اسکی تال کے باب مین بالتصریح کیجائیگی راقم کو جس قدر یاد تھین ترتیب قلم ہوئین۔

اب خیال فرمانا چاہیئے کہ حضرت نے چار بول یعنی چار لفظ ڈھولک کے پکھاوج سے جدا گانہ نکال کے یہ تالین مرقومہ بالا مقرر کین کہ کرکٹ آن کت جنا اور ایک روایت سے یہ پانچ بول ہین یعنی کر جہن ٹٹ گن نا بس منجملہ اُن لڑکون کے جو کہ چابک دست تھے اُنکو بجانا ڈھولک کا بطرز نو تعلیم کیا اور یا بعیوض تین کے ستار نکالا تین مین سات تار اور دو[2] تونبی اور اُنیس[19] سارین ہوتی ہین اور دو[2] مضراب سے اور انگشت خضر جسکو چھنگریا کہتے ہین اُس مین ناخن مچھلی کے سفل کا پہنتے ہین اور دو زانو بیٹھ کندھے پر رکھ آٹھ انگلیون سے بجاتے ہین۔ اور آپ نے ستار مین ایک تونبہ اور ڈانڈ ماہی پشت لگائی۔ اور چودہ[14] پردے رکھکر تین تار قائم کئے اور ایک انگلی مین مضراب پہنکر بہر نشست مین بجاتا ہے۔ اور بین مین تین سو ساٹھ سرگم مقرر ہین۔ اور ستار

مین فقط بائیس قاعدے مقرر فرماکے چند لڑکون کو تعلیم فرمایا اور جس قدر کہ لڑکے خوش آواز تھے اُنکو گانا سکھایا
اب مقام تصور ہے یعنی بجائے دھرو دھرا ماٹھا و چھند و پربند و کبت و دوہرہ چھ چیزین خیال و قول و قلبانا
اور نقش و نگل و ترانہ ایجاد کیا اور جس طرح سے دھرا ماٹھا اور چھند وغیرہ مین تالین بدلتی ہین اُسی طرح
قول و قلبانے وغیرہ مین تالین بدلتی ہین - اب مقام تصور ہے کہ حضرت[1] امیر خسرو صاحب طریقہ تصوف
کا رکھتے تھے بلکہ دست بیعت حضرت نظام الدین اولیا کے تھے تو مذہب صوفیا مین سُر کہ جسکو کھرج کہتے ہین
دادِ الٰہی ہے اور یہی یاد اُسکی بیشک غیر نطوق اوپر آتی ہے پس معلوم ہوتا ہے کہ صدائے غلبان قلب ہے
کہ کیفیت وجدانی اوپر لاتی ہے لہذا اُسکو موسوم بہ سُر کیا ہے یعنی جبکہ آدمی بشدت رنج و الم مایل بگریہ ہوتا ہے
تو آواز اُسکی منقلب ہوکے رنگِ عریض پیدا کرتی ہے اور کلمات تعزیت خوبزبان اُسکی سے منتقل نہین
ہوتے ہین - الفاظ ہا ہی و ہو و وہ و واہ صادر ہوتے ہین چنانچہ الفاظ گریہ جو تھے اُنکو ساتھ الفاظ تانا بروزن
تانا - و تون بروزن نون - و آن بروزن جان - و آین بروزن کین مقرر کرکے بفقرات الاپ بروزن کیا
موسوم کیا ہے اور الفاظ الاپ زیادہ اس چھ قسم سے قوالی مین نہین ہین اگر ہین تو معیوب ہین -

قسم ترانہ | تراندہ بروزن فسانہ و لفظ تنا بروزن تنا - و دیم بروزن میم - و دُر بروزن سر - و نا بروزن جا
و تُوم بروزن موم - و تنا بروزن لتا - اور مثل اُسکے اور حروف مفرد ات مثل تا و دال و تون و الف و یا

---

[1] اسم نویسی آن چیز ہا کہ حضرت امیر خسرو علیہ الرحمہ اختراع کردہ اند و بعضی روایت و نیز معائنہ رسالہ حضرت امیر خسرو سے
واضح ہوا کہ آپنے اس قدر چیزین اختراع کی ہین قول و قلبانہ و ترانہ و خیال و نقش و نگار و بسیط و تلیلانہ و سوہلہ -

بس خیال کرنا چاہیئے کہ آپ نے نقش بجاے سُر کے مقرر فرمایا ایک نشر ہے و تانا تی مدارد و بسیط برابر چھند کے نکالا اور ترانہ نظم و نثر دونون بامعنی اور تلیلانہ تمام تلی و تانا اُس مین ہوتا ہے اور الفاظ فارسی نظم و نثر سے کچھ علاقہ نہین - اور ترانہ مین درنا و تانا در در بامعنی و بانظم و نثر ہوتا ہے -

اور سوہلہ مین تعریف کسی کی شادی وغیرہ کی ہوتی ہے اور ذکر نہین ہوتا ہے - اور نگار بجاے سُر اور تنی کہ اُس مین الفاظ تیلی تانا بھی ہوتے ہین - اہل ہند گاتے تھے اور قول برابر کیت ہے اور خیال چار مصرعہ کا و قلبانہ و مصرعہ پیش گوپال آپ نے گایا تھا -

ومیم ورا اور واو کہ جملہ آٹھ حرف ہوے سیواے ہرکٹ وتروٹ بروزن سلوٹ لاتے ہین مگر آٹھ حرفون سے جو زیادہ لگے تو ترانہ کے شمار سے باہر ہے۔ چنانچہ راقم نے صنعت حضرت سلطان عالم بادشاہ ودہ کی بھی رقم کی ہے وہ یہ ہے کہ ہر فقرات ترانہ مثل تانوم دنوم تا وتادیری بہ یرات ودیرتاکو بہ یارد و انزید وانتی اِن دو کو بھی کہ زیادہ آٹھ حروفون سے نہین ہین الا صورت مرکب کرنے الفاظ اُنکے کی دوسری ہے معکوس کیا اور انہین حرفون سے ترانے درست ہوے اگر کوئی صاحب فی زمانہ اِس طریقہ کو کرین تو حسب درخواست اُنکے آقاے نامدار ہمارے کو یاد رکھین۔ مگر حضرت امیر خسرو نے ترانہ بزبان فارسی ایجاد کیا ہے بامعنی یہ بھی ایک روایت سے ثابت ہے باین طریقہ یعنی دراآ دراآ ودرتم ودراجان من دراودرا۔

بہ تنگ آمدہ ام چند انتظار کشم　　بیا بیا کہ ترا تنگ در کنار کشم

اور طریقہ قلبانہ کہ اصل قلبانہ تھا باین صورت ہے زبان عربی اور ہندی شامل کی ہے تال سواری اور تالہ آستانی لقد صدق قولہ تعالیٰ۔ بھیجو درود اور سلام۔ انترا۔ امیر خسرو بل بل جاوین حضرت نظام الدین کے دربار گاوین قلبانا اور قول کہ اصل قولہ ہے کچھ عربی اور کچھ اور کسقدر لفظ ترانہ کے ملاکے مقرر کیا۔

آستانی تال تالہ حی یا دودرتالالے حسن ونظام الدین اولیا دیم دیم دردر دردرتلے تان تلے تنانانانانا۔ انترا فانما قولو فسم وجہ اللہ در تم درتم تونوم تنانانا نا در دے تلے تلے درا درا جانم دیم دیم دردر دردر تلے تان تلے تنانانانا۔ اسکے بھی انترے سے تال بدلتی ہے اور نقش وگل مین تال نہین بدلتی ہے۔ اکثر تال بیٹھواور قوالی مین گائی جاتی ہین۔ اب مراد نقش سے رباعی۔ اور گل سے بیت یعنی مختصر فقط ایک شعر مشہور ہے باقی اور دان مین تالین بدلتی ہین۔ اور بعیوض دہرہ کہ اُس مین چار پانچ چرن ہوتے ہین اور دو چرن بھی ہوتے ہین خیال مقرر کیا دو ہی چرن کا اور تانین اُس مین تحریر اور ترمزمہ ولایت کی رکھین اب وہ تان ملقب بہ کھٹکری مشہور ہے راگ ہندی مین کھٹکری سابق نہ تھی اور اب بھی دانہ کا پڑجانا عیب ہے اور بجاے پرتبد ترانہ فارسی مین بنایا۔ چنانچہ اُس زمانہ معہودہ مین وہ معصوم نیک

خصال اس گانے سے ایسے فضل تر ہوے کہ معنیانِ زمانہ اُنکے آگے گرد ہو گئے اور بجانے ڈھولک
دین پکھاوجیان سے ایسے سبک دست اور کت پرن یا مثل ہین بے مثل ایسے نگژ و زبردست ہوے کہ
ایک قلم اُستادان عصر کو پا لاے طاق رکھا اور ستار ایسے قاعدے اور مثل بولون کے آلاپ و ٹھاہ دون آڑ
کوازلی کی ٹھونک و جھالے سے ایسا بجایا کہ خوش آوازی اور تاثیر مین بین کو شرمایا پس وہ طفل مکتب ایسے
اِس علم مین عامل کامل ہوے کہ تانکان دوران آگے اُنکے بے مارے مویے اور وہ مورد تحسین و آفرین
ہوے اور حضرت امیر خسرو کہ صاحب کشف تھے باعث رسوخیت اور بلند مرتبہ کی اپنی کے جملہ ساز و
اسباب و آلات ہزار ہا سمانگی کو ایک آن واحد طرفۃ العین مین برباد کر دیا۔ اور یہ تلاندہ اپنا علیحدہ طیار کیا اور
نعمہ سرائی اپنی سکے روبرو جملہ تانکان ماضیہ و حال کا کہ عہد بہ عہد دیوے چلے آتے تھے رنگ مٹا دیا چنانچہ
اُنکے خاندانی قوالون نے بھی اس تان مانے مین سبھون کا ڈھنگ خاک مین ملا دیا۔ مگر نزدیک راقم اب جو بامزہ ہو
دونوے وہی بہتر ہے۔ آخر کار وہ نایک مسطور اور اپنے عہد پر بزعم مقابلہ پھر آیا اور کلمہ اولین زبان پر لایا اور مسکرایا
حضرت نے طرف طفلان نوآموز اشارہ فرمایا۔ وہ باساز و سامان آئے اور ایسا گانے بجانے کہ نایک
مسطور کو بیہوشی مین لائے وہ تو عادی اور طرح کے گانے بجانے کا تھا یہ گانا قول و قلبانا اور خیال و ترانہ
کہ اُسکے وہم و خیال مین بھی نہ تھا جبکہ کسی طرح اُسکے خیال مین وہ علم لاثانی نہ آیا پھر تو نایک بمنت و سماجت
پیش آیا اور حضرت کا قدمبوس ہو کر شاگرد اُنکے شاگردونکا ہوا۔ بعدہٗ حضرت نے تمبورہ ہر ایک شائقین اہل ہند
کہ انتزاع کر لایا تھا بتوسط رقایم خود بھجوا دیئے اور وہ لڑکے حضوری امیر خسرو شاہ عصر سے بلقب قوال
منتخب ہو کر مجرا سے سلطانی ہوے۔

فی زمانہ جو قول و قلبانہ نہین جانتے فقط خیال وغیرہ گاتے ہین وہ بھی قوال کہلاتے ہین۔ بہر
حال اس قدر بھی باقی رہنا اِس علم کا منقنمات سے ہے اور کلا نتا بعد قوالون کے ہوے۔

فصل چہارم تتمہ بیان اُن لوگوں کے جو دیوزاد و نیمچان انسان گانے تھے اور جو کہ زمانے کے لوگ گاتے ہیں بلا پردہ

شائقین زبان اور ناظرین دیرینہ سبان پر پوشیدہ نہ ہوگا کہ متقدمین بزمانہ سابق اول کہتے تھے کہ اُسکو پد و چرن بھی کہتے ہیں۔ دوم تن کہ اُس میں الفاظ مکرر آتے ہیں۔ سوم چھند اُس میں بہت فقرے مکرر سکرر آتے ہیں چہارم دہرو پنجم دہوا ششم ماتھا ہفتم پربیہ۔ ہشتم تریبدان یہ دن میں کئی کھنڈ یعنی فقرے اور ہندی میں بیشتر اُسکو ٹیک بھی کہتے ہیں یہ زبان ڈاگری دیوزادان اور پراکرت مخلوق بحت الارض کی تھی اور مرکب ہے زبان شش سکرت سے اور اُسکو ناگ بانی بھی کہتے ہیں۔ اور مغنیان اخیر نے مدار گانے کا دہرپد پر اکثر رکھا ہے اور سرگم ہولی بھی گاتے ہیں بنظر اسکے کہ دہرپد سہل ہوتا ہے اور مشکل بھی ہے مگر اکثر خلقت یا تاری گاتی ہے کس واسطے کہ کیفیت اُداری و تقسیم و پوشیدگی کی اُس میں اور ٹکاس داؤ کا بہت کم ہے اس لیئے ہولی نکالی کہ اُس میں چل پھرتان اور سم بہت مشکل سے ہے بیس دہر میں چار چرن ہوتے ہیں یعنی تک سو تک اول کو استھل جسکو عوام آستائی کہتی ہے۔ اور دوسرے تک کو انترا۔ اور تیسرے کو بھوگ۔ اور چوتھے کو آبھوگ کہتے ہیں یا مدتنج اور یہی مرتفع ہے۔ اور کھنڈ اور تک جسکو کہتے ہیں وہ متعلق فقرات نثر و بحر طویل سے ہیں اب خیال فرمانا چاہیئے کہ دہرپد بیشتر زبان بھاکا میں راجہ مان کوالیری سے رواج دیا اور بعض بعض سابق سے بھی بیان کرتے ہیں۔ الا کسی تواریخ ہندی و فارسی سے سند نہ پائی گئی۔ اور جس میں الفاظ مروتگ یعنی بھاشا سے با اصول باندھے گئے اُسکو چترنگ کہتے ہیں اور تیوٹ و ترووٹ بھی اسی قرینہ پر ہے۔ اور اگر کسی دہرپد میں نام پھولوں کے شامل ہوئے تو اُسکو گلبند و پھولبند کہتے ہیں۔ اور اگر دو دہرپد وغیرہ ایک سم سے ملا کر ہوئے اور الفاظ و فقرات نثر و بحر طویل سے بھی ملا ہوئے کسی طرح کی کمی و بیشی نہ ہوئی تو اُسکو شنگار کہتے ہیں یعنی جو کہ ایک شکل پر ملا ہوا ہو کہ جسکے دہرپد یا خیال یا ترانہ یا

ہاہولی وغیرہ یا آنکہ گت پرن دھولک پکھاوج کی ہو اور اُسکے بولون مین اور تال وکی مین تفاوت وتجاوز نہ ہو تو اسکو جگلبندی کرنا کہتے ہین اور جسمین نام راگون کے متعدد ہون اور گانے مین بھی جس جگہ راگ کا نام ہو اور وہی راگ برت مین آوے تو اُسکو راگ ساگر کہتے ہین اور سلطان شرقی کہ فرمانروائے جونپور تھے اُنھون نے دہرپد کو بزبان خیرآبادی متعلقہ لکھنؤ ساتھ پختگی اور رنگینی کے رویہ خیال مین بہت خوش اسلوبی سے ایجاد کرکے رواج دیا کہ آج تلک رائج اور مستعمل ہے بیان اُسکا ہو چکا ہے۔ اور فی زمانہ بعہد نواب آصف الدولہ بہادر والی لکھنؤ کہ زمانہ صد سالہ منقضی ہوتا ہے ممی غلام نبی تخلص شوری ولد میان غلام رسول قوال ساکن لکھنؤ نے بزبان پنجاب ٹپہ کا ایسا موجد ہوا کہ ہر ایک گانے کا رنگ مٹ گیا فقط آستائی اور انترا اُس مین ہوتا ہے اور بحور وزمزمہ وفقرہ ولایتی شامل کرکے رواج دیا۔ اور شوری مقام دانے مین شاگرد مُلا محمد صاحب کتاب خوان کا تھا جب اُسکو رتبہ روضہ دانی حاصل ہوا تھا۔ اب تصور کرنا چاہیئے کہ جو گانا مشکلات پُر اثر تھا وہ باعث عدم ادراک یک قلم متروک ہو گیا۔ فقط خیال و دہرپد و ٹھمری سرگم گانا کسی قدر باقی رہ گیا ہے وہ بھی خال خال۔ اور جیسا کہ چاہیئے نزدیک راقم خواب وخیال ہے زمانہ کا یہ حال ہے کہ اُس گانے کے قدردان کمیاب۔ لہذا وہ گانا نایاب۔ فی زمانہ امرا و رؤسا مین قدر و منزلت غزل ہندی و ٹھمری اور دادرے نکٹے کی رہ گئی۔ قدرے قلیل تاثیر محویت جو باقی رہ گئی تھی سو وہ بقیہ اس گانے نے بالائے طاق کیا بطور نمونہ ترقیم کرتا ہون۔

راگہائے مستعملہ حال کہ جس پر شائقین حال بحال ہوتے ہین۔ اول غزل وہ یہ ہے۔

"دید گل کے بھتھے پڑ جائین گے لائے بلبل"

یعنی یاس و ناامیدی[1] روز اول ہی سے دامنگیر ہوئی یا آنکہ

ترا عشق جب سے بگانا ہوا ہے　　مرا دل بھی تیرا دیوانہ ہوا ہے

بس ایسے خبط مین لوگ گرفتار ہین۔ اہل بازار کس شمار مین ہین۔ رہی ٹھمری۔ سو وہ بھی محض بے معنی از تصنیفات

---

[1] ناامیدی ہندی مین اسکو اگن کہتے ہین مدسکو سے واسطہ مصنف وسامع ومغنی کے ظاہر ہے از المولفہ

وزیر مرزا صاحب تخلص قدر سلاطینون سے ہین نبیرہ نصیر الدین حیدر بادشاہ جنت آرامگاہ ولیعہد جاہ ۔
افسوس اب فی زمانہ طبیعت سلاطین ایسی ہوگئی ہے کہ

سنیان کروٹیان لینے دے ۔ تڑپ تڑپ مینی سگری رین

انترا ۔ سانولی صورت مدھ بھری مورت رس ٹپکے واکی چھتیان ۔ ارے کروٹیان لینے دے ۔

رہی تکرار ایک بول کی یعنی لینے دے ارے لینے دے بھلا لینے دے سنیان لینے دے بلما لینے دے گونیان لینے دے اچھی لینے دے ۔ بس پہر دن ایسی تکرار ہے اسی بیہودگی کی مار ہے ۔ رہا دادرا اور ٹھمٹا اُس پر شیطان کی پھٹکار ہے ۔ افسوس صد افسوس ! آدمیان کم شدند ملک خدا خرگرفت ۔ گو کہ اب بھی بعض بعض دانشمندان وضعداران کو ایسے گانے لغویات سے عار بلکہ طبع نازک اُنکے سننے سے بیزار ہے ۔ مگر ڈھاری سفروالی طوائفین کب چھوڑتی ہین ۔ اُنکو تو یہی آزار ہے ۔ اور احیاناً اگر کوئی صاحب ہم سے دیہاتی بے مغز طوائفون کے گانے تاچنے مین جا پڑے ۔ یا کسی جلسۂ بارات وغیرہ مین باتفاق وقت آپھنسے تو فضاً اُنکی بے حکم قاضی تقضا آپہونچی ۔ اور ہان اگر حیلتاً یا صریحاً اُس مجلس سے کافور ہوے تو بیشک ہر بلا سے دور ہوے ۔ اور شاید اگر دوستون یا بزرگون نے اُنکو دار و گیر کیا اور بخیال یگانگت یا محبت طوعاً و کرہاً شریک جلسہ رہا تو مبتلاے ضیق ہوا اور بباعث سعود ابخرات سوداوی عوارض خفقان وغیرہ مین تا مرگ گرفتار ہو کر مفت مین موا ۔ رہا دادرا اُسکی یہ شان اور یہ بیان سے کم یکین کا جانون موری بُدھ لڑکیان ۔ یہ بیان اُن کا واقعی ہے قول اُن کا حق بجانب ہے یعنی مان یا پون اُسکے نے اُنپر ظلم عظیم کیا ۔ اُس وقت کی بدحواسی ایسی دل مین سمائی کہ ہنگام رقص و سرود علاوہ مشغول اور لڑکے بی صاحب نے مجلس سے بھی علاقہ چھوڑا بلکہ تمامی حاضرین جلسہ کی جانب سے یک قلم منہ موڑا یعنی وہ انجان سب کو بھولین ایسی بھولین یعنی اول ہی فرما چکین کہ مین گا جانون بس ایسون سے گفتگو و اختلاط کرنا علماے صحرائی یا علم الملکوت کا کام ہے انسان کا کیا مقام ہے ۔ آئینہ اس جبکہ جملہ کسبی از نسا تا ذکور کا یہ حال ہے کہ ہمہ کار اُن کا ناز ہے تو اور عطائی وغیرہ کا کیا شمار ہے نے نے مقام غور و انصاف

بھی ہے۔ جس حالت مین اہل دول امرا اور رؤسا نے راگ کو کھڑاگ تصور کیا تو مغنی کیا بنائے۔ اور ارباگون مین تاثیر کہان سے آئے کوئی ہنر ابنائے۔ علاوہ برین باعث انقلاب زمانہ جمیع علم خصوصاً علم موسیقی محو ہوتے جاتے ہین۔ طفلان اسپنے زمانہ علم سے کہ طریقہ اشرفا و مشرو عقتی ہی شرماتے ہین اور طفلان اہل حرفہ طریقہ رنجیا کو بدل وجان بجالاتے ہین۔ علم فقہ وحدیث کے حصول مین کوشش کرتے ہین شرافت کا دم بھرتے ہین۔ بس مراد راقم اس تحریر سے یہ ہے کہ بباعث گردش دور تمر ایک کیا ہر ایک اپنی حالت مین گرفتار ہے پھر کونی علم کس گنتی اور کس شمار مین ہے۔

تتمہ تصور کرنا چاہیے کہ بزمانہ دیوتاے ہند اول مین یہ راگ گاے جاتے تھے۔

اوّل راگ کدم چند مصرعہ کا اور تال چند جگہ بدلتی ہین و بیان رزم و آرائش ہوتا ہے تصنعف ارقسم مارگی کہ بالفعل رائج مردمان دکن مین کتی ہے۔

دویم جبو مرا کہ چار مصرعہ پر خاتمہ ہے اُسمین ستایش دیوتا ہوتی ہے اُسے دوازدہ تال جبو مرا مین مقرر کی ہے۔

سیوم سرا درتنی۔ اُس مین الفاظ تانا تیلی بے معنی ہوتی ہین فقط سُر و تال سے علاقہ۔

چہارم پربند۔ اُس مین دو مصرعہ بہ تعریف دیوتا و سلطان و فریاد و فغان و بخوش سامعان۔

پنجم تثمین۔ کہ تصانیف زبان دیسی ہے مثلاً افتخار خود۔

ششم دہرپد۔ طبع زاد راجہ مان سنگھ والیادی چار مصرعہ اوپر جمیع رسون کے اختیار منصف ہے یہ شخص کامل تصانیف راگ مارگی تھا بعد اُسکے ایسا مصنف راگہاے دیسی و مارگی نہین ہوا۔ زبان سنسکرت مارگی کہلاتی ہے و سو دیش عبارت کو والیار سے اور دارالخلافہ اکبرآباد و باوی شمال رو تو چہ اد شرق رو پٹنا تا ڈہ و جنوب رویہ اوجین ملک و غرب رو پٹنا بہاد رو میانہ فصیح ترین زبان دیار ہندوستان ہے اور ولایت شیراز کہ دارالملک فارس ہے اور دکن مین زبان کادری ہے۔

ششم چھند سنسکرت دکن قدیم طور پر ہے تا چار فقرہ اکثر صفت و ثنا ہوتی ہے۔

ہفتم دہر دہر زبان تلنگان و کرناٹک کہ ملک مشہور ہین اُس مین اکثر بندش ناز و نیاز گذاری ہوتی ہے۔

ہشتم بنگلا۔ ملک بنگالہ مین گاتی ہین ذکر عشق ہوتا ہے۔

نہم چوتکلا۔ دو مصرعہ سے قافیہ دہرن دہرن سے مراد ضرب ہے کہ جہان ضرب تمام ہو ذکر عشق و عاشقی و فراق و ستایش رزمیہ اور اکثر چوتکلا رزمیہ ہوتا ہے اُسکو سادھر چوتکلا کہتے ہین۔ بانی اسکے سلطان حسین شرقی بادشاہ جونپور ہوے۔

دہم پشن پد ——— فقرات اسکے چار سے آٹھ تلک صفت کہنا وغیرہ۔

یازدہم ترودٹ۔ دو مصرعہ سے چار تلک اُس مین گت پنجمی کا باندھتی ہین اور گاتے ہین۔

دوازدہم کابی افسون ورد محبت کلام مین ترکیب دیئے گاتے ہین۔

سیزدہم لچارے۔ بیان عشق ملک گجرات مین گاتے ہین۔

چہاردہم کچری۔ اسمین صفت و ثنا و رزم آرائے۔

پانزدہم گرکہا۔ از چہار مصرعہ تا بشت مصرعہ اُس مین حقیقت رزم آرا و ستایش مردان کار و دو مصرعہ برسلے خود قافیہ جدا جدا ہوتے ہین۔ اکثر فوج کے آگے ڈھاری گاتے ہین ایک لطف ہوتا ہے دلیرانہ۔

شانزدہم سادھرن۔ چار و چھ و آٹھ مصرعہ تلک ہوتے ہین اور قسم قسم کی زبان ہوتی ہے۔ اکثر صفت رزم آرا و تعریف حسن و تمنا روز مولود و شادی گاتے ہین واسطے خوشنودی جمہور و صاحب خانہ۔

ہفدہم پالیلا۔ وہ بھی مثل خیال دو مصرعہ کا ہے مضمون یہ کہ اس طفل سے چشم ما روشن و دل ما شاد و چشم پدر و مادر روشن ہو و عمر طبعی کو پہونچے اور گہوارہ خوب بناؤ واسطے تور شادی کے مولد کے اُستاوان نے مقرر کیا ہے مثل منگل اسنگ جیت سری وغیرہ۔

ہجدہم چھپنار۔ نواح لاہور مین گاتے ہین چند مصرعہ کا شیخ بہاء والدین ذکریای ملتانی قدس سرہ نے

چھند نام فارسی مین رکھا اُس مین ستایش خدائے سبحان و داستان عشق و عجز و انکسار خود از راہ بندگی بدرگاہ قادر بیچون

نوزدہم[۱۹] ڈپا۔ کہ اُسکو شپہ بھی کہتے ہین ملک پنجاب مین تیزبان ملک ازد و مصرعہ تا چہار مصرعہ قافیہ جدا جدا

مضمون مرگ و افسون جان پرور عشق دیگر۔

بستم[۲۰] مالکل۔ یہ ہمہ زبان بیشتر جونپور و اودھ سے اور مقرر نہ کیا چند مصرعہ جس قدر چاہے الا دو دو

مصرعہ کا قافیہ جدا ہو۔ اور جس وقت دو مصرعہ پڑھے جاوین پھر پہلے مصرعہ پڑہین اُسی پر پرن یعنی ضرب تمام

ہو۔ مضمون حرف عشق و عاشقی و الم جدائی و تعریف معشوق۔

بست و یکم[۲۱] بار۔ اُسکو غیر و ہاری اور نہین گاتے اُس مین مصرعہ نہین ہے جس قدر ہون داستان

رزم اور دو جگہہ تال بدلتی ہے۔ حاسا ستجا اور دوغ نہین ہوتا بموجب شرع صفت محمد۔ اول دو مصرعہ اُستاد

کے۔ و مصرعہ ثالث شاگرد اور پھر اُستاد مصرعون کو کہے اور مثل مرثیہ کے رفیق ہر مرتبہ مصرعہ اول ہے۔

بست و دویم[۲۲] جکڑے۔ مصرعہ مقرر نہین ہین جس قدر دل چاہے مقرر کرے مصنف و مصرعہ کا

قافیہ جدا ہے ہر مصرعہ پر پرن یعنی ضرب ہے۔ باقی اسکے قاضی محمود گجراتی علیہ الرحمۃ مذکور عشق و عاشقی و

یاد مرگ و عجز و۔

باب سیوم

دربیان اگہاء متفرقات مندرجہ نقشہ ہائے بموجب متدیونراوان
حقیر نے نقشے قایم کئے بقید دو فصل کے فصل اوّل مین نقشہ
ششگانہ۔ اور فصل دوم کے اوّل پرہ مین نقشہا اور پرہ ثانی مین چند
راگ و راگنی بقید سنگت وغیرہ بطرز دیگر

فصل اوّل

شائقین ترانہ وسامعین افسانہ پر پوشیدہ نہ رہے کہ یہ نقشے راگمانون سے مختلف نظر آئے
یعنی چھ راگ کو چھ طریقے سے ساتھ راگنیون کے منقسم کرکے جداگانہ نقشہ بندی کی ہے جو کہ اس مین
مین اختلاف واضح ہوا۔ اور چند باتین تازہ نظر آئین۔ نظر برآن واسطے استفادہ ناظرین وشائقین نغمہ
مذکورین مندرج رسالہ ہذا کئے گئے ہین۔

نقشہ جات صفحہ ۱۶۸ سے شروع ہوتے ہین ناظرین ملاحظہ فرمائین۔

بھیرون	مالکوس	ہنڈول	دیپک	سری	میگھ
ولیماکھ	کیدار	بسنت	کنھم	سری ترون	کلانتر
للت	سدھ	مالوا	ٹیک	گوند ہیل	پاگیسری
ہرکھ	مکر	مارو	نٹ نارائن	ساونت	اران
مادھو	مرگنن	کنسل	بہاگڑا	سنکرون	پادریا
پلاول	شہانا	کھانید	بہروست	راگسری	کانہڑا
بنگال	سکت ملہ	لنکا دہن	رہس میگھ	کھٹ راگ	تلنگ
بھاس	مالی گورا	ہمیر	منگلا	بڑہنس	آشاپورن
بدھس	اسپیلہ	ناگ دہن	کاموود	دیسوا	اڑشاڑا
پنچم	کامود	دھنوتی	اڈانا	دیسکار	سنکرابھرن

اس نقشہ میں ایک ایک راگ کے ٹولو پتر ہیں جس میں سارنگ مست اور نقشہ میں آٹھ آٹھ ہیں۔ اور نقشہ ثانی میں ہر ایک اسی مت کے ایک راگ کی پانچ پانچ راگنیاں مندرج ہیں۔

بھیرون	مالکوس	ہنڈول	سری	دیپک	میگھ
مدھ مادھ	گوڑی	رام کلی	کیدارا	ستھ ملہار	ملار
للتا	دیپاوتی	مالاوتی	گوڑی	کاوتی	سارنگ
لیلی	بھیری	گونڈ	اسادری	ٹوڑی	براری
لنکی	رنبیر	گوجری	ولاوری	کنبھاولی	بھیروی
اساوری	سندر	ریواتی	سندھ لنکی	پنچم	کلیان

مقام غور ہے۔ ست ہنداسنے کلپ گو کہ پتر ہے مگر منجملہ راگنی کے مندرج کیا اور ایک نے خانہ پتران مین لکھا بہرحال اختلاف ظاہر ہے۔ اور نقشہ ثالث والی نے کہ ذیل مین بموجب شٹمیشرمت کے ہے۔ ایک ایک راگ کی چھ چھ راگنیان اور آٹھ آٹھ پتر لکھے ہین مثل کلناتھ مت کے۔ مگر اختلاف یہ ہے کہ عورت کو مرد اور مرد کو عورت مرقوم کیا یہ بھی بڑا اختلاف ہے۔

سری راگ	بسنت راگ	پنچم راگ	بھیرون راگ	میگھہ راگ	نٹ نارائن راگ
ماروا	دیسی	بہاس	بھیروی	ملار	کامود
سُرشتی	دیوگری	بھوپالی	گوجری	سورٹھہ	کلیان
گوری	ٹوڑی	بڑہنس	گن کلی	اساوری	اہیری
گدا	براری	کانہڑا	ریوا	مالکوس	نایکی
مدہ مادہ	للتا	مالسری	بنگال	گندہار	سارنگ
بہاری	ہنڈول	پرٹ منجری	بہیلی	ہرسنگار	نٹ ہمیر

اس نقشہ مین میل بہرت ست آٹھ پتر ہین مگر تیسرے عورت مرد کا نہین کیا بلکہ دونون کو شامل کیا۔ راگنیون مین اس سے صاف ظاہر ہے کہ موجد اس نقشہ کا ناکان محقق سے نہین ہے۔

بھیرون	مالکوس	ہنڈول	دیپک	سری	میگھہ
سوہا	دھناسری	لیلاوتی	ججاونتی	کہنائی	کرناٹ
لیلاوتی	جیتسری	کروئی	منگل گوجری	کشن پرن	کادوئی
سورٹھی	سکھراٹی	جتی	مال گوجری	دہنان جی	کندمات
کتبہ ماری	درگا	پوربی	بہوپالی	سدہنی	بہاری
اندرہی	گندہار	مارنی	ستوبر	سرو	مانجھہ
نیم بلاسی	پرٹ منجری	تروان	اہیری	کہیم	پرج
پہل گوجری	کامودی	دیوگری	امین	سیر کیا	نٹ
بھیروی	مالسری	سُرشتی	ہمیر	سری	سدہ ویاست

یہ نقشے کلنا تھ مت مطابق ہنومان مت کے کہ وہ مت ہی غلط ہے سب کے نزدیک ۔

سری	بسنت راگ	پنچم راگ	بھیرون	میگھہ	نٹ نارائن راگ
گوری	اندرنی	ساویری	رکھانٹ	بنگالی	نرونکی
کولاہل	کنکنی	براری	کانہڑا	پرنہرا	ملکی
دیپول	پٹ منجری	کلنک	بلاولی	کامودی	پوربی
راوتی	گورہی	اہیری	بھاکھا	دہناسری	دہنا
مالکوس	دہانگی	نرتہارستھہ	گوجری	دیوبرتہا	گندہاری
دیوگندہار	دیساکھ	درہنی	بھیروی	دیوانی	ستدھوری

ان دونو نقشون سے چھ راگ اور چھتیس راگنی اور اڑتالیس پتر ثابت ہین لیکن صاف راگینون مین فرق ہے۔ اور اصل راگ کو پترون مین و راگنی مین ملا کے غلطی فاش کی ہے

بھیرون	مالکوس	ہنڈول	دیپک	سری	میگھہ
ہرکھہ	مارا	کنبل	چندرنیت	ستدھو	جالندر
للت	سیلوارن	کمبل	منگل	مالو	سارنگ
پوریا	بڑہنس	کلندر	سوہنا	ہمیر	سنکرابرن
مادھو	پریمل	جھنک	آنند	گن ساگر	کلیان
ہنومنت	چندرک	رام	ہلاد	کسینہہ	گندہار
بنبہہ	نند	نیل	بردھن	گنبھیر	کنبدہار
مدہ	سور	کنبھ	گورا	شنکر	نٹ نارائن
پنچم	سانک	ہیمال	بھیماس	بھاگرا	سہانا

اب خیال فرمانا چاہیئے کہ کوئی نقشہ ایک طریقہ پر پایا نہ گیا اور توضیع پتراہے کسی کتاب متقدمین ومتاخرین مین نظر نہ پڑی لہذا اسی جدول اخیر پر اکتفا کی گئی مگر یہ کلنا تھ مت بموجب مت ہنومان کے ہے اور ترقیم تقطیعات ہذا ضرور نہ تھی لیکن چونکہ صورت انکی علیحدہ تھی اس طرح پر کہ اول بہرت مت مین راگ وراگنی وپتر اسپنے طور پر ہین فقط فرق اتنا میان اسم نویسی مین ہے اور کسی قدر نام زیادہ ہین اور شمیشر مت مین بسنت اور نٹ نارائن اور پنچم کو کہ اور طریقون مین ومتون مین پتر قرار دیا ہے اور ان مت والون نے چھ مین شامل کیا ہے - اور شمیشر نے اپنی مت مین تیز عورت ومرد کا نہین رکھا - پترون مین بہارجا اور بہارجا مین پتر ملائے ہین - اور کلنا تھ نے بھی اپنی مت مین مطابقت ہنومان وشمیشر مت کی بہت کی ہے یعنی بسنت ونٹ نارائن وپنچم کو بجائے چھ لکھا ہے - اور مالکوس کوکہ چھ مین دوسرا ہے شامل پترون کے کیا ہے - اور شمیشر نے ہنڈول راگ کو کہ چھ مین سے ہے منجملہ راگنی بسنت پتر کے نیچے لکھا ہے - اور کلنا تھ نے بھیروی کو پتر بھیرون کا لکھا ہے - اور ایک اختلاف یہ ہے کہ پترون مین چھ معمولی لکھے ہین اور بہارجا[1] مین دونو متون نے بسنت وپنچم ونٹ نارائن کو بجائے چھ راگ کے قرار دیا جو کہ یہ اختلاف بھی خالی از فائدہ متصور نہ ہوا - لہذا مندرج کتاب کیا گیا - فائدہ اوّل یہ کہ سامعین وناظرین غلطی سے متنبہ ہون - وثانیاً یہ کہ ازدیاد راگنی وصحت وسقم سے مطلع وآگاہ ہوکر متلذذ ہون -

بیان اختلاف

سامعین وناظرین شائقین ترانہ پر واضح ہو کہ اوکل بہرت مت یعنی بہرت[2] نے راگنیون مین للتا[1] ومالاوی[2] وکوری[3] وٹکری[4] ولنکی[5] ورنبہہ[6] ودیواری[7] وسرتی[8] وپنچم[9] اوکلپ[10] وپترون مین سرتھ[1] ون وکلانر[2] وٹیکت[3] وکوندھیل[4] ومکروسا[5] ونت[6] وارن[7] وہرجن[8] وسنکرون[9] ومکھانید[10] وبہردرت[11] وراگسری[12] وسہاما[13] وسکت[14] ملہہ ولنکدہن[15] وہرس[16] ہیگہہ ومالی گورا[17] ومنگلا[18] وبڈہنس[19] وشلیہہ وبڑہنس[20] واسیلہہ وناگ دہن[21]

---

[1] بہارجا سے مراد راگنی ہے ۱۲ مولف

[2] اور اصح بہارت ہے یعنی پسر بہرت برادر بے اور رام چندر بی اجا جو دہیا یعنی فیض آباد ۱۲ مولفہ

وکاہود واڑشاڑھ وشتون واڈاڑھ ویرن زیادہ لکھا۔

اور شمبھو نے عورت مرد شامل کرکے بائیں تفصیل مندرج شاستر کیا یعنی سرستی واہیری وبھوپالی وگوڑ اوریوا وتایکی بہاری ہنڈول وہنولی دہرشنگار دنٹ ہمیر وراگینیان مخلوط چنانچہ سوہاوچیاوتی وکنتاتی وکرناٹ ولیلاوتی وکرونی ومنگل گوجری وکشن پران وکاودی وبچی وسکھرالی ومالگوجری ودھناسری وکندمات وکلیہاری وورکا وبہاری واندرہی ومارنی وگندھار ومٹوپر وسرو ومالچھہ وپیم پلاسی وترون وپہل گوجری ودیوگیری وایمن وسرسی وسدھیاست

اور کلھانتھ نے منجملہ راگنی اندرونی ورکھاکت وترونکی وکولاہل وپرتھرا ودھول دراوتی وگوریکی وبھاکھا ومالکوس ودھانگی وترنہار ستھہ ودیوپرتھا ودیوگندھار وبرہتی ودیوانی ودھناوملکی۔

اور پتران سے اوایماوکشل وسندھوو بیوارن وکمل وپوریا وپوربی وکلنڈر وسوہا۔ وسنکرابرن وبھنگ وکانڈ وپریل وگن ساگر وہوہو وچندرک درام وہود وکشیہ وگنی ہر وبلتھ وگبھیر وبردھمن وکنیدر ہاوندہ وسورو گورا وشامک وبھاکرا وشنٹ تارابن۔

جملہ ایک سو اٹھائیس نغمہ زیادہ ہین اور ہر ایک راگنی وپتر نقشجات مرقومہ بالا مین ہر ایک راگ کے نیچے مرقوم ہین لہذا بیان قید راگ کی نہین کی ہے ہنگام احتیاج نقشجات مین ملاحظہ ممکن ہے۔

فصل دوم بمقدمہ نقشجات چہارگانہ

سامعین ترانہ وشائقین زمانہ پر مخفی نہ رہے کہ بندہین واوچار راگون کے تغیر کو چار طور پر مختلف نظر آئے جو کہ خالی از فائدہ نہین ہین۔ نظر برآن نقشے اُنکے تیار کئے گئے اور شکستہ وبندہین علی قدر معلومات نقشجات رتبہ بالا بھی خاکسار نے آگے پیش وتمام کردیا ہے اور ان چار وقتون کو متصل کرکے سمجھا دیا۔ اور اب مقام غور ہے کہ جبکہ اہل متاخرین اس قدر اختلاف رکھتے ہین تو ناکون کا طریقہ ایسے حساب سے کیونکر صاف ہے

وہ لوگ تو اُنہیں کے مقلد تھے۔ اِس زمانے کے مایک کس شمار مین ہین اور اُنکا کیا لاف و گذاف ہے مگر بہرحال متقدمین کس قدر اس کام کو با اصول کرتے تھے لہذا اُنکے راگ بھی تاثیر پکڑتے تھے اور نقشجات ہذا با اوقات و افصال معہ سند ہین قلم ہوتے ہین —

چار نقشے معہ سند ہین و اوقات معینہ و فصل ہائے مقررہ چھ راگ و راگنی وغیرہ

اسامی	سُر سند ہین	فصل	وقت
بھیرون	سا گا پا نی	بسنت	اوایل روز
رام کلی	سا گا ما پا نی	ایضاً	صبح
ویبھاکھر	گا ما پا دھا نی	ایضاً	اوائل روز
تلنگ	دھا نی سا گا ما	ایضاً	صبح
بلاول	دھا سا رے گا پا	ایضاً	اوایل روز
پٹ منجری	پا دھا نی سا رے	ایضاً	نصف شب

اسامی	سُر سند ہین	فصل	وقت
دیپک	سا رے گا پا دھا نی	گرمکہیم رت	شبانہ روز
ویبھی	رے گا ما دھا نی سا	ایضاً	دوپہر روز
کامود	ما گا رے دھا نی سا	ایضاً	ایضاً
نٹ	دھا سا نی رے پا ما گا	ایضاً	آخر روز
کیدارا	نی سا گا ما پا	ایضاً	نصف شب
کانہرا	نی سا رے گا ما پا دھا	ایضاً	اوّل شب

اسامی	سُر سند ہین	فصل	وقت
سری	ما پا دھا نی سا رے گا	برسات	آخر روز
مالسری	سا رے گا ما پا دھا نی	ایضاً	بعد دوپہر
مارو	سا رے گا ما پا دھا نی	ایضاً	دوپہر
دیپشاسری	سا ما پا دھا رے گا نی	ایضاً	بعد دوپہر
بسنت	سا رے گا ما پا دھا نی	ایضاً	نصف روز
اساورھی	دھا نی سا ما پا	ایضاً	دوسرے پہر

اسامی	سُر سند ہین	فصل	وقت
میگھ	دھا نی سا رے گا	برکھارت	آخر شب
بنگ	سا رے گا ما پا دھا نی	ایضاً	نصف شب
ملار	دھا نی رے گا ما سا	ایضاً	ایضاً
گوجری	سا رے گا ما پا دھا نی	ایضاً	دوپہر روز
بہوپالی	سا رے گا ما پا دھا نی	ایضاً	اول شب
دیسکار	سا ری گا ما پا دھ نی	ایضاً	آخر شب

مقام غور ہے کہ اس خوشہ چین نے اس علم مین بہت سا سر مارا الّا اتفاق رائے از اہل مت یعنی دیوتا[1] اور ان مین سے انسان نا لکان نظر نہ آئی یہان فقط ایک راگنی بھیروی کے باب مین اتفاق ہے یعنی کلیین دیوتا اور جمیع نائکون سبھون نے بھیرون کی راگنی قرار دی ہے مگر اس بندہن والے نے بھیرون کے ذیل مین بھیروی کا نام ہی ندارد کیا ہے اور تمام راگ و راگنی مندرجۂ نقشۂ اوّل معہ اصل بھیرون کہ سمپون ہے اوڈو لکھا ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص مقلد مت ہنونتی کا ہے اور وہ مت پایۂ اعتبار سے پیش استادان ساقط ہے الّا اُس نے فقط ایک بھیرون کو اوڈو لکھا ہے اور اس شخص نے تو ذیل کے ذیل کو لکھدیا ہے پانچ سُر کا بیس سراسر غلطی ظاہر ہے - چنانچہ مالسری کو اہل مت نے تین سُر کی لکھی ہے اور بعضی مالسری پانچ سر کی نائکون نے برتی ہے بلکہ ذکر اسکا پہلے ہو چکا ہے اور نقشہ ہذا مین علاوہ راگہائے دیگر کہ سُرون مین اُنکے بدرجۂ تام اختلاف ہے یہ تفرقہ لائق دید ہے کہ مالسری کو سمپورن لکھا ہے مگر مت ہنونتی مین بھیرون بھی اوڈو ہے سو ہر ایک کے نزدیک وہ مٹھا ہی غلط ہے اور میگھ راگ[2] صریح سمپورن ہے اُسکو بھی اوڈو لکھا ہے اور آسا دری و رام کلی قوالی و کلاونتی دونو سمپورن ہین اور دونون کی رکھب جان ہے یعنی قوالی مین کومل و کلاونتی مین تیور لگتی ہے سو برعکس اُسکے اوڈو لکھا ہے رکھب نکال کے کمال حیف ہے پس بدانست بندہ یہ طریقہ ازحد غلط ہے حقیر نے فقط واسطے اظہار عیب و صواب کے ترقیم کیا ہے تکلیف یہ ہے کہ جو سُر جس راگ کی جان ہے وہی بے نشان ہے سراسر عقل حیران ہیں نزدیک اقم یہ طریقے ازحد غلط ہین چاہیے کہ تبان سے یا مصنفان سے یہ غلطی ظہور مین آئی بہرحال بے ترکیبی اظہر من الشمس اس اقم نے فقط واسطے آگاہی شائقین کے کہ جسمین عیب و صواب ہے ماہرون زیب قلم کیا -

---

[1] مراد دیوتا سے ہے -

[2] بکرت لکھا ہے چار ہی سُر کا اوڈو پانچ کو کہتے ہین - بلکہ ہنونتی پر بھی طرح کیا - اس نے اوڈو لکھا ہے ۱۲ المولفہ

[3] بعضے میگھ مین گندھار نہین لگاتے مگر یہ رنگ مانتا ہے ۱۲ المولفہ

پردۂ دوم در بیان راگہائی سنکیرن وغیرہ تقسیم افصالون پر اور مرکب ہونا راگون کا

قاریان خوش الحان وسامعان نکتہ سنجان پر ظاہر ہو کہ اساتذہ نے راگ تین قسم کا قرار دیا ہے۔

اول سدہ کہ کوئی راگ یا راگنی اُس مین شامل نہ ہوا ور بغیر ترکیب کثرت سے ہو یعنی بعض سُرت اُسکی فوت ہوگئی ہو مثل ٹوڑی کے۔ اور مہا سدہ وہ سدہ ہے کہ جمیع سرت اپنی اپنے ساتھ رکھتا ہو مثل سارنگ کے۔ دوم سالنک وہ اگرچہ مرکب نہ ہو لیکن تشبیہ یکدیگر رکھتا ہو مثل سری راگ کے کہ رنگ گوری خاص کا رکھتا ہے۔

سیوم سنکیرن وہ کہ مرکب ہو الا یہ بھی دو طور پر ہے سنکیرن و مہا سنکیرن دو سدہ سے مرکب ہو مثل بھیرون وٹوڑی کے۔ اور مہا سنکیرن وہ ہے کہ سدہ و سالنک یا سدہ و سنکیرن یا سالنک و سنکیرن یا دو سالنک یا دو سنکیرن سے مرکب ہو۔ اور تصور کرنا چاہیئے کہ اہل ہند نے چھ راگ کو اوپر چھ فصل کے تقسیم کیا ہے۔ اول بسنت رت چیت و بیساکھ۔ دوم گرکھیم رت جیٹھ و اساڑھ۔ سیوم برکھا رت ساون و بھادون۔ چہارم سرد رت کنوار و کاتک۔ پنجم ہیمنت رت اگہن و پوس۔ ششم سسرہ رت ماہ و پھاگن اور اہل ولایت نے بھی علاوہ چھ آوارون کے بارہ مقامون کو اوپر بارہ برجون کے اسی چھ فصلون پر تقسیم کیا ہے۔

بیان راگہائے مرکبہ وغیرہ

اب شائقین ترانہ پر یہ فسانہ مخجب نہ رہے کہ اکثرے اہل فنون نے راگ کو سدہ اور راگنی کو معہ پُتران سنکیرن تصور کیا ہے اور بعض نے راگ کو بھی سنکیرن سمجھا ہے چنانچہ بعضے کا نہڑا اور بعضے سارنگ و گوجری و نٹ و ملاری و ٹوڑی و گوری ان ساتون کو سدہ کہتے ہین اور دیسکار و بہاس و للت و دیپا و بلاول و میگھ و سورٹھ و دھناسری و گورا و سری راگ و دیپک اگ و کلج و کیداران تیرہ کو سالنک جانتے ہین باقی جمیع راگ و راگنی سنکیرن تصور کرتے ہین اور یہی ترکیب راگ و راگنی کی ہے مثلاً سیام و رام کلی ملے تو بھملی سیام کہینگے اور اگر رام کلی اور ہمیر[1] ملا رام سیام کہین گے اسی طرح سے سب راگ

[1] ہمیر ہائے ہوز نام دیوزاد کہ وہ صاحب متاٹھاردان ہے بعد سترہ دیوتا کے وہ پیدا ہوا اُسنے یہ راگ ایجاد کر کے بنام اپنے نامزد کیا ۱۲ المولفہ

مرکب ہین جیسے نٹ نارائن سنکرابرن سے مرکب ہے ومدہ مادہ وبلاول وکا مود کوٹہر سے مرکب ہے اور بیلاول وباگیسری دہنا سری سے مرکب ہے اور گانڈھار وشہانا مرکب ہے فرودست سے اور فرودست نام گوشہ مقام ولایت کا ہے وہ گوشہ چوپیسوان ہے اور فرودست نام تال کا ہے ایچا دحضرت امیر خسرو یہان مراد ہے راگ سے نہ گوشہ سے ہے نہ راگ سے اور کانڈھارا اڈانا ملار سے مرکب ہے - اور کانہڑا اٹھ دکلیان بنگ سے - اور کامود وگونڈ وہمیر کیداری سے مرکب ہے - اور ایمن وسارہ کلیان ہین بھی کیداری سے مرکب ہین - اور بلاول ودہنا سری ٹوری سے مرکب ہے - اور اساوری دمارو ومالسری سنکرابرن سے مرکب ہے - اور کیدارا ومدہ مادہ وسری وجیت سری دیہول سے مرکب ہے - اور براری ودیسکار و کھٹ راگ مرکب چھ راگنی سے یعنی براری واساوری وٹوڈی وسیام وبھلی وگندھار سے - اور لغت ہندی مین سر کو کھٹ کہتے ہین اور تہا کہا مین کہ یہ زبان فی زمانہ مروج ہے چھ کو کہتے ہین - اور سنکرابرن سدھ ٹیماس مارو سے مرکب ہے - اور دواتی وجتی ودرگا ودہنا سری وسنکرابرن بہاگ وکیداری سے مرکب ہے - اور بلاول وگندھار سندھورا سے مرکب ہے - اور اساوری وگوری ودیوگری وبھیرون دو متون مین مرکب ہے پہلی سے ہے - اور سیام وگوری وپٹ منجری مارو سے مرکب ہے - اور دیہول ودہنا سری وکیداری ودیوگہ سنکرابرن سے مرکب ہے - اور سدھ اور کانہڑا وبیلاول بلاول سے مرکب ہے - اور گورسارنگ کامود سوداسنگ سے مرکب ہے لاریب یہ بیان درست گورسارنگ سے مناسبت رکھتا ہے ان راگون سے سنگراول سنگت گورسارنگ دو مل کے ہوا - اور بلاول وکیدارا اور جہایا ونٹ انکا میل زیادہ تر صحیح ہے ہاتھ کنگن کو بقول شخصے آرسی درکار نہین ہوتی ہے جو صاحب چاہین غور فرماین - اور گوری وہیم پلاسی دہنا سری سے مرکب ہے - الا زیادہ میل تمائی کا ہے کہ ہر ایک گویا علیحدہ نہین کر سکتا ہے - اور سدھ دیپوری و کندھاری کھٹ سے مرکب ہے وہ بالائے طاق رہے (ایک ... چکہ ذکر کھٹ کا اصح ترین ہو چکا ہے تمیل بھی قائم کیا اور اساوری وبراری ودیسکار سے مرکب ہے اور ٹوڈی وبھیرون وبھاگیسری سے مرکب ہے

بدانست راقم یہ بھی غلط ہے یعنی جو راگ اول کا ہے وہ کسی سے مرکب نہین ہے بلکہ اُسنے اورون نے ترکیب پائی ہے۔ چنانچہ چھ راگ جو سبھون سے اول ہوے ہین وہ کسی سے نہین مرکب ہین اور جملہ راگ اُنہین سے نکلے ہین۔ مقام غور ہے کہ بھاگرٹے وکیدارے سے کچھ علاقہ نہین ہے البتہ بھاگ و بھاگڑا سنکرے سے مشابہت رکھتے ہین۔ اور مارو سُرستی و بنگال سرے سے مرکب ہین۔ اور کانھڑا و بروڑن و ناگدھن ملار سے مرکب ہین۔ اور کیدارا و سوہا و بھیرو کلیان سے مرکب۔ اور تیلنگ و گوجری و سیام دیسی ٹوڑی سے مرکب ہے اور بدانست راقم سیام کو سنگت رکھتا ہین وکلیان سے۔ ٹوڑی سے کچھ علاقہ نہین ہے۔ اور کھٹ و دیوگری مرکب کلیان و پوربی سے یہ سنگت بھی بدانست راقم غلط ہے کھٹ و دیوگری متعلق ہین بھیرون سے اور سارنگ و سدہ و کولاہل بھاگرا سے مرکب ہین۔ اور کلیان و کانھڑا و کوکب بلاول سے مرکب ہین۔ اور پوربی و کیدارا و دیوگری و مادھو و دیوالی کبھاری سے مرکب ہے۔ اور مالسری و سرستی و گوجری للتا سے مرکب ہے اور سرستی نام دیبی کا ہے مگر یہان مراد دیتی سے نہین ہے اور رام کلی و منگل گوجری رام کلی سے مرکب ہے۔ اور سیام و گندھار و منگلا ٹیک و ترون و گوری و پوربی ٹوری سے مگر بدانست بندہ بعضے براہ غلطی کلیت بھی کہتے ہین اور بعضون کے نزدیک بھوپالی سے مرکب ہے۔ ہان بھوپالی کا مرکب ہونا صحیح ہے۔ اور بسری راگ کو مرکب بڑہنس سے لکھا سری چھ مین سے ہے اور دیپک و گوری و کیدارا کو کب سے مرکب ہے۔ دیپک بھی چھ مین سے ہے۔ اور پوربی اور بلاول و ہنڈول نیلاولی سے مرکب۔ سوہنڈول بھی چھ مین سے ہے۔ اور پنچم و للت و پوریا و بھیرون و میگھہ کلیان سے مرکب مگر بدانست بندہ بھیرون و میگھہ بھی چھ مین ہین۔ الاسیوائے میگھہ و کلیان اور سنگت درست ہے لیکن خاص کسی کی سنگت دیکر مرکب ہین ہوے یہ غلطی ناسک مصنف یا کاتب کی ہے جو قلب کیا۔ اور کامود و سارنت و بسنت دیوگری سے مرکب ہین

---

۱۲ اور بہری کو بہلی بھی کہتے ہین ۱۲ ۲ ۹ دگوری کا میل کچھ کلیان سے مدہم کومل کے باعث سے ۱۲ ۱ ۵ یعنی بھیرون اور میگھہ بھی چھ مین ہین۔ انکی سنگت اور راگ یا راگنی مین ہو سکتی ہے اور کی سنگت انمین غیر ممکن ہے ۱۲

اور بسنٹ ولار و سارنگ و بلاول و بھیرون ہنڈول سے مرکب ہین اس سنگت مین بھی ساتھ بھیرون ہنڈول کا غیر ممکن کیونکہ بھیرون میسورن ہے۔ اور ہنڈول اوڈو ہی سر بسر اختلاف ظاہر اور سدھ سارنگ پکا نہڑا و پوریا و بھیروی مرکب براری سے۔ اور منجملہ کا نہڑا مدرکی کانڑے مین گندھار تیور لگتی ہے اور دن مین کوئل ہے لہذا بدانست راقم یہ سنگت بھی نادرست ہے اور للت و سدھ و سارنگ و پنچم و بلاول و بہلی مرکب ام کلی۔ سے مرکب ہے اس سنگت سارنگ کا کہ اس مین رکھب[1] بادی ہے اختلاف اور گوجری و دیسکار و بنگال و پنچم و للت مرکب دیسی سے یہ سنگت درست پائی جاتی ہے اور بہاس و ہر کہہ مرکب دیسا کھ سے صحیح ہے اور بلاولی و سارنگ و سدھ و ملار و گونڈو مادہو مرکب سدھ سے۔ اور ملار و بلاول اور نت نارائن مرکب کلیان علاوہ ملار اور درست ہے۔ اور کیدارا و بنگال مرکب دھناسری سے۔ اور مارو اور گوری و للت بعضون کے نزدیک براری سے مرکب ہے۔ اور گونڈو و گوجری و گوئید و بہاس بلاول سے مرکب ہے۔ اور گوجری و پنچم للت سے مرکب ہے اور اساوری و گوجری و پنچم مرکب للت سے۔ اور بسنت ہنومالسری سے مرکب۔ اور مالسری و بلاول و بہاس و بعضی بجاے بہاس و سدھ و بعض باگیسری و گوئید کہتے ہین۔ علاوہ باگیسری نزدیک راقم درست ہے۔ و بعضی باگیسری و سورٹھ کو مرکب گوجری سے جانتے ہین اور پنچم و بھیروی و گندھار و بنگال و گوری مرکب بجاوتی سے اور پنچم و کھٹ و مارو و سارنگ و ساونتی و ٹوڑی مرکب اساوری سے۔ اور کھٹ راگ و کھنہاوتی مرکب مالسری سے خیال کرنا چاہیے کہ کھٹ و مالسری سے کچھ مناسبت نہین ہے اور ملار و مارو اور مرکب گوری سے الا ملار و گوری سے بھی کچھ علاقہ نہین ہے اور پرج و بہاس و مارو مرکب گوری سے۔ اور پرج و پوریا و سورٹھ مرکب مالوا سے اور گوری و بنگ مرکب کیدارا سے اور ملار و بلاول و بجاوتی مرکب سورٹھ سے اور دھول سری و بلاولی مرکب گوری و بھاگڑا و نٹ سے۔ اور بھوپالی و گونڈ مرکب کلیان سے۔ و بعضون کے نزدیک بلاول و کلیان سے اور کافی مرکب سنکراین سے۔ اور گوری و ساونت مرکب سارنگ و

---

[1] رکھب کا بادی ہونا درست البتہ گندھار بجائے رکھب بادی ہے ۱۲ مولفہ

ملار سے - بعض کے نزدیک کیدارا سے وکا مود سے بعضے کا نٹڑا زیادہ تر ملا کے کرتے ہین - اور ملار مرکب سارنگ و سورٹھہ سے - وبعضون کے نزدیک بلاول ونٹ و میگھہ سے - نزدیک لے اکثر سنگت سب کی سے ہے تفرقہ نیما ہین غلط - اور سارنگ مرکب دیوگری و ملار ونٹ سے - وبعضون کے نزدیک ملار و مارو سے - اور گورا مرکب گوری سے اور نٹ و ترون و دیسکار سری سے مرکب ہے - اور پرج و سورٹھہ تہاری مرکب مارو سے اور سنکرابرن و مانجھہ مرکب سارنگ سے - اور سورٹھہ و بلاول و ملار و پرج و ہنا سری سے مرکب ہے - وبعض کے نزدیک مارو و گندہار سے وبعض کے نزدیک ٹوڑی و مارو اور اساوری سے اور گن کلی سری سے اور دیسی و ٹوڑی و للت و اساوری و دیسکار و گوجری مرکب اساوری سے - اور رامکری کہ بعضے اسکو براہ غلطی سندھورا کہتے ہین - اور گورسارنگ مرکب گورا سے - اور سارنگ بعض کے نزدیک گوری سے یا نت - راقم نا یک طریقہ ہذا محقق نہ تھا اکثر غلطی واقع اپنی اپنی طرح پر ہر ایک کی شکل جدا گانہ ہے - راقم نے باعث کثرت اندوہ الم شدید قلم کو جولانگاہ قرطاس ہذا پر میز نہ کیا - عیب و صواب کو اوپر عفو کرنے شایقین و ناظرین کے رکھکر الزام تشنہ و طعن سر سیکبار پر نہ لیا واللہ اعلم بالصواب -

بیان عرب و ترپ لاگ و ڈاٹ

ترانہ بیجان تہ ہان زبان سابق سے عدم واقفیت رکھتے ہین ایسے الفاظون کے واسطے تحقیقات کما ینبغی چاہیئے تا لسنین نے ایک و ہر دیپنی نادر سر سادہ بجائی برہین کان ثبت سر سادہ مادہری دھن اسکے ابہوگ مین کہا ہے کہ

عرب ترپ لاگ ڈاٹ تان بہیدا پھر سمجھائی
کہین میان تا لسنین سنیئے گوپال لال پرتم آگ بھیرون سنائی

یہ الفاظ اکثر لوگون کی فہم مین نہین آتے ہین - خلاصہ یہ ہے کہ عرب بمعنی سہولیت و خوش سلیقگی بسبب مندرا و سدہ بانی جسکا ذکر فصل عیب و صواب ہو چکا ہے کہتے ہین اور ترپ بمعنی چستی و چالاکی اور ہندی مین تڑت پھرت یعنی تیزی و تندی و کرار مین تان اوج مین اور لاگ یعنی پورے سر تور کو مل

لگین - اور ڈاٹ یعنی دوسری شئے مثل سُرت وغیرہ کہ جس سے ہیئت راگ مبدل ہوجاتی ہے قائم رہنا
اپنی جگہ پر ہر ایک سُرت دسر کا ہر ایک راگ مین مراد ڈاٹ سے یہ ہے اور تان اور لفظ اور بھید یعنی
لفظ سے مراد اچھر ہے مشہور و مستعمل ہے جمہور عوام مین لہذا حاجت شرح نہین ہے -
خلاصہ یہ کہ ہنگام سرود گانے والے کو خیال ان امرون کا بلکہ ہر ایک عیب و صواب کا ضرور بنا رہے

باب چہارم

بمقدمہ تالہای ہندی او فارسی اختراعی حضرت امیر خسرو علیہ الرحمۃ

مشتمل اوپر پانچ فصلون کے

بیان فصل اوّل کہ پکھاوج وغیرہ کس سے شروع ہوا ہے

سبکدستانِ ماہرانِ نادہ یعنی علم موسیقی پر واضح ہو کہ جس وقت حکم خداوندی کو واسطے ترکیب دینے علم نادو بید کے ملا تو مہادیو نے ساتھ خوش اسلوبی کے ترتیب دیا یعنی اوّل مقدمات سر درست کئے ساتھ اُسکے ہنگام سرود ایک مجلس مین وہ لوگ آتے تھے اور نغمہ و کرشمہ بھی ساتھ حرکت دست و پا کے پیدا ہوتا تھا پس لازم ہوا ترکیب دینا حضرون کا اور اس وقت مین ایکٹ ہر دو مہادیو بجاتے تھے مگر گتین جو ترکیب دین سے یا معنی بنائین - اب تصور کرنا چاہیئے کہ سمی گتین جنکا ذکر اول مین ہو چکا ہے موجد پکھاوج اور تالون کا بھی ہوا یعنی کسیقدر گتین ایجاد کین بلکہ ایک گت بنام خودنا مزدکی اور بجانا پکھاوج کا انسان مین اس طرح پر رائج ہوا کہ ملک دکھن یعنی تلنگان مین ایک راجہ تھا کہ نام اسکا راقم کو فراموش ہو گیا - اُسکے یہان ایک روز ایک دیوشریک جلسہ ہوا کہ تمامی اہل جلسہ اُسکو دیکھ کے مغرور ہو گئے مگر راجہ اُس سے بمقابلہ پیش آیا تب وہ دیو بہ بین ہوا کہ مین سرود

عتاب راجہ اندر ہون - اُس وقت راجہ نے اُس سے فرمایا کہ کون سی خدمت تیرے تعلق اُس سرکار کی تھی - تب وہ یہ حرف زبان پر لایا کہ مین پکھاوج بجاتا ہون - بعد مدت چندے پھر چلا جاؤنگا - راجہ نے بہ شفقت تمام مہمانداری اُسکی مین مصروف ہوکے ایک پکھاوج حسب ایما اُسکے بنوادیا آخر اُس نے ایسا پکھاوج بجایا کہ ہر ایک سامع عشق مین آیا - راجہ نے اُس عرصہ مین اُس سے بجانا پکھاوج کا ایسا اخذ کیا کہ کوئی دقیقہ باقی نہ رہا - آخر الامر وہ دیوزاد بعد ایام معہودہ ایک دن ہر ایک سے رخصت ہوکر سمت آسمان ہوا ہوگیا - من بعد راجہ نے اکثر لوگون کو تعلیم کیا - ہنگام کثرت کو لیون نے اخذ کرکے ایک پیشہ رزق اپنا نکالا - فی زمانہ لالہ کیول کشن بڑے اُستاد نامی ہوے - اب برہمن وغیرہ بھی بجانے لگے اور گت پرنین بطور خود بنانے لگے - مگر گت پرن سب بے معنی - اور آگے بامعنی ہوتے تھے - چنانچہ ایک ٹکڑا اُس طریقہ کا بطور نمونہ بسر و قلم کرتا ہون - تین درجہ آخر گت پرن مین ہوتے ہین - اس طور سے یعنی دین بندو دینا تھ جن چاہت

دہن دیت دہاے دہاے - دہن دیت دہاے دہاے - دہن دیت دہاے دہاے - فی زمانہ لوگون نے بباعث عدم تفہیم بول غلط کر ڈالے ہین اور زبان دیوزادان پر لاعلمی سے تمسخر کرتے ہین موجدون کو فضول کہتے ہین - اور بدانست راقم وہ خود ہی غلط ہین - مقام غور ہے کہ اگر گانا بجانا چنانچہ بامعنی نہ ہوتا تو سامع مین کبھی تاثیر نہ ہوتی بالفعل موقوف ہونا تاثیر کا سبب بے معنی پن کا ہے - یہ مثال راست ہے ابھی ذکر حال ہے کہ حضرت امیر خسرو نے زمانہ سات سو برس کے قریب ہوتا ہے کہ قول و قلبانا عربی زبان مین اور ترانہ وغیرہ فارسی مین ایجاد کیا - سوا اس کے نامکون اور گانے والون کا زور زبان عربی مین نہ چلا اُن چیزون کو غلط کر ڈالا اُسکے حرف و الفاظ بباعث جاہل ہونے کے زبان سے نہ نکل سکے مگر فارسی کا تتبع ترانہ پر کیا یعنی بالکل غارت کیا - اُنکے بنائے ہوے ترانے محض بے معنی فہمید مین نہین آتے ہین اُنکو کچھ معنی و مطلب سے مطلب نہین ہے - فقط تانا دیر پا زبان رہے - اور اب بھی بعضے الفاظ کے نام سے بھی نہین جانتے ہین - اور ترانہ بے معنی بنانے پر غش کرتے ہین کسی کا کہنا نہین مانتے ہین ہمسری حضرت خسرو پر خاک چھانتے ہین

ناحق مرتے ہین بقول شخصے حلوا خوردن را روے باید کجا صاحب کیف و کرامات کی سنگان ٹنیا و ہیات اور بعضے ہمسر اُنکے اُنکے بے معنے و بے مغز بولون پر عشق کرتے ہین - ویسا ہی حال اُنکے بجانے والے گیتون کا ہے بجانے والون کو جو کہ بول اچھے معلوم ہوے گانٹھ کے اور تالین مقرر کر کے گت پرین بنالین چنانچہ ایک ادھ ٹکڑا اس زمانہ کا بطور نمونہ لکھا جاتا ہے -

ٹکڑا - دھا کیٹ تک دُہم کِڑ تک تِرَکِٹ کِڑَان دھائی دھادھا -

دوسرا ٹکڑا بھی بہ طرز ثانی رقم ہوتا ہے -

ٹکڑا - کیٹ تک دُہمکٹ دھا کِٹ تک دہمکٹ دھا کٹ تک دُہمکت دھا -

اور اس زمانے مین لالہ کیول کشن بکھاوجی اُستاد کامل تھا اُس نے حسب فرمایش دیگر اُستادان زمانہ ٹکڑا دوہرے بول کا کہ دشوار ترہے بتایا اور صنعت یہ ہے کہ دُہرید کے چوتالے اور تالا مین کھپتا ہے گو کہ بے معنی ہے مگر از حد فصیح ہے اور جگہ اُٹھنے کی پہلے سے چوتالہ مین غلط - درمیان سے تالہ مین - اور دوسرے سے چوتالہ مین بیٹھ جاتا ہے -

ٹکڑا - تاکت دِکیٹ تاکت دھاک تِکِٹ تِھکِٹ تِکِٹ تِھکِٹ دِگِن دِگِن نگِن دِگدِگِن دِگدِگِن دھادھا -

ان بولون مین باوجودیکہ بے معنی ہین الا مثلندی باہم ہونے سے ایک کیفیت ہے اور بول از حد خوبصورت و درست - اور ایکے لوگ علاوہ معنی کے بول و مثل دونون بھولے باندھتے ہین - گت پرین اُنکی سُن کے کمال نفرت ہوتی ہے - اس زمانہ مین دو شخص کھاوج کے اُستاد بے بدل ہین اوّل تاج خان خلیفہ ہین دوم کو دُوسنگھ برہمن ولد گپتے ساکنان بانداتاج خان ضعیف بعارضہ رعشہ مبتلا - کودُوسنگھ بہت نکرا اور طیار - تاج خان نے ناصر خان پسر اپنے کو لاگ طرقالی پر ایسا طیار کیا کہ جمیع اُستادان زمانہ کو بالائے طاق رکھا اور جوان رعنا و پہلوان - نیز خلف دونو ایک خاندانی ہین اپنے فن مین کامل - الا کودُوسنگھ ملامتی گت پرین مین

ایسا سبکدست ہے کہ باوجود ہونے باجا مندری کے ایسا خوب ونادر ہے کہ اُسکے گانے مین ایک مزہ سُر کا ایسا حاصل ہوتا ہے کہ خواہ مخواہ سامعینون کو محو کیتا ہوتی ہے۔ ایسا ہی سمی قاسم خان مرحوم نقارچی ساکن اسیون دادنام کو راقم نے کیا بلکہ صدہا صاحبون نے دیکھا کہ اُس نے نقارہ بجانے مین ولا دیا ہے یہ ساری وجہ راگنی سر کی ہے اور بفعل ہنگام صفائی رسالہ ہذا سامع خراش یہ خبر حیرت افزا ہوئی کہ ناصر خان نے بھی اس جہان سے رحلت کی افسوس صد افسوس زمانہ اہل فنون سے خالی ہوتا جاتا ہے بقولہ کہ

"این ماتم سخت است کہ گویند جوان مرد"

اور تعلیم ناصر خان کی کہ بعمر پنج سالہ تھا تا بست سال روبرو راقم ہوئی بلکہ امراؤ خان اپنے بیٹون کو اور راج خان ناصر خان کو کہ بین اور پکھاوج کا جوڑا اور ساتھ ہے پیش راقم تعلیم کرتے تھے طرہ یہ کہ رحیم خان بین کا ریسپر کو چپکہ امراؤ خان سے بھی کہ یہ دونو ہم سن تھے عین شباب مین بلبل روح قفس عنصری سے گلشن جنان کو پرواز کرگئی۔ ہندوستان سے بین یک قلم معدوم ہوگئی یہ غم بھی راقم کو کم از عزیزان نہ ہوا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اور یہ بھی سنا گیا کہ مسماۃ ہیرا بائی بنت کملا بائی ساکن ملک دکن مقام ندا نا خیال سیدھی پٹلی کا نہایت سہولیت و گرا پن تان پلٹے سے گاتی تھی خاتمہ از جداور حیسنہ تھی اُس نے بھی اس دنیا مین مایہ بساط چھوڑ اپنے بیگانہ سے منہ موڑ بیٹھ باشنا اختیار کیا ابتُ للمشرقین باقی ماندگان کو اپنی حفاظت مین رکھے آمین یرب العباد۔

فصل دوم مقدمہ بیان الفاظ بچھاوج یعنی مردنگ

پکا بکہ دستان زبان دخوش بیانان شیرین زبان پر مخفی و محتجب نہ ہے کہ جس طرح گانے مین چار الفاظ نہاین ہین چار حرف ہین اسی طرح بجانے مین یہ چار الفاظ مقرر ہین انہین لفظون کو مرکب کرکے ایک ترکیب معقول سے گیتون بنائین نہ دیہین تتتا دھنتا تتن تا دین انہین لفظون کی گردان سے ہزارہا گت اور پرمیتا بنتی ہین مثلاً۔ اول مین چھ راگ مقرر ہوئے ہین پھر بارہ سرون سے پھر صدہا راگ و راگنیان بنتی ہین اسی

طرح سے چار لفظ کی ترکیب سے پہلے ساڑھے بارہ تالین یعنی گیتین بنی تھین پھر تین سو ساٹھ ہوئین ازان بعد حسب استعداد اپنی کے ہر ایک اُستاد نے جس تال مین چاہین گت پرین بنائین اور اب تک لوگ بناتے چلے جاتے ہین

فصل سیوم بیان تالون کے مین

داستان سنج کو بلبلان انجمن گلشن نغمہ سرایان پر اس طرح چہچہہ زنی کرتے ہین کہ تال اور لے جس طرح خرچ واقعی ہے کے بروزن کے یہ تعلیم سے حاصل نہین ہوتی ہے اصل خلقت انسان ہے۔ اگر اس طرح پر واقع ہو تو حاصل ہوگی والا فلا اور تال بروزن مال وہ ہے جو حدود صانع اُسکے نے بنا کے اُس پر عمل کرے اور لے خالی اُس سے ہے اول یہ کہ لے مین نفی اثبات دونون موجود الا مثل تال کے گرفت اسکی نہین ہو سکتی ہے اور دکھلائی بخوبی دیتی ہے مثل تال کے لاکن گرفت دشوار۔ دوم پیدایش لے مثل پیدایش سُر حسب بیان سابقہ ہے۔ ثانیاً پیدایش لے دو شے سے ہے یعنی دو چیز کی درمیان سے نکلتی ہے مثلاً پہلی ضرب سنگی وبعارہ ایک کیفیت ساتھ ایک مقام کے پیدا ہوتی ہے اسمین تمیز ساتھ تال کے البتہ ہو پیدا ہے بس وہی لے ہے اور بعض ناواقف تال دم کو کہ گت مین ہوتا ہے اُسی کو لے کہتے ہین ہنگام سرود کسی کے جو بے تالا ہو گیا تو کہا یہ لے نہین جانتا تو اسکو لے نہین کہتے۔ لے داری کے معنے اور ہین یعنی کوئی گاتا ہے اور بجانے والا برابر چلا جاتا ہے اس مین کوئی راگ ہو۔ دُہرید یا خیال یا ہولی وغیرہ۔ آستائی اُسکی پہلے یا دوسرے یا تیسرے یا خالی جہان سے بندھی ہے گانے والا شروع کریگا تو خواہ مخواہ اپنے مقام مقررہ پر پہونچیگا اور اگر علیحدہ مقام سم سے ہوا تو بیتالہ ٹھہرا اور اگر گونہ تفاوت ہوا تو وہ بے تالہ نیم برش[1] کہلایا اور نیم برشی کی تمیز مشکل ہی نیم برش بے تالہ نہین ہوتا نیم برش وہ ہے کہ جو مقام سم سے کسیقدر آگے پیچھے ہو اور یہ فرق بے معلوم ہوتا ہے اس خیال سے نیم برش کہلاتا ہے۔ اور یہ لے پٹہ مین اور خیال طریقہ یعنی چھپ خیرآبادی

[1] درصورت لفظ نیم برشے تفاوت اُسکا نیم برش ہوات مخدوشہ ہوئی طریقہ قوالی امیر خسرو مین بہ لے جائز ہے ۱۲ مولفہ

طرز قوالی مین جائز ہے خالی از عیوب اور معنی سے داری کے یہ ہین کہ بے جگہ یعنی دوسری جگہ غیر معینہ سے اُٹھے اور تان اور پیچ و پلٹے مین اور بولون مین جھول و تفاوت و سرعت نہ ہونے پائی - اور سم مقررہ پر برابر آئے تو وہ شخص لَے دار کہلائے - بے تالہ ہونا مشہور ہے - گانے کے وقت ایسا سخت عیب ہے کہ ہر ایک پر یعنی اقل فہم والے پر منکشف ہو جاتا ہے اور سم سنسکرت زبان مین برابر کو کہتے ہین اگر تمیز سننے والے کو اس قدر چاہیئے کہ قصور گانے والے اور بجانے والے کا بخوبی دریافت کرلے - اور باب لے مین یون بیان کرتے ہین کہ لَے یعنی وزن فارسی مین سترہ بحر سبعہ مشہور ہین مانند بحر ثقیل دوم و خمس و رقصان و ترکی و ضرب فاختہ و ضرب الفتح وغیرہ - اسی طرح سے زبان ہندی مین بھی بحرین یعنی اوزان مقررہین اُن کا نام لَے ہے اُنہین سے تالین مقرر ہوئین چنانچہ ولایت مین سترہ بحور اور ہند مین ساڑھے بارہ تال و لَے مقرر ہین اب تصور کرنا چاہیئے کہ خلاصہ لَے بابین خلاصہ ہے وہ یہ ہے کہ فاصلہ حدود مروجہ صانع کو ذہن مین اپنے قرار دے یہ بہت کم ہے اور زمانہ لَے اوپر چار قسم کے منقسم ہے -

اول لگ بروزن سگ - دوم گُرو بروزن حُر - سوم دُرت بروزن سُرت - چہارم پلیٹ جسکو بلمپت بھی کہتے ہین اب مراد لگ سے وہ ہے کہ ضرب اول اُسکے تا ضرب دوم زمانہ یعنی دم و وقفہ ایک حرف کا رکھے مثلاً الف کہے اور ضرب دے اور وقت ضرب دینے کے خاموش رہے اور ضرب بھی خالی وقفہ ایک حرف سے کم نہ ہو اور پھر ہاتھ اُٹھا کے الف کہے اور پھر ضرب دے وہ لگ ہے - اور گُرو وہ ہے کہ جسمین زمانہ مسطور الصدر دو حرف کا ہو اور دُرت وہ ہے کہ جسمین زمانہ کسی حرف کا پایا نہ جائے - اور بلمپت و پلیٹ وہ ہے کہ زمانہ تین حرف سے چار حرف تلک کا کام کرے بلکہ بعضے چار حرف سے بھی زیادہ زمانہ رکھتے ہین مگر ایسی لَے مین بجانے والے کو سنگت برابر مین سخت دشواری ہوتی ہے اور طریقہ ہذا سے بھی مقدار اوپر چار ہی قسم کے بطرز ثنائی واضح ہے -

اول سَم - دوم آتیت - سوم آگھات - چہارم بیسم -

سَم وہ ہے کہ حرکت اعضا ساتھ قسم کے کہ حرکت گلے و تابع نفس و آواز کے ہے اوقات مقررہ
اُسکے برابر لانا یا مقدار جگہ مقررہ سے قدرے کم۔ اس قسم کی لَے خیال مین گائی جاتی ہے کہ بیچ ضبط و ربط
و نظم و نسق اُسکے سے فتور نہ ہو اور سامعین بے ادائے لفظ حضت و ثنا کرین اور خالی اُسکی مانوس و
متوجہ سم کی ہو تہ الفاظ اُسکے اور جولادین بھی تو ممکن ہے یعنی بول بھی ادا ہون ایسا کرتے ہین مگر ایسے طریقے
کو کبیری ہپ۔ قوالی مین کہتے ہین اُسکے گانے کا یہی طور اس قسم کی لَے کا تھا زمانہ ماضیہ مین مقام بنارس
گذر گیا ہے از حد مشہور ہے بلکہ اُسکا فرقہ فقیری ہندو مسلمانون مین علیحدہ اور فرقون سے کہ وہ گروہ بجز
پروردگار اور کسی کو نہین مانتا چلا آتا ہے اور اُسی کی تصنیفات بھجن وغیرہ اکثر گاتے ہین اور کبیر پنتی کہلاتے
اور اِیت[1] وہ ہے کہ قدرے زیادہ جاے معینہ سے جاتی رہے اُسکو نیم برشت بھی کہتے ہین۔ ایسی لَے
ٹپہ مین جاری ہے اسواسطے کہ کشادگی اور کھچنے سُرون مین قصور ہو جیسا اکثر وقت آمد سم کے صورت لَے
درمیان ٹپہ معلوم ہوتی ہے اور ڈراسکا نہین ہے یعنی اجرا ہونا ایسی لَے کا معیوب نہ نہین ہے پس لَے
سم و اِیت مین فرق کمی و بیشی پس و پیش کے زمانہ کا ہے یعنی سم مین جگہ مقررہ سے بھی کم ہو جانا داخل عیب
نہین ہے یہ طریقہ ہپ کبیری خیال مین جائز ہے۔ اور اِیت مین جاے معینہ سے زیادہ آگے بڑھجانا
روا رکھا اور اس طریقے کو نیم برشت نامزد کیا اور بدانست اقم یہ دو طریقے داخل نیم برشی ٹھہرے۔ اور
اناگھات وہ ہے کہ دیدہ و دانستہ جگہ مقررہ سے دوسری جگہ جانا۔ اور گاہے بجاے مقررہ پہونچنا اور سامعین کو
اُس سے آگاہ کرنا یہ امر خالی از لطف نہین ہے۔ اس قسم کی لَے کم مغنیون سے ظہور مین آتی ہے۔ اور
جو کرتے ہین وہ اپنے کو لائق تصور کرتے ہین اور تانسین وغیرہ پر حرف رکھتے ہین۔

اور لیتم وہ ہے کہ ہرگز مقدمہ سے اور تال سے آگاہی نہ رکھتا ہو۔ اور کبھی پیرامون جگہ مقررہ کے
نہ آئی بلکہ عکس اُسکا ہمیشہ وہم ہوجانے سوا اس زمانے مین ایسے کم گاتے ہین اور ماہران سلیقہ شعار بقلت

[1] اسی لے کو نیم برش کہتے ہین ۱۲ [2] یہ وہ لَے ہے جو گائی جاتی ہے ۱۲ مولفہ [3] اسکو بھی نیم برش کہتے ہین ۱۲

ہین - مگر فی زمانہ ہر ایک بلائے معاش مین گرفتار ہے - لہو لعب کہ کاریگاران سے مبتلاے رنج و محن کو اُس سے ایک عار ہے سرود ساز زمان ہر ایک کو اپنی امان مین رکھے

فصل چہارم بمقدمہ تال

ناظرین خوش مزاجان اور شائقین سلیقہ شعاران پر مخفی نہ ہے - بیان تالہاے مروجہ ہندال کہ در اصل ہندی ہے - صطلاحاً جو کاملان اس فن نے ضرب مقرر کی ہین اُنہین تال کہتے ہین اور سکون کے زمانے کو خالی قرار دیا ہے - اور زمانہ حرکت کو یعنی ضرب دینے کو پُر بہ معنی بھری کہتے ہین - اور جہان سے پہلی ضرب شروع ہوتی ہے پھر اُسی ضرب پر پہونچتے ہین اور بعضے براہ غلطی گت کو تال کہتے ہین - اور تالین تین سو ساٹھ زبان زد جمہور ہے - اوّل ساڑھے بارہ تالین مقرر ہوئی ہین وہ رقم کی جائینگی - اُستادون نے تالون کو مرکب کر کے گتین بنائین اور گتون سے پرنین بنی ہین - رہا وزن اُس مین صانع یعنی مصنف کو اختیار رہا -

اب تصور کرنا چاہیے کہ پکھاوج اور طبلہ مین لفظ دِہی[1] دگھی[2] دِن[3] دِرن[4] دِتر[5] دِرکٹ[6] دِترکٹ[7] دُھن[8] دِرکٹ[9] دِگڑان[10] دھُو[11] دھُو دھُو[12] تاک کی حرکت داہنے ہاتھ سے نکلے گی -

اور بائین ہاتھ سے یہ لفظین نکلین گی مثلاً گِتا[1] دُھم[2] گِھنا[3] دُھا[4] گِن[5] گدا[6] -

یہ حرکت دو وستی ہے - مثلاً اگر دہی بالکسر دست چپ سے صادر ہو اور ہموزن اُسکے انگشت کلمہ دست راست پکھاوج یا طبلہ پر پہونچے تو اُس سے آواز دہی وتا برآمد ہوگی - اور اسی قسم کی وتا و دہی دگھی وتا برآمد ہوتی ہے -

اسم تالہاے مروجہ اول یک تالہ[1] - دوم روپک[2] - سیوم تیورا[3] - چہارم دھمال[4] - پنجم کھٹ تالہ[5] - ششم دھیما تالہ[6] - ہفتم چوتالہ[7] - ہشتم برم[8] - نہم لچھمی[9] - دہم رودر[10] - یازدہم چترودس[11] - دوازدہم گنیش[12] - سیم تالہ[13] و دہا - یہ ساڑھے بارہ تالین مقرر ہین -

اوّل یک تالہ - ایک ضرب رکھتا ہے اور خالی کی ضرب ہموزن بھری کے ہے اور سم اسکا اوپر ضرب بھری کے ہے تیسری پر مقرر ہوا ہے مگر ہمکو حیرانی ہے کہ ضرب تین رکھتا ہے اور اکتالہ کہلاتا ہے تالہ کیون نہ کہلایا - الابدانست راقم یہ طریقہ اس طور پر ہے کہ جمیع تالہاے ہندی اسی اک تالے سے استخراج ہوی ہین - چنانچہ گروسب تالون کا یہی اکتالہ ہے کس واسطے کہ سب طرف حاوی ہے - ٹھیکہ اسکا بارہ لفظ رکھتا ہے دِہِن دِہِن دھا گی تو نا کِٹ تِن دھا گی تو نا - اور سم اسکا اوپر دہین اول کے ہے ٹھیکہ ثانی یہ بھی بارہ لفظ کا ہے موجب اسکا راقم ہے شائقین بنظر انصاف ملاحظہ فرمائین گو یہ کلمہ براہ تکبر نہین ہے مگر مثلبندی بولون کی کسکی خوبصورت ہے وہی تِرکِ دِمَن نا وہی دِمَن نا دھا تُو نا کِٹ تا سم اس ٹھیکہ راقم کا بھی بموجب ٹھیکہ اولی کہ کسی استاد کا ہے لفظ اول یعنی دہی پر ہے باقی اور قاعدہ ضرب وغیرہ مساوی ہے فقط فرق بولون کا ہے قاعدے مین دونو درست ہین ..

دوم تال روپک[۲] - دو ضرب بھری رکھتا ہے اور خالی پر سم ہے - ٹھیکہ اسکا چودہ لفظ کا ہے -
دہین[۱] نک[۲] دہین[۳] نا[۴] دہین[۵] دہین[۶] نا تین[۷] نک[۸] تین[۹] نا[۱۰] دہین[۱۱] دہین[۱۲] نا[۱۳] [۱۴] ۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴

چہارم تال وہمال - یہ تال ہوری کی ہے تین ضرب کی اور سم تیسری ضرب پر ہے - ٹھیکہ اسکا آٹھ لفظ کا ہے تہ دہد دہا گہ دہین دہین دہا - ٹھیکہ تالی ایجاد راقم یہ ہے - دس لفظ کا ہے فقط بولون مین فرق ہے اور سم اسکا لفظ تہ پر ہے اکثر واقف ڈہاری وغیرہ دہا پر رکھتے ہین از حد غلط کرتے ہین - ٹھیکہ یہ ہے - دہین دہین دہین دہا دہا تن تن تن تا تہ -

پنجم تال چھ کھٹ تالہ - یہ تال تین ضرب بھری معہ خالی رکھتا ہے ٹھیکہ دس لفظ کا ہے اور سم دوسری ضرب پر ہے - ٹھیکہ دہین نا دہین دہین تا تین تا دہین دہین نا - اور تین تا پر سم نہین ہے خالی ہے پہلی دہین بھرے پر سم اسکا ہے -

ششم دہیما تالہ - یہ تال پنڈال اسکا موافق جلد تالہ کے ہے لیکن ہر خالی مین اپنی دوگنہ رکھتا ہے اس سے آٹھ ماترہ کا ہوا حرف وضرب وحرف سکون تال کو کہتے ہین مثلاً اول ضرب او پیچ خالی اسکی کے بعد زمانہ خالی کا ہاتھ آتا ہے - الف دے تے دے تے چار حرف ہوے بحساب گنہ دگنہ چنانچہ دوسری بار ضرب ہے بوقت خالی چار ضرب تلک اسی طرح استعمال کرے - دہیما تالہ ہوگا - اور ایسا ہی ہر ایک تال پر علی قدر منزلت اور حیثیت ماترہ کا حساب سمجھ لے اور سم اسکا دوسری ضرب پر ہے ٹھیکہ سولہ لفظ کا قاعدہ رکھتا ہے دہین کت دہین نا تا دہین دہین تا تین کت تین نا تا دہین دہین دہین نا تا تصور کرنا چاہیئے کہ لفظ تین بجاے خالی کے ہے اور لفظ دہین بھری ہے متحرک -

ہفتم تال چوتالہ چار ضرب کا ہے اور ٹھیکہ اسکا سولہ لفظ کا ہے تا وہ تہ تک وہدہ تہ تک وہدہ تہ تک وہدہ تہ تک دہدہ دہی گہ تہ تک چوتھی ضرب پر سم ہے اور ضرب پہلی تا پر ہے - اور ٹھیکہ ہاے ہذا کہ رقم ہوے ایجاد راقم ہین - اول ٹھیکہ کہ لے بلمپت بجا سکتا ہے آٹھ لفظ کا ہے تین تین نا تا دہین دہین دہا دہا - سم چوتھی ضرب پر بدستور اور ضرب پہلی اول تین پر ہے - دوم یہ ٹھیکہ سولہ لفظ کا ہے

سلہ تال چوپٹ تالہ قوالی ہے غلطی سے یہان لکھی گئی - پانچوین تال کہتے ہین چھ ضرب کی تین تالہ چوتھی پر سم دوسرا دہین و ... تا ... لفظہ ۱۲

دہا دہ تہ تک دہ تہ تک کیٹ تک گدگن دہ دہ تہ تک سم بدستور ہے اور پہلے دہا پہ ضرب اوّل ہے۔ سیلوم یہ ٹکڑا چوالہ چوبیس لفظ کا ہے دہا کیٹ تہ کیٹ تہ کا کیٹ تک دہم کیٹ تہ کیٹ تہ کا کیٹ دہا کیٹ تک دہم کیٹ تک گدگن دہا۔ اب تصور کرنا چاہیئے کہ ضرب تالہائے بدستور اور پہلے دہا سے شروع ہے یعنی سم سے شروع ہے۔ اور اخیر دہا پر تمام ہے وہی سم اس دہا پر بھی ہوگا۔

ہشتم برم۔ یہ تال گیارہ ضرب کی ہے اور دس ضرب کی بھی ہے اس طور سے کہ تین تین ضرب برابر پڑتی ہین۔ ایک ایک ضرب کا زمانہ خالی دے کے نو ضرب اس طرح پر اور ایک ضرب علیحدہ پڑتی ہے دس ضرب اس نمونہ پر ہین ر ر ر ۵ ر ر ر ۵ ر ر ر ۵ ر۔ اس مین تین ضرب سگرفتہ خالی ہین اور سات زمانے کی بھری ہین اور خالی بھری مل کے چودہ ضرب ہوئین اور ماترے چوالیس ہوے۔ اسی طرح سے ہر ایک تال مین حساب ماترہ کا لگالے اور سم دسوین ضرب پر ہے۔

نہم تال کچھپی۔ یہ تال اٹھارہ ضرب کی ہے اس مین نو ضرب تین تین کرکے برابر اور دو کرکے چار ضرب اور پھر تین ضرب اور پھر بشمول اسکے دو اور لگتی ہین۔ اس طرح اٹھارہ تال یعنی ضرب ہوئین۔ اور ضربون کے مابین زمانہ تالی کا برابر رہتا جاتا ہے اس طور پر ر ر ر ۵ ر ر ر ۵ ر ر ر ۵

کس واسطے کہ جس اُستاد سے دریافت کیا ہنگام فرمایش لاعلمی اپنی بیان کی واللہ اعلم بالصواب ۔

تال آدہا یک تالہ ۔ یہ تال ادہا یک تالی کا مشہور ہے ٹھیکہ اسکا تین لفظ کا ہے دِھِین تہ دِھِین ایک ضرب برابر چلی جاتی ہے اور ہر ضرب پر سم موجود ہے اور دوسری ضرب پر بھی سم ممکن ہے ۔ دوسری دھین پر کہ سم ہے ۔ اُسکو بیچ کی ضرب قرار دی اور اول دھین کو تیسری ضرب تصور کر کے تہ کی لفظ کا زمانہ وقفہ جانے یعنی اُس خانے کے بعد پھر پہلے سے یعنی ضرب سے بدستور تال دینا بدانست راقم یہ طریقہ بھی بہت صحیح ہے بجانے والے کو فہم و ادراک مناسب درکار ہے ۔ آگے گت پرن پرچا بکدستی کا کام ہے مشق و ریاضت سے اگر طبیعت مناسب ہے استحصال ہر ایک امر اشکال کا آسان تر ہو جاتا ہے ۔

بیان مانترہ

راویان خوش بیان نے درباب مانترہ یون گویائی کی ہے کہ بانی تال نے جب تال کو گت اور ضربون کو کہ اُسکو بھی تال کہتے ہین ترکیب دیا اور مابین ضرب سکوت اور وقفہ چھوڑا تو اُسے ضرب جسکو بھری کہتے ہین ۔ اور اُسکے آگے ایک زمانہ ہے سکون کا اور پھر اُسکے آگے ایک زمانہ سکون یعنی خالی ہے تو اُن زمانون کے بھی تین تین درجہ قائم کئے ہین ۔ اب ایک طریقہ مانترے کا واسطے فہم و ادراک شائقین سپرد قلم کرتا ہون مثلاً چوتالہ ہی کہ تال اور گت اُسکی رقم ہو چکی ہے ۔ اب تصور کرنا چاہیئے کہ چار ضرب کا چوتالا ہے تو اُسکے زمانہ و سکون مین جو اعراب بخط جلی ہین اُنکو مانترہ اور جو کہ جزم ہے وہ خالی اور بخط خفی کا خط خطِ سکون تصور کرنا چاہیئے ۔

۱ ۱۱ ۱ ۱ ۱ ۱ ۱ ۱ ۱ ۱ ۱ ۱ ۱ ۱ ۱ ۱ اب اس مین کوئی دقیقہ باقی نہین ہا ۔ بہرحال چوتالہ چوبیس مانترہ کا تال ہے تفہیم اسکی ہر ایک کو امر محال ہے بلکہ ایک تال یعنی گت چوتالے کی مع ٹکڑے ہاے تین مرقوم کرتا ہون ۔ علاوہ ٹکڑے فقط گت کے چوبیس مانترے ہوئے گت یہ ہے دھا[۱] دھ[۲] نہ[۳] تک[۴] دھ[۵] نہ[۶] تک[۷] دھ[۸] نہ[۹] تک[۱۰] کت[۱۱] تک[۱۲] دگن[۱۳] دھا[۱۴] دھ[۱۵] نہ[۱۶] تک[۱۷] کت[۱۸] تک[۱۹] گدگن[۲۰] دھا[۲۱] کت[۲۲] تک[۲۳] گدگن[۲۴] دھا[۲۵] کت[۲۶] گدگن[۲۷] دھا[۲۸] ۔ چنانچہ تبیس[۲۹] لفظ کی یہ

گت یعنی یہ تال ہوئی اور چوتھی ضرب پر ختم ہے تو تال فقط چوبیس ماترہ کا ہوا اور ٹکڑے ملا کے اُنسٹھ ماترے ہوے اسی طرح ہر ایک تال پر حساب ماترے کا شائقین لگا لیا کرین اور راقم کو گوشۂ خاطر سے فراموش نہ فرمائین - اور ایک روایت اس طرح ہے کہ بانی تال نے برگ تنبول برابر رکھکر ایک سوزن یعنی سوئی اسمین بسرعت تمام ماری ساتھ ایک ضرب یعنی ایک تال پر مارے اور ہنگام شمار وہ پان چھدے ہوے ساٹھ عدد تھے بس اُن ساٹھ پانون کا ایک ماترا ٹھہرایا - بہرحال پانون سے مراد درجے کی ہے یعنی ساٹھ درجہ کا ایک ماترہ ہوتا ہے ایسے جیکہ چوبیس ماترہ کا چوتالہ ہے تو چوبیس ماترے کے ایک ہزار چار سو چالیس درجہ ہوسکتے ہین چاہیے کہ ترکیب دینے گت پرن وغیرہ مین لحاظ ماترے وغیرہ کا بھی ملحوظ خاطر اشرف رکھا کرین آیندہ اختیار بدست مختار ..

فصل پنجم بیان تالہای مستخرجہ حضرت امیر خسرو علیہ الرحمۃ

راویان شیرین بیان اور شائقین ترانہ سبحان بمقدمہ تالہاے یون نغمہ پرداز ہین کہ جس زمانہ مین مسمّی گوپال داس تانسین واسطے مقابلہ کے آیا اور حضرت امیر خسرو نے علم موسیقی بطور خود بنایا - آخرکار وہ تانسین ندامت اُٹھا اپنی حرکت وسکنات سے باز آ مطیع الاسلام شادان وفرحان ہوکر شاگردان شاگرد حضرت مغفور کا ہوا - اب تصور کرنا چاہیئے کہ جسوقت بجا پکھاوج ڈھولک ایجاد کی تو اُسکے قاعدے اور بول علیحدہ کرکے کیتین بنائین - پکھاوج مین پہلے چار لفظ یہ ہین دِھَت دِھَت تِن تا - پھر زیادہ بول بنکے گت پرنین بنی گئین - آپنے اول یہ چار لفظان قائم کین یعنی کِرِ دِرِ کِٹ جَا پھر تِن دِگَن دِگَنان دِگا دِگا دِگی دِدِی وغیرہ الفاظ متعددہ سے سترہ تالین حسب اوزان فارسیہ کہ بحور ہین بنا کے رواج دیا بلکہ طریقہ جدید کرکے ایک ذات ملقب بہ قوال جداگانہ مشتہر کیا اور قدیمان یعنی سابقین اور حال کے ریاض والون کو اپنے تلمذ کے روبرو خاک سیاہ کیا آگے اِس سے ترکیب بجانے

پکھاوج کے رقم ہو چکی ہے دائین بائین ہاتھ سے بجانے کی - داہنے سے داہنے کے اور بائین سے بائین کے ڈھولک مین بھی بول بجتے ہین مگر دھول مین فقط انگلی کی پورون کی لڑانت زیادہ ہی - حضرت نے یہ ترہ تالین ایجاد کین -

اول[1] پشتو - دوم[2] ذوبحر - سوم[3] قوالی - چہارم[4] سول فاختہ - پنجم[5] جستا - ششم[6] جلد تالہ - ہفتم[7] سواری ہشتم[8] اڑا چوتالہ - نہم[9] جھومرہ - دہم[10] ثانی سواری - یازدہم[11] داستان - دوازدہم[12] خمسہ - سیزدہم[13] فردوست چہاردہم[14] تیذ - پانزدہم[15] پہلوان - شانزدہم[16] پٹ تال - ہفدہم[17] چپک -

تصور فرمانا چاہیئے کہ تصریح تال ہائے مذکور الصدر باین طور ہے کہ تال اول پشتو ہے اس تال مین نقش دگل اور رباعی وغیرہ گاتے ہین - ٹھیکہ اسکا چھ حرف کا ہے دھن دھگ تہ نا تہ کے - پہلی ضرب پر سم ہے - اور طریقہ ثانی سے دوسری پر بھی سم ہو سکتا ہے دوا اور دی مین اور ا اور دی دورے کو کہتے ہین یعنی تہ پر سم ہوا - اور تیسری ضرب دوسری دھن پر پڑی اور دوسرے دورے کی تہ کی نقط خالی پہ پڑے اس طرح سے دو نوطرز ممکن ہین -

تال دوم ذوبحر - اس تال ذوبحرین دو وزن یعنی دو بحرین ہین اور ذوذو کو کہتے ہین -

تال سیوم قوالی - یہ تال سات نقط کا ٹھیکہ رکھتا ہے دھین دھی نا دھا دھگے تو نا اس تال مین ضرب برابر بصورت اکتالہ ہندی کے ہے یعنی ایک تال کی ہے اور سم پہلی ضرب دھن پر ہے - اور تین تال کی بھی ممکن ہے دوا اور دے مین دوسری ضرب دھا پہ پڑی تو وہی سم ہوا - اس تال مین غزل کے سوا فی زمانہ کہ ٹھمری کا رواج ہوا ہے اکثر لوگ گاتے ہین -

تال چہارم سول فاختہ یعنی ضرب فاختہ اہل تصوف ذکر یا دالہی مین جبکہ مشغول ہوتے ہین تو اواز کو بلند کر کے شغل کرتے ہین ذکر کلمہ یا حق سترہ یا ذکر شیر جو کہ منظور ہوا تو وہ طرح پڑھ کالتے ہین مثلاً ضرب

---

[1] جمپتہ تال ہے ایجاد حضرت ہے ۱۲

فاختہ ہے تو لفظ حق دل سے باواز تبدل اور لفظ ہُو حنجرہ سے باواز مہیب نکالتے ہین اس کو ضرب کہتے ہین - اور امیر خسرو بھی صاحب تصوف تھے لہذا آپ نے اس علم مین وہ سلسلہ اپنا نہ چھوڑا اور ضرب الفتح و تقبیل و دور خمس و دور آفشان و ترکی وغیرہ کہ ذکر بحور مین مشرح کیا ہے تالہای مذکورہ مقرر فرمائین - بہرحال تال سول فاختہ تین ضرب کہتا ہے - اور پہلی ضرب تم ہے ٹھیکہ سات لفظ کا ہے - وہ ۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ نہ نک دہ وہ نہ نک - پہلی دو ضرب برابر اور پھر تیسری ضرب دم دے کے پڑتی ہے واسطے تفہیم مبتدیان اس طرح سے جیسے کہ فاختہ کہتی ہے حقا تو بس دو ضرب برابر دو نوقافون مشدد پر شروع حائے حطی سے اور تیسری ضرب لفظ تو پر دم یعنی وقفہ دے کے پڑتی ہے - اور تم حرف حا پر کہ ضرب دل ہے ہے - مقرر ہے -

تال تیم جیت - یہ تال ہوری سے نامزد ہوا ہے کہ یہ تال ہوری مین مستعمل ہے یعنی اس تال پر نقش و نگار سوائے ہولی و غزل و ٹھمری بکثرت گائی جاتی ہین مگر بالفعل خصوصیت ہولی پر ہے اور یہ تال مین نہایت رائج ہے تین ضرب کہتا ہے - دوسری پر تم ہے اور ٹھیکہ اسکا تو لفظ کا ہے دہن جہا دہن دہا دہن ۱ ۲ ۳ جہا دہن دہا دہن ۴ ۵ ۶ تا ۷ بہرحال دوسری پر جو تم ہے تو لفظ دہا پر دوسری ضرب سے تم صحیح ٹھہرا آگے پیرن وسلے داری وسعت تیز و آ) پر منحصر ہے - جیسا بجانے والا نگر ہو -

تال شش شم جلد تالہ - تصور کرنا چاہیئے کہ یہ تال تین ضرب متحرک اور ایک ضرب خالی زمانہ ایک حرف کا بسلو وقفہ اور دم کہتے ہین اور جبکہ پلٹے تو اسی ضرب دل پر پہونچے گا ۱ اسی کو تم کہتے ہین - اور کوئی تال خالی تم سے نہین ہے اور نئی زمانہ کہ مسمی ستار خان قوال نے طریقہ خیر آباد ؎ جو مشہور ہے اس طرز کے خیال گانے والون کے واسطے بدل کے یعنی مدلی مین تھے اس ٹھیکہ کو بجایا - لہذا یہ ٹھیکہ ستار خانی بھی کہلاتا ہے - اور اصل ستار خانی ہے ورنہ لے اصل اسکی پکھاوج ہے جسکو پکھاوج کہتے ہین اور اس مین ہر حصہ ایک حرف سے

؎ طریقہ پیپ کو کہتے ہین ۱۲ المولف

زیادہ نہین ہے اور صورت سے کی اب لگ ہوگئی اور صورت جلد تمالہ کی یہ ہے کہ تین ضرب متحرک کے عرصہ مین تین حرف ہین اور ایک خالی اور زمانہ خالی و بھری کا برابر ہے اور خالی بھی خالی رکھتی ہے جملہ آٹھ حرف اسکے ہین مثل ضرب الف ضرب الف ضرب الف خالی الف - پھر ضرب سے شروع کرے اور بجاے ضرب بھی الف کہے تو آٹھ الف شمار مین ہوتے ہین ٹھیکہ اسکا بارہ لفظ کا ہے تا دہین تا تا دہین تا تا دہین تا تا دہین تا تا اور تین تا کے ضرب کا زمانہ خالی ہے اور بعد اسکے تا زمانہ دہین تا سکون اور تا ضرب متحرک یعنی بھری دو ہین تا میانہ دونو تا خالی سے خالی نہین ہین

تال مفہم سواری - یہ تال چار ضرب کا ہے اور ہر ایک ضرب کے بعد زمانہ خالی کا ہے اور چارو ضرب کے درمیان زمانہ برابر ہے اور چارو ضرب متحرک ہین ٹھیکہ اسکا تیئیس لفظ کا ہے دہ دہ تا دہ دہ تا دہ دہ تا دہ دہ تا دہ ترکٹ دہیج جا کٹ تا دہی دہی تا دہی دہی تا دہی دہی تا ترکٹ تن تا دہا گے تو تا کٹ تا کٹ تا اور دہیج کے لفظ پر سم تصور کرنا چاہیئے -

تال مشہم آڑا چوتالہ - یہ تال بھی چار ضرب رکھتا ہے مگر چار ضرب بھری معہ خالی رکھتا ہے - اور تیسری ضرب پر سم ہے - ٹھیکہ اٹھائیس لفظ کا ہے دہین تا دہین دہین تا گہی تت تا دہین دہین تا دہین دہین تا گہی تت تا دہین دہین تا دہین دہین تا گہی تت تا دہین دہین تا دہین دہین تا - اور سم اسکا اول دہین کی ضرب پر ہے -

ٹھیکہ ثانی تال ہذا مستخرجہ مولف اس طور سے ہے سترہ لفظ کا دہی دہی تا دہ دہ تا دہی ترکٹ دہیج جا دہا گے تو تا کٹ تا - پانچوین دہی پر تیسری ضرب پڑے وہی سم ہوا - اسمین دو ضرب برابر پڑتی ہین اور دو ضرب مین ایک ایک ضرب کا زمانہ خالی رہتا ہے -

---

ٹھیکہ اول ایجاد کسی اُستاد کا اٹھائیس لفظ کا ہے دو آورد سے ہین ختم کیا ہے - اس مین مبتدی کی فہم مین بدشواری آنے کا - اور ٹھیکہ ایجاد راقم آسانی سے سمجھ مین آسکتا ہے ۱۲ المولفہ

تال نہم جھومرہ - یہ تال تین ضرب کی ہے اور ایک ایک ضرب کا زمانہ مابین ہر سہ ضرب متحرک خالی کا رہتا جاتا ہے - ٹھیکہ اسکا سولہ لفظ کا ہے - دھی تر کٹ دھج جا دھی دھین ناگی تر کٹ دھج جا تین تین ناگ - راقم نے بموجب طرز قوالی یہ ٹھیکہ باندھا ہے اس تال مین دوسری ضرب پر سم ہے - اور دوسری دھی پر سم نے قرار پایا - اور تال ہندی رو پک باوجودیکہ دو ہی ضرب کی ہے مگر جھومرہ رو پک مین اور رو پک جھومرہ مین کھپ جاتے ہین - ذکر اسکا اول مین بشمول تال رو پک ہو چکا ہے اب کچھ شرح کی احتیاج نہین ہے -

تال دہم سواری زنانی - یہ تال پانچ ضرب کی ہے اور لفظ تال تانیث اور تذکیر دونو محاورے مین ہین - پانچون ضرب کے زمانہ مین ایک ایک ضرب کا عرصہ خالی رہتا جاتا ہے -

تال یازدہم داستان - یہ داستان تال پانچ ضرب کا ہے اور نقارہ مین اکثر بجتا ہے اور طبلہ وغیرہ مین ایک دے شوار ہے بجانا اسکا نقارچیون کی تداولت مین ہے ٹھیکہ اسکا بیس لفظ کا ہے - اس طور سے کا تا کا تا کت کت کا تا کت گھی دھی گج جا کت گی دھی گی دھی گج جا - پانچوین ضرب پر سم ہے - دو ضرب کے عرصہ مین دو دو ضرب کا بلکہ ایک ضرب مین تین ضرب کا زمانہ خالی کا رہتا ہے - اور تین ضرب برابر مثل تیورا تال ہندی پڑتی ہین اور لفظ تہا اخیر پر سم ہے زمانہ وقفہ کا رکھتا اس تال مین اشکال ہے اور پہلی ضرب تیسری تا پر ہے اور دوسری جا پر اور تیسری دھی اور چوتھی گج پر اور پانچوین جا پہ تال تمام ہوا -

تال دوازدہم خمسہ - یہ تال بھی پانچ ضرب کا ہے -

سلہ دہم جھپتالہ ہو دس تال کا - دھین نا دھین دھین نا تین نا دھین دھین نا پہلی دھین پر سم ہے - ترتیب یون ہے - اول شیو دوم ذوبحر - سیوم قوالی - چہارم سول فاختہ - پنجم جت - ششم چلد تالہ - ہفتم سواری - ہشتم اڑا چوتالہ - نہم جھومرہ - دہم جھپتالہ - یازدہم داستان - دوازدہم خمسہ - سیزدہم فردوست - چہاردہم قید - پانزدہم پہلوان - شانزدہم پٹ تال - ہفتادہم چیک - ہیجدہم سواری زنانی - یہ تال بعد ہوئی قوالون مین - موجد سلطان شرقی والی جونپور ۱۲ المولفہ سلہ خمسہ مین تین ضرب برابر - اور دو ضرب مین زمانہ خالی رہتا جاتا ہے - ۱۲

تال بیترہ دہم فرودست ۔ فرودست بھی پانچ تال کا دو دو ضرب برابر اور ایک ضرب خالی دے کے پڑتی ہین

تال چہاردہم قید ہی ۔ اور قید چار تال یعنی چار ضرب کی ہے اور بعضی پانچ کی اور بعضی سات ضرب کی مثل سواری زنانی کے کہتے ہین ۔

تال پانزدہم پہلوان ہے ۔

تال شانزدہم پشتہ تال ہے ان دونالون سے راقم لاعلم ہے گو کہ سماعت مین آئے ہین لاہیاعث ہجوم نسیان سے کسی قدر سہو و اشتباہ ہے لہذا تصریح نہین کی ہے ۔

تال ہفتدہم چپک ۔ یہ تال بھی تین ضرب کا ہے مثل سول فاختہ کے بلکہ دو مین سے جسکو معکوس کرو تو دوسرا ہو جائیگا یعنی چپک کو پلٹو تو سول فاختہ اور سول فاختہ کو اُلٹو تو چپک ہو جاتا ہے یعنی پہلی ضرب کے بعد زمانہ خالی کا ایک ضرب اور پھر دو ضرب برابر پڑتی ہین ۔ ٹھیکہ اسکا مستخرجہ راقم سات لفظ کا ہے دھم کِرِٹ تاک دھا دھا کِٹ تاک ۔ پس تیسری ضرب کہ دوسرے دھا پر ہے وہی تم ہے اور پہلی ضرب لفظ اول یعنی دھم پر ہے اور کِٹ تاک کا زمانہ خالی کا ہے اس طرح سے یہ بترہ تالین فارسی کی ایجاد حضرت سید امیر خسرو ساکن خراسان رقم کی گئین اب آگے خلاصہ تال چپک یون ہے کہ جیسے سول فاختہ کی تال مین اول دو ضرب لفظ حقا کے دو توقافون پر ایک ایک ضرب ہے اور تیسری ضرب لفظ تو پر اس طرح یہ تال بھی صدائے قمری پر تصور کرنا چاہیئے کہ وہ حق بترہ کہتی ہے تو یا عکس اُسکے اس تال مین پہلے ضرب اول لفظ حق پر ہے اور دو ضرب ایک لفظ بتر اور دوسری لفظ ہو پر دو ضرب برابر پڑتی ہین جیسے کہ اول مین دو ضرب اور اخیر مین ایک ضرب سول فاختہ مین ہین اور اس تال چپک مین اول ایک ضرب ہے اور اخیر تین ضرب ہین ۔

بیان اوزان فارسی ناظرین اور شائقین پر واضح ہو کہ لئے اوزان بحور فارسی سے مشتق ہے یعنی امیر خسرو نے تالین بموجب ارکان و اوزان فارسی مقرر کی ہین پس اصول گانے کا

ہندی مین سُر اور سُر کے اور تال ہے اور فارسی مین نغمہ اور مقام اور آوازہ اور اوزان ہے بلکہ جمیع عجمی بحر اور دیرہ اور نغمہ پر مدار رکھتے ہین بہرحال ہند مین ساڑھے بارہ تال اور امیر خسرو نے سترہ تالین بنائین علم موسیقی کو اہل تصوف عبادت تصور کرتے ہین اور بعضے علاوہ نظر کتب عرفان اور حصول معرفت واسطے نشاط و انبساط طبع استعمال بذاتہ دیا باعتبار فاعل جواز رکھتے ہین اور فی زمانہ اکثر شے باعث ہجوم ہوا و ہوس معلم الملکوتی منقوش لوح خاطر کرتے ہین لہذا اکثر یہ امر پایہ اعتبار سے ساقط ہوگیا ہے پس اگر واہمہ نفسانی کو کہ لاریب منشا شیطانی ہے انسان جاگزین خاطر عاطر کرے تو ہرگز اقوال اہل تصوف سے قدم اُسکا کبھی باہر نہ

بحور | اوّل بحر ہزج مخنس مفاعیل - دوم بحر ترکی ضرب - سیوم دومک - چہارم دور - پنجم ثقیل - ششم خفیف - بہ فاعلاتن - ہفتم چار ضرب - ہشتم دراز - نہم ماہین - دہم ضرب الفتح - یازدہم فاختہ دوازدہم رمل - بہ فاعلاتن - سیزدہم تقارب - چہاردہم بحر طویل - نہ فعولن - پانزدہم بحر جزا - مستفعلن - شانزدہم بحر کامل مفاعلن - ہفتدہم بحر بسیط مستفعلن فاعلن - علاوہ بریں بحر تصریح - سمن - فاعلاتن اور مضارع - مفاعلن فاعلاتن و منسرح - مستفعلن مفعولات اور سریع - مستفعلن اور مجتث - مرتفع اور مقتضب - مفعولات فعلن اور وافر مفاعلن فقط -

یہان سے راقم نے اختصار پر اکتفا کی نظر سے کہ اگر تصریح کیجاے تو ایک رسالہ عروض کا مشترک ہو جائیگا بے سود محض متصور ہوا لہذا طوالت سے محترز ہوکے فقط خلاصہ چند اوزان بحور کہ جسکی تقطیع سے وزن طریقہ تال واضح ہے بطور نمونہ مندرج نقشہ ہذا ہوتے ہین اور تقطیع بحور بحوالہ کلام ہاے اور تقطیع ٹیکہ بھی بطرز نمونہ کیجاوے گی -

فی بحر المتقارب المثمن المقصور

ایا عارضت رشک خورشید و ماہ — گرت در تقارب شود اشتباہ
فعولن فعولن فعولن فعول — بخوانش درین وزن ہر صبح گاہ

فی بحر المتقارب المثمن السالم

ز شرم رخت لاله را خون شده دل — ز رشکِ قدت سرو را پای در گل
فعولن فعولن فعولن فعولن — تقارب ازین وزن گردید حاصل

فی بحر المجتث المثمن المقصور

نه هست گلشن جانها قدِ تو سروِ روان — نه رخ تو بر فلک دلبری مهربان
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلات — بکوی محنت این بحر را و خوش برخوان

فی بحر المجتث المثمن المحذوف

بزیر در صدفِ سینه ای هنر پرور — ز بحر و کان محبت سفینه های گهر
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

فی بحر الرمل المثمن المحذوف

ای بیار یکی میانت همچو موئی در کمر — پشته از رشک دهانت میخورد خون جگر
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

فی بحر الخفیف المسدس المحذوف

ای خطت رشک مشک ختا را — ذوق بحر خفیف کرد ادا را
فاعلاتن مفاعلن فعلن — گوی چون بلبلان گلزارا

فی بحر الہزج الرباعی المحذوف

گل غنچہ ز شرم دہنت در عرق است — گر دلبت دامن گل پر عطر است
مفعول مفاعلن مفاعیل فاع — بحر ہزج این است گر اندک فکر است

فی بحر الرجز المثمن السالم

اے ماہ رخے مکنتی و دلبر شیریں دہان — خورشید رویان اشدہ ذکر لبت ورد زبان
مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن — این است تقطیع رجز بر خوان چو بلبل بر زبان

فی بحر المضارع المثمن المحذوف

اے تیر کہ ہست رخت ہمچو خارہ سخت — جان در ہوائے لعل تو چون بست لخت لخت
مفعول فاعلات مفاعیل فاعلات

اب یہان سے سامع خراشی سرو و سرایان عشرتکدۂ قال اور نے نوایان وچابکدستان شیرین مقال یون ہے کہ بالفعل دو ایک تال ہندی با وزان بحور فارسی و تال فارسی کا تطابق کر کے حسب رسائی ذہن ناقص سپر و خامۂ زولیدہ بیان بطور نمونہ کیا گیا — اول تقطیع بحر تقارب المثمن المقصور سے اور تال یک تالہ ہندی کا مطابق کر کے نظیر دیتا ہون کہ صورت تقطیع یہ ہے۔ جیسا کہ حضرت شیخ سعدی رح بہ حمد باری و عائیہ پند نامے اپنے مین فرماتے ہین —

کریما بہ بخشائے بر حال ما — کہ ہستم اسیرے کمند ہوا

اور صورت بحر یہ ہے — فعولن فعولن فعولن فعول — مثلاً چار رکن بحر ہزل کے ہین — تو گردان تقطیع اس طرح

پر ہے۔ کریا فعولن بہ بخشا فعولن ی برجا فعولن ل ما رفعول۔ یہان ماقبل حرف کے زیادہ ہوا اخر اور مابعد الف جو ہمزہ آیا ہے سو یہ ہمزہ واسطے درستی وزن کے اور نشست تقطیع اُستادان متقدمین نے عروض مین جائز رکھا ہے اور حضرت کا کلام سند اکمل ہے اور ٹھیکہ کمیتالہ کا یہ ہے۔ دِہی تِرکٹ دِہنتا دِہی دہنتا دہا تونا کِتا اِس تال کی ضرب برابر چلی جاتی ہے اور دوسری اور دی پر صورت تم کی ہے اور بحر ہذا مین لفظ فعول رکن چارم پر ظاہر ہوتا جاتا ہے اور بحر الرمل مثمن السالم مین بھی کہ چار رکن برابر رکھتا ہے مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن تال یکمیتالہ بہت صحیح نشست کہا آتا ہے اور چھپ تالہ مین بھی یہ وزن کھپ جاتا ہے کیونکہ دونون تالون کی ایک صورت ہے کسی قدر فرق ضرب کا ہے چنانچہ چوتالہ و ہر یکا اور اکتالہ ایک ہی ایک چیز ایک مین گانے اور بجانے مین ممکن ہے بلکہ ایک ہے بلکہ اس تال یکمیتالہ سے اہل ہند کے یہان سب تال برآمد ہوئے ہین اور چوتالہ مذکور کے کھپ جانے مین بسبب یکسوئی وزن امر دشوار نہین ہے۔

اور بحر الرمل مثمن المحذوف کا وزن مشابہ کیا ہے جلد تمالہ تال فارسی مستخرجہ امیر خسرو علیہ الرحمہ سے اور یہ تمالہ چار ضرب کا ہے تین ضرب متحرک یعنی بھری اور ایک ضرب کا زمانہ خالی کا رہتا جاتا ہے اور منجملہ تین ضرب کے دوسری یعنی بیچ کی ضرب پر تم ہے اور چار رکن بحر رمل مذکورہ کے ہین۔ مثلاً فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن۔ اس مصرعہ مین تقطیع بحر ہذا ممکن اس طرح ہے۔ مصرعہ

اے بیا یکی میانت ہمچو موئے در کمر

اب تصور کرنا چاہیئے کہ خلاصہ نقشہ ہذا سے واضح

اے بیارے	کے میانت	ہمچو موے	در کمر خالی
فاعلاتن	فاعلاتن	فاعلاتن	فاعلن خالی
تا دہین دہا دہا	دہین دہا دہا	دہین دہا دہا	تین تا خالی

اب غور فرمانا چاہیئے کہ تین تا کا درجہ خالی رہا اور مقابل اُسکے فاعلن کا آخر رکن خالی پر پڑا اور لفظ در کر کے مقابل خالی کے پڑی اور دوسرے رُکن کے فاعلاتن پر سم ہے اور قبل اسکے اوپر کی میانت کی لفظ کی پر سم ہے اور مقابلہ نیچے اُسکے دوسری دہی کی لفظ پر سم ہے یہ رکن ہندی ہین اِس ضرب کو تال کہتے ہین۔ یہ تال چار ضرب تین بھری ایک خالی کا مشہور ہے۔

اور بحر الخفیف المسدس المحذوف وزن تال سول فاختہ اختراعی حضرت امیر خسرو صاحب اور چپک تال کہ دو تین تین ضرب کے تال ہین فقط انقلاب ضدین حائل ہے۔ شعر

اے خطت رشک مشک تاتارے ذوق بحر خفیف گر دارے

تو بحر یعنی سول فاختہ مین دو ضرب اوّل برابر اور ایک ضرب آخر مین دم دے کے پڑتی ہے۔ پہلی ضرب فا پر اور دوسری ضرب لا پر اور تیسری ضرب مفاعلن کا رکن چھوڑ کر بطور وقفہ رکن سیوم کے لفظ لن پر پڑی وزن واسطے تقطیع شعر مرقومہ بالا اور ٹھیکہ تال مذکورہ یہ ہے فاعلاتن مفاعلن فعلن اور ٹھیکہ سات لفظ کا ہے دِہ تہ تکٹ دِہ دِہ تہ تکٹ۔ اوّل ضرب کہ وہی سم ہے پہلی دِہ پر اور ضرب ثانی تک پر اور ضرب ثالث دوسری تک پر پڑتی ہے اور تال چپک مین ضرب اوّل رُکن اوّل کے حرف فا پر ہے اور دو ضرب برابر رکن دویم مفاعلن کا چھوڑ ضرب دوسری رکن سیوم کی حرف فا پر اور تیسری لفظ لن پر پڑتی ہے اِس قدر فرق تال سول فاختہ اور چپک مین پایا گیا فقط منقلب کرنے سے تال مبدل ہو جاتے ہین آگے اِس سے طوالت کلام پائی گئی اور طول سے اکثر انتشار ہوتا ہے لہذا اختصار کیا۔

باب پنجم

بیان رقص مین مشتمل اوپر چار فصلون کے بلا قید پردہ ہای

فصل اوّل بمقدمہ موجد رقص کہ نقاش اوّل کون تھا و بعد اُسکے کون ہوا

زہرہ جبینان خوش الحانان زمان اور لولیان ترنم سازان دوران پر واضح و لایح ہو کہ جس وقت مہادیو نے علم نادیعنی موسیقی کو ترکیب دے کے رواج دیا اور خود مرتکب نغمہ سرائی ہوے تو ہنگام سرود کسی قدر چشم و ابرو سے اشارہ و کنایہ جائز رکھا اور جبکہ زیادہ وجد ہوتا تو حرکت دست و پا بیٹھے اور کھڑے پر ساتھ چل قدمی کے موزون تصور کیا بقولہ کہ خربزہ کو دیکھکر خربزہ رنگ پکڑتا ہے جسکو اُن سے تلمذ ہوا وہ اُن حرکتون کا معمل ہوا زان بعد جو اکیس مت جو مشہور ہین یعنی دیوتا اہل ہند کے اور مت طریقہ کو کہتے ہین شرح آگے ہو چکی ہے وہ لوگ سب گاتے بجاتے چلے آئے بلکہ اپنے اپنے طور موجد علم نادیعنی موسیقی کے ہوتے گئے تو علی قدر استعداد رقص کو خوش اسلوب کرتے گئے مگر یہ طریقہ نہ تھا جب تلک یہ علم داخل عبادت تھا کسی وقت حالت وجد مین دست و پا بھی مارتے تھے اور چشم و ابرو سے بھی اشارۃً و کنایتًا طرف خدا اپنے کے بتلاتے تھے عرصہ قریب پانچہزار سال کے منقضی ہوتا ہے از روے شاستر اہل ہند کے یہان کنہیا جی نے اوتار لیا۔ اس طرح سے روایت ہے کہ متہرا بندراین کا مسمی کنس راجہ تھا ہشیر اُسکی مسماۃ دیوکی مسمی بسدیو کو کہ لوگ قوم راجپوت

یعنی ٹھہ اکر کہتے بیاہی تھی اور نجمان عصر نے راجہ مذکور سے یہ کہا کہ فی زمانہ اب تمہاری عہد حکومت مین
ایک شخص ایسا پیدا ہوگا کہ قضا تمہاری اُسکے ہاتھ سے ہے۔ تب تو وہ راجہ بخوف ملک الموت اپنے کے
جو طفل اُسکے ملک مین پیدا ہوتا بے تامل اُسکو تہ تیغ بیدریغ کرتا تھا۔ ناگاہ قدرت خدا سے سمادہ دیوکی ہمشیر اُسکی
حامل ہوئی اور یہ اخبار اُس نابکار کے گوش زد ہوا۔ اُس روز سے وہ راجہ حسب عادت اپنی کے منتظر یوم
تولید تھا۔ اور دیوکی بیچاری آفت کی ماری یہ محبت اولاد کہ ہر ایک جن و بشر کو خواہش اور تمنائے اولاد
رہتی ہے۔ بارگاہ کبریائی مین مستدعی حفظ و امان جان رہتی تھی۔ اور یہ بھی قاعدہ ہے کہ مستورات آپس
مین بلا لحاظ قومیت ارتباط اور محبت زیادہ تر رکھتی ہین اور آن واحد مین صیغہ اخوت پڑھ لیتی ہین۔ اُسی
زمانہ مین مقام گوکل نگری سے ایک عورت مسماۃ جسودا قوم اہیری دیوکی کے پاس آیا کرتی تھی۔ اُس سے دیوکی نے
بعد تقریر پیام کے راز اپنا آشکار کیا۔ اُس نے کہا کہ مین بھی حاملہ ہون۔ اگر میرے لڑکی ہو تو
تم مجھ سے لڑکے اپنے کو بدل لینا تا چندے مین اُسکو بخوبی پرورش کرون گی اور تم لڑکے میرے کو۔
چنانچہ بہنگام وضع حمل دیوکی لڑکا جنی اور مسماۃ جسودا زوجہ مسمی نند وقت نصف شب لڑکی۔ اُسیوقت
کنہیا جی مسمی بسدیو والد کنہیا اخفا کر اُنروی جمن کہ اُس وقت وہ دریا تا بپائے طفل پہونچکر پایاب ہوگیا
واللہ اعلم بالصواب۔ مقام سکونت جسودا پہونچا اور طفل کو دیکر لڑکی کو گھر مین لا مستمار تولد دختر مشتہر کیا
کنہیا جی کے دل پر اثر کشش کے دل پر ایسا موثر ہوا کہ تمامی خجستہ و خشت نرافتان و خیزان مسلح بقصد ہلاکت کیا
مگر مشاہدہ وہ صورت سے نہایت متاثر ہوا۔ اور وہ زمانہ ولایت اسلام مین حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تھا۔ نگار
جبکہ کنہیا جی نے سن تمیز پایا تو ایک علیشہ سے ایسا رہس مچایا کہ نکانا نسوان قوم گوال کا دشوار نظر آتی کہ
نوبت استغاثہ تا کنس آئی۔ یہان تک کہ کنس مذکور ہاتھ کنہیا سے ہلاک ہوا اور کنہیا جی مالک راج مذکور کے
ہوئے اس وقت کنہیا جی نے اس فن ناچ کو خوبصورت کیا چنانچہ شب و روز مبتلا رہس اور کیل و کلیل
یعنی لہو لعب مین مشغول تھے کہ سمی جراسندہ نامی سالا کنس مذکور نے متہرا پر یورش کیا کہ کنہیا اُس سے

تاب مقاومت نہ لاا ور شکست فاش کھا مقام دوار کا مین جا سکونت اپنی اختیار کی اور وہین انتقال ہوا۔
۔اور بروایت ثانی یہ کہ کسی قوم بھیل کے ہاتھ سے وفات پائی۔اگر شرح کیجاے تو ایک دفتر جدا گانہ ہو جائے بعد اسکے روز بروز اس فن کی ترقی ہوتی گئی۔انسانون نے اسکو نہایت خوبصورت کیا اور نئے انداز کے ناز و کرشمہ نکالے اور نئی نئی طرح کی گتین ایجاد کر کے رائج کرتے گئے۔اور اکثر قواعد رقص مین الفاظ زبان دیوزاد آتے ہین قبل اسکے اسم نویسی رقاصان زبان ہو چکی ہے اب احتیاج صراحت باقی نہین ہے۔

فصل دوم بیان قاعدہاے و اسم گتہاے رقص

مہو شان انجمن خوبی پر واضح ہو کہ گتہاے منقشہ رسالہ ہذا کے معمل ہون اور شائقین اور ناظرین پر رائج ہو کہ مداخلت ہو ناہر امور مین کہ خالی از تہذیب اور سیرون از احاطہ طریقہ نجبا نہ ہو داخل علم مجلس ہے بہر حال یہ موسیقی بھی ایک دریاے ناپیدا کنار ہے اور حفظ نفسانی اور انبساط روحانی اس سے اظہر علی ہذا القیاس رقص بھی ایک شعبہ ہے علم موسیقی کا۔اب تصور کرنا چاہیئے کہ رقص وہ شے ہے یعنی ہاتھ اور پانون اور رشتہ گردن اور آنکھ اور ابرو اور کل اعضاے جسمی ظاہری اور باطنی کو جو ہون ہمراہ تال اور لے مقام سم پر لانا۔
اول کشناگت ۔مراد کنہیا جی سے ہے پہلے کھڑے ہو کے دونو ہاتھ راست یمین و یسار کرے اور سامنے چند قدم ساتھ لے اور تال کے جاوے اور بعدہ تھوڑی دور کے بیٹھ جاوے گھٹنون کے بھل اور داہنا ہاتھ اٹھا اور بایان ہاتھ سیدھا سامنے مُنہ کے رکھے جس طرح سے بانسری بجاتے ہین دونو گھٹنون سے چکر لگاتا ہوا پھر اپنے مقام پر آوے یا دوری سے چکر لگاتا ہوا آوے اسکو کشناگت کہتے ہین۔کتھکون مین یہ گت جاری ہے اور محفل مین پہلے یہ گت کم ناچتے ہین جو کہ موجد اسکے کنہیا جی ہین لہذا اول مین رقم ہوئی۔
دوم پرمی گت ۔جس وقت آراستہ ہو گھونگرو وغیرہ سے اول کھڑے ہو کے دریاے عشق اور لے مین

غوطہ زن ہو اور ہر مرتبہ نظر اپنی دونو ہاتھ کھلے ہوؤن پر کرتا رہے نہ دوسری جگہ اور اُسی انداز سے آگے چلا جائے اور پشت سے پھر چلا آوے یعنی پشت نہ پھیرے اسکو پری گت کہتے ہین۔

سیلوم سلامی گت۔ دست راست سر پر رکھے اور بایان ہاتھ بطور خود چھوڑ دے اور نظر اپنی نیچے کے ہاتھ پر جو کھلا ہے رکھکے ناچنا شروع کرے یعنی سیدہا چلا جائے اور پھرا وے اسکو سلامی گت کہتے ہین۔

چہارم فریاد گت۔ وہ ہے کہ داہنے ہاتھ کو خم سر سے بابند دست بلند کرے اور بایان ہاتھ بطور خود چھوڑ کے آگے جاوے ناچتا ہوا اور اُس وقت نظر اُسکی دست راست پر ہو اُسکو فریاد گت کہتے ہین۔

پنجم مکٹ گت۔ اُنگلیان کلمہ کی سر پر باہم دونو ہاتھون کی ملا کے مثل ہالہ ماہ تابان اور حلقہ سر و گردن کا معلوم ہو کر کے ناچتا ہوا آگے جاوے اور اُس وقت نظر دونو اُنگلی ملی ہوئی پر رکھے اُسکو مکٹ گت کہتے ہین۔

ششم آنچل گت۔ داہنے ہاتھ کو بالائے سر چھوڑے اور بایان ہاتھ بطور خود نیچے چھوڑ دے اور اپنے پاؤن پر نظر کر کے روان ہو یعنی نظر پاؤن پر ہی رہے اُسکو آنچل گت کہتے ہین۔

ہفتم مسکراتی گت۔ پشت سیدھے ہاتھ کی معہ سب اُنگلیان خصوصاً بیچ کی اُنگلی اوپر لب زیرین کے چھوٹے اور دوسرا ہاتھ ایک مشت کر کے یعنی مشت بند اس طرح سے کہ انگوٹھا نکالے رہے کر کے کمر پر چھوڑے اور مرفق اُسی دست چپ کو خم دے کے نظر اپنی پیش معشوق کر کے روان ہو اُسکو مسکراتی گت کہتے ہین۔

ہشتم مودب گت۔ کف دست راست اوپر کف دست چپ یعنی ہتھیلی پر ہتھیلی مثل انداز زد و ضرب نیچے اوپر رکھ کے اور سب اُنگلیون کو بھی مستقیم بند کر کے چلے کہ ملی ہون اس طرح رکھا اور سر انگشتان دست چپ بالائے بند دست راست ہون تا ناف لاکے اور نظا بنی اپنے ہاتھون پر کر کے بعشوہ گری تمام روان ہو۔ اسکو مودب گت کہتے ہین۔

نہم حسن گت۔ دست راست باندھ کے دونو چھاتیون کے نیچے چھوڑے اور بایان ہاتھ بطریق ادل بطور خود نیچے کر کے نظر چھاتیون پر کرتے ہوے چلے تو اسکو حسن گت کہتے ہین۔

۱۰ دہم گھونگھٹ گت ۔ مقنہ منہ پر یعنی گھونگھٹ چھوڑے اور ایک ہاتھ مثل آنچل گت سر پر رکھے اور بائین ہاتھ سے مقنہ منہ کا پکڑ کے دوبالشت بلند کرے اور نظر دونون پستانون اپنی پر کرتے ہوے چلے تو اسکو گھونگھٹ گت کہتے ہین ۔

۱۱ یازدہم مجوب گت ۔ سر مقنہ بطریق سابق بالاے چہرہ لاکے دونو ہاتھ نیچے چھوڑے بطریق راہ چلنے کے روان ہوا ور نظر اپنی بالاے ناف رکھے اسکو مجوب گت کہتے ہین ۔

۱۲ دوازدہم نازگت ۔ سر دست چپ کو معہ انگلیون بکمیت کرکے اور مرفق دست راست اوپر مشت انگلیون دست چپ کے رکھے اور دست چپ کو درمیان عرض شکم عریض ناف پر چھوڑے اور پشت دست راست کو بطور گت خندہ یعنی مسکراتی اوپر زنخدان کے رکھے جیسا کہ دست راست مشت دست چپ سے مازنخدان ایک ستون بلورین معلوم ہو درمیان ہر دو پستان کے اور نظر اپنی چھاتیون پر کرے مگر بائین پستان پر نظر ہونا بہت اسب ہے اس حرکت سے ہاتھ کشادہ نزاکت کے آگے جاوے تو اسکو نازگت کہتے ہین ۔

۱۳ سیزدہم غمزہ گت ۔ یہ ہے کہ لب زیرین اوپر کے دانتون سے چباتا ہوا پکڑے اور داہنے ہاتھ کو سر پر رکھے اور نظر اوپر پستان چپ کے کرے اور ابرو کھچے ہوے اور آنکھ خماری بناے اور دست چپ بطور خود چھوڑے روان ہو تو اسکو غمزہ گت کہتے ہین ۔

۱۴ چہاردہم ادا گت ۔ آنکھین بلند کرکے اور سر مست آسمان بلند کرے اور دونو ہاتھ خم رکھے اور راست روان ہو تو اسکو ادا گت کہتے ہین ۔

۱۵ پانزدہم تیک گت ۔ دونون ہاتھون کو دونو بغلون مین چھپا کر آنکھین مست آسمان کرکے مثل راہ چلنے کے چلے تو اسکو تیک گت کہتے ہین ۔

۱۶ شانزدہم صاعقہ گت ۔ دونو ہاتھ کشادہ کرکے سکوت مین آوے اور آنکھون کو گردش لاوے اور پھر نظر پنجگی کرکے چند قدم چلے اور ٹھہر جاے اس طرح مکرر کرتا ہوا چلے اور پھر واپس آوے تو اسکو صاعقہ گت کہتے ہین ۔

ہفتدہم کرشمہ گت ۔ دست راست کو اُلٹا کرکے سر پر قریب پیشانی جانب چشم راست رکھے اور بائین ہاتھ کو زنخدان پر چھوڑے اور نظر اپنی پستان چپ پر کرکے آگے روان ہو تو اسکو کرشمہ گت کہتے ہین

۱۸ ہیجدہم دو دستی گت ۔ دست راست کو اُلٹا کرکے قریب مونڈھے دست چپ کے کرے اور دست چپ کو اُسی بائین طرف راست کرے اور دو قدم آگے چل کے بائین طرف منہ کرکے استادہ ہو پھر دو قدم اُسی طرح سمت دست راست چلے اور منہ داہنی طرف کرکے ٹھہر جائے اسی حیثیت سے چلا جائے تو دو دستی گت کہتے ہین ۔

۱۹ نوزدہم چاودگت ۔ دست راست کی دو انگلیون سے پشواز پکڑکے ہاتھ سر پر رکھے اور دست چپ کو بطور خود چھوڑے اور نظر اپنی متحرک پستانون پر جو کرتے ہوے آگے چلے تو اُسکو چاودگت خاص و عام کہین گے ۔

۲۰ بستم محبوبہ گت ۔ دونو ہاتھون کی دو دو انگلیون سے ادہر اُدھر سے پشواز پکڑکے نظر اپنی کبھی سمت معشوق اپنے کرے اور کبھی طرف بائین و بسار کرتے ہوے آگے کو روان ہو اور پھر پشت کبھی داہنے کبھی بائین رخ کرتے ہوے پھر آوے تو اُسکو محبوبہ گت کہتے ہین ۔

۲۱ بستہ نیکم برق گت ۔ دست چپ سے پشواز کو ٹہنکی مین پکڑا ہوا کرلاوے اور دست راست کو بطور خود چھوڑے اور قدم اپنا ٹخاہ سے آدھی بلشت و بلت کے چوکھا رچ یا طیلہ کی سی گرہ بیچ مارہو ساتھ اٹکھیلی کے اُٹھاوے یعنی آڑے ہوکے چلے طرف دست راست سے اور ہنگام واپسی سمت دست چپ سے آڑے ہوکے طیلہ کی سی ۔ یعنی بکشتی و چالاکی تمام تا بمقام روانگی واپس آوے اور نظر اپنی وقت روانگی پستان چپ پر کرے اور وقت معاودت بائین طرف تکا دے تھمی بہ شوخی خمار آلودہ رکھے اور ہر دست تمام ما نند برق خاطف بمقام خود واپس آوے تو اُسکو برق گت کہتے ہین ۔

۲۲ اور زیادہ گتین ہا (کتھک) کنون سے بہتر ہا نہا وہ بیوہ ہین ۔ حضرت سلطان عالم سے چودہ گت کتھا

صورت المبارک" مین ترقیم فرمائی ہین اور راقم نے علاوہ اُنکے سات گتین اور زیادہ اُن سے گو کہ جدید ہین اللا لائق دیدہین زیب قلم کی ہین - اور الفاظ مقررہ گت کے کثرت پاؤن سے ظاہر ہوتے وہ یہ ہین یعنی تا وہتی وقت اگر کوئی چاہے تو ہموزن پرن پکھاوج طیاری ممکن ہے اللا بہاؤ اُس سے علیحدہ ہے -

فصل سیوم مقدمہ بتلانے مین جسکو بھاؤ کہتے ہین

مجموعہ انجمن سرود سرائی اور زہرہ سیمرغان نغمہ ساز محفل آرائی پر اور شائقین برآسرائی پر پوشیدہ نہ ہے کہ بھاؤ جو مشتہر خاص و عام ہے اُس مین یہ کلام مالا کلام کہ لفظ عشق کو ہموزن لے بہ تمیز و تشخیر اور باتحاد اور بہ دشمنی اور فراق اور وصال اور رغبت اور نفرت اور ترس اور دلیری اور گریہ اور خندہ اور ناز اور ادا اور ہوشیاری اور نادانی اور سختی اور سہل انگاری اور شکوہ اور شکر اور اعانت اور فراموشی اور یاوہ اور خمار اور عمل ہائے اور علاوہ اسکے ادا کرنا ہر اک کا ایک تصویر تصاویر عشق سے کھینچتا ہے اور ایسا نہ کرے کہ معشوق کے گلے مین اُس وقت زبردستی لپٹ جائے - ہان دور سے اشارہ اور کنایہ کرے کہ اگر تو نصیب ہوتا تو یون لپٹ کے تجھے پیار کرتے - اسی طرح دشمنی مین ایسا نہ کرے کہ تلوار کھینچ کے بچوڑے بلکہ دھمکانا بھی سخت عیب ہے بلکہ خلاف تہذیب - فقط کنایہ کافی ہے - الحاصل بھاؤ مین آنکھ اور ابرو اور جملہ اعضا اور خواجح اپنے کو رجوع اُس لفظ نغمہ پر کرے کہ رمز و کنایہ اور اشارہ اُسکے سے بمقتضا ان کو ایک درد پیدا ہو اور کیفیت اور لطف اور تکلف یہ ہے کہ اعانت اور حمایت ہر لفظ گانے کی کرے کہ اُس سے ایک اثر پیدا ہو - سو ایسے لوگ کمیاب ہین ہان ایسا دیکھا کہ ہر ایر لفظ کے بھاؤ ادا کرتے ہین - یہ بھی غنیمت ہے مگر کمتر ورنہ ایسا اکثر دیکھا کہ سوال تو آسمان سے اور جواب ریسمان سے مثل بے اٹکل لوگ بکثرت دیکھے جب تلک انسان خیال معشوق اپنے کا نہ کریگا تا یوم التناد درستی بھاؤ اُس سے غیر ممکن انسان کو لازم ہے کہ جس کام پر اُسکی طبیعت رجوع ہو اُسکو با مقلدی و تلمذی انصرام کو پہونچائے ورنہ ناحق سر پھرائے

فصل چہارم بمقدمہ نخیز کہ ہونا اسکا رقص مین لازم ملزوم ہی

نازک مزاجان محفل رعنائی اور نغمہ سازان زہرہ خصلتان محفل زیبائی پر واضح ہو کہ بمقدمہ نخیز ایسا کچھ تصور کرنا چاہیئے کہ نخیز چند رشتہ گردن سے کہ کام آتے ہین اور استخراج اُسکا تین جانورون سے کیا ہے۔

اوّل حرکت رشتہ گردن باز یہ حرکت رشتہ گلو یعنی دورہ بہتر ہے۔

دوّم رشتہ گردن شکرہ اور طریقہ گردش اُسکے کمتر پہلے سے ہے۔

سیوّم حرکت رشتہ گردن طوطی سبز کہ جسکو طوطا کہتے ہین یہ حرکت بد ہے پس رشتہ وہ ہی بہتر ہے کہ رگین گردن کی وقت رقص کی کے مقابلہ مین جنبش کرین کہ جسکے باعث سے ناز اور غمزہ اور عشوہ معشوقانہ ثابت اور ادا ہو۔

اب تصور کرنا چاہیئے کہ ہر آن مین عشق کو ترجیح ہے اور سرود و ساز اور نغمہ اور رقص وغیرہ متعلق ہے عشق کے اور ناچنا اور بجانا اور ناز و کرشمہ واسطے مہوشان طناز کے ہے پس عشق مجازی سے حقیقی ممکن۔ بہرحال اسی واسطے اہل تصوف نے علم موسیقی کو داخل عبادت کیا ہے اور معلم الملکوت کو سرود ساز زمان نے بڑا اختیار دیا ہے الّا صاحبان نسبت کا اُس نے ہنوز کچھ نہین کیا ہے۔

باب پنجم

بیان وزن و اوزان مقامات وغیرہ یعنی راگہای فارسی معہ فصول و رجا بہائے

فصل اوّل پیدایش اینگت یعنی سُر من کہ کہان سے پیدا ہے

ترانہ سازان خوش الحانان اور نظارہ کنان سلیقہ شعاران پر واضح ہو کہ یہ بات جملہ عوام پر اظہر ہے جس گھڑی جسم انسان عناصر سے ترکیب دیا گیا تو جان قالب مین الحان سے قرار پائی اور الحان معنی صوت خواہ جنجر سے ہو یا آنکہ اور شے سے اور آواز متعلق ہے سر سے اوگا پیدایش سُر ہے ہوا سے کسی مقام خلی مین اگر ہوا مذکور بقاعل یا مفعول در آئی تو خواہ مخواہ اُس سے ایک صدا پیدا ہوئی - اب تصور کرنا چاہیئے کہ جو ہوا نے حسب الخواہ اپنے جگہ پائی تو آواز خوش یعنی انبساطی برآمد ہوئی اور احیاناً ہوا نے موافق مرضی اپنی کے جگہ نہ پائی تو آواز بدوزبون پیدا ہوئی - اسی طرح قلب انسان سے جبکہ چاہیئے دم اولین و آخرین سے کہ بقائے حیات مستعار بقول سعدی شیرازی علیہ الرحمہ باقی ہے یعنی "چون ہر نفسیکہ فرو میرود ممد حیات است و چون بری آید مفرح ذات" پس در ہر نفسے دو نعمت موجود" - بہر حال ہر دو صدا ے برآمد و آمد سے پیدا ایش سُر ظاہر ہوا - از انبساطی کو سُریلی اور آواز غیر انبساطی کو بے سری قرار دیا ہے - اور ثانیاً آواز کا پیدا ہونا ضرب سے متصور ہے یعنی جبکہ چیز آلات وغیرہ کسی چیز سے ٹھونکو یا بجاؤ یا آنکہ کوئی شے کسی شے پر گر پڑے یا کوئی

چیز باہم ملکر کھاوے تو اُس سے بھی پیدا ہوتا صدائے سُریلی یا بے سُری کا حسب طریقہ بالا لاریب واضح ولایح پس الحان خوش آوازی کو جو ساتھ الفاظ کے قلب سے نکالی جائے اُسکو کہتے ہین آگے اسکے قبل بیان باب اول کی فصلون مین مشرح ہوچکا ہے زیادہ صراحت مین طوالت کلام بے سود واضح تھا۔

فصل دوم در بیان جائز ہونے مقامات فارسی اور نہ ہونے حرام الحان مع وجہ ثبوت

بیان جواز مقامات وغیرہ مین گو کہ سامع خراشی سامعین بُد گستر اور مصدع دہی ناظرین سخن پرور ہے سخن نے التماس یہ ہے کہ دانہ انصاف کو ہاتھ سے نہ دینا چاہیئے اور تخم اعمال حسنا کشت عدالت مین بوکے مژدہ آخرت لینا چاہیے یعنی راگ جو اہل تصوف نے بمادتا جائز رکھا ہے اقوال اُنکے آمنا وصدقنا کس واسطے کہ اکثر انبیا نے جائز رکھا ہے جیسا کہ حضرت آدم علیہ السلام ربنا وظلمنا الحان عراق مین۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام مناجات مقام عشاق مین۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام منقبت مقام حجازمین اور حضرت داؤد علیہ السلام زرہ سازی الحان بمقام سینی مین فرماتے تھے اور تا زمان امیر خسرو علیہ الرحمہ مدار نغمہ اوپر ہین چار مقامون کے رہا۔ ہر ایک نے بطور خود جائز رکھا۔ بزمانہ آخرین دور قمر مین پیغمبر ہمارے شفیع روز محشر قسیم آب کوثر صاحب قاب قوسین محبوب رب المشرقین والمغربین احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اتفاقا معہ انصار کسی سمت تشریف فرما تھے اثنائے راہ مین دختران جنید باین مضمون دلچسپ گاتی تھین کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کل کی بات بتا دیتے ہین۔ آپ نے بہ لسان مبارک فرمایا کہ یہ تم نے کیا گایا العلم عند اللہ غیب کا عالم وہ اللہ ذوالجلال والاکرام ہے۔ ایسے گانے سے باز آؤ۔ اور کچھ گاؤ مجھکو یاد ہے بیان حال استقبال بغیر اذن تدوین ہے پس ایسی روایات سے امتناع نغمہ سرائی بپایہ ثبوت نہ پہونچی۔ ہان وہ "خنا میکرہ بین یدی حضرت تھا شرعاً لاشک حرام۔ نزد یک علما دف ودائرہ حرام نہین ہے۔

فصل سیوم مین اسم نویسی دوازدہ مقامات معہ وجحاب

جحاب اوّل

بیان اسم دوازدہ مقام مین شائقین وخوش نوایان باآئین پر پوشیدہ نہ رہے کہ بالفعل بالاتفاق نام دوازدہ مقامات کہ شائقین کو دورۂ تداولت مین وقت نغمہ پہل ترین منقوش لوح سینہ فرمائین احتیاطاً ترتیب قلم کرتا ہون۔ اوّل عراق۔ دوم عشاق۔ سیوم حجاز۔ چہارم حسینی۔ پنجم رہاوی۔ ششم بزرگ۔ ہفتم اصفہان۔ ہشتم بوسلیک۔ نہم راست۔ دہم زنگولہ۔ یازدہم کوچک۔ دوازدہم نوا بارہ مقام مشہر خاص وعام ہین۔

جحاب دوم بمقدمہ تصریح ایجاد مقامات معہ اسم نویسی موجدان

اب تصور کرنا چاہیے کہ سابقاً مدار نغمہ سرائی چار مقام پر تھی اور موجد اسکے حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوّا۔ بعد ازان لقمان اور افلاطون وفیثاغورس اور سلاسل حکما نے چار مقام رہاوی اور بزرگ اور اصفہان اور بوسلیک یہ مقام قرار دیئے اور زان بعد امیر خسرو اور مولانائے کمال الدین اور اُستاد شمس الدین اور شیخ سعدی علیہ الرحمہ نے چار مقام ایجاد کیے۔ راست اور زنگولہ اور کوچک اور نوا اِس طرح بارہ مقام نامزد ہوئے آگے انکے شعبہ ہائے مثل راگنی یعنی زوجہ ہائے وگوشہ ہائے مانند پتران یعنی طفلہائے ہین وہ بافصال جداگانہ مشرح زیب قلم ہونگے۔ علیحدگی مین صراحت بخوبی ممکن ہے لہذا فصلین مقرر کیین۔

فصل چہارم دربیان بارہ مقام راگ ولایت معہ تقسیم ارتقشہ تاثیرات سیاق وجحاب کے

اوّل جحاب مین نقشہ تاثیرات وغیرہ

شائقین خوش مزاجان وناظرین ترنم سازان پر منکشف ہو کہ ولایت مین بارہ مقام کے بارہ راگ مثل بارہ برجون کے کہ انہین سے متعلق ہین مقرر ہین اور ہر ایک راگ کے دو دو شعبہ مثل راگنی اور چار چار طفل مقرر ہین۔ اور چھ آوازہ مثل چھ راگ کے

اور بارہ نغمہ مانند بارہ سُر تو یر کومل کے مقرر ہین - بارہ مقام ہندسے ولایت مین زیادہ ہین اُنکو مثل سُر اور راگ کے نہ تصور کرنا چاہیئے - مقام سے مراد طریقہ اور قرینہ ملک ہے مانند دھن کے جسکا بیان باب دوم کی فصل ششم کے دوسرے پردے مین مشرح ہو چکا ہے مگر اہل ریاضی یعنی حکما وغیرہ نے بروج فلکی وغیرہ پر منقسم کیا ہے باین طریقہ یعنی راست حمل پر اور اصفہان ثور پر اور عراق جوزا پر اور کوچک سرطان پر اور بزرگ اسد پر اور حجاز سنبلہ پر اور بوسلیک میزان پر اور عشاق عقرب پر اور حسینی قوس پر اور زنگولہ جدی پر اور نوا دلو پر اور رہاوی حوت پر - اور تاثیر ہر اک کی جداگانہ ہے یعنی عشاق درد دلوا اور بوسلیک شجاعت بخشتا ہے اور عراق اور اصفہان فرح وانبساط دیتا ہے - اور حسینی اور حجاز لذت دلاتا ہے - اور بزرگ اور رہاوی اور کوچک اور راست حزن و ملال لاتا ہے پس حکما وغیرہ نے ایسے طریقے اور اوقات معین کیے اور تقسیم بھی افصالون پر کی ہے اب ولایت مین بھی اس قدر کا اختلاف پایا جاتا ہے کہ بعض کے نزدیک اختراع موسیقی ارسطو اور ابو نصر فارابی سے - اور بعض کے نزدیک افلاطون سے اور بعض کے نزدیک فارابی نے تکمیل کیا اور بعضون نے حضرت آدم علیہ السلام سے لکھا ہے مگر فقط الحان الا تکمیل حکمار وغیرہ سے ہوئی - ہان اختراع بربط کا فیثاغورس اور قانون ابو نصر فارابی سے اور بعض اہل عرب طوس کو موجد موسیقی جانتے ہین اور نقشہ ہذا سے کیفیت تقسیم اوقات فصال و بروج وغیرہ ظاہر ہے -

نقشہ ۲۱۶ پر درج ہے - ناظرین بغور ملاحظہ فرمائین -

نقشہ تقسیم راگ مقامات بروج ہای معہ فصالہائے و تاثیر وغیرہ جداگانہ

بروج ہای مقامی	بروج ہای مقامی	بروج ہای مقامی	بروج ہای مقامی	کیفیت تاثیر ہر ایک مقام
اصفہان	ثور	برکہہ	بیاکھ	انبساط بخشتا ہے اور فرح دیتا ہے سامعین کو۔
عراق	جوزا	متھن	جیٹھ	ایضاً
کوچک	سرطان	کرک	اساڑھ	حزن و ملال پیدا کرتا ہے۔
بزرگ	اسد	سنگہہ	ساون	ایضاً
حجاز	سنبلہ	کنیان	بھادون	لذت دیتا ہے سامعین کو
بوسیلک	میزان	تولا	کنوار	شجاع کرتا ہے سامعین کو
عشاق	عقرب	برچھیک	کاتک	ایضاً
حسینی	قوس	دھن	اگہن	لذت دیتا ہے ہر اک سامع کو۔
زنگولہ	جدی	مکر	پوس	رنج دیتا ہے اور غم پیدا کرتا ہے۔
نوا	دلو	کنبہہ	ماگہہ	شجاعت دیتا ہے سامعہ کو
رہاوی	حوت	مین	پھاگن	رنج و الم دیتا ہے سامعین کو
راست	حمل	میکہہ	چیت	پریشان اور آشفتہ خاطر کرتا ہے۔

اور اہل ہند شمار بروج میکہہ سے شروع کرتے ہین۔

جواب دوم در اگہای فارسی کہ کس سنے بعد حکما اختراع کیا

مطربانِ دوران اور شائقین زمان پر واضح ہو کہ حضرت امیر خسرو بعد حکماے قدیم محقق اور موجد علم موسیقی کے ایسے ہوے کہ بعد اُنکے کوئی ہم پلہ اُن کا تا الی الان تخلیق زمان نے خلق نہ کیا - یہ چند راگ کہ داخل شعبہ غیر دین موجد انکے ہوے - اول غرہ ان - دوم چارگاہ - سیوم دوگاہ - چہارم آوان - پنجم غنم - ششم قرغنہ - ہفتم قرودست - ہشتم صنم - نہم بزرگ صغیر - دہم نیز کبیر - علاوہ برین امیر خسرو ہر اک علم مین علامۂ زمان تھے اور صاحب باطن مرید حضرت نظام اولیا کے تھے - افسوس افسوس ایک زمانہ ہمارا تہذیب و علم سے خالی ہے - حسرت یہ ہے کہ خداوند جہان نے ہمکو اُس عہد مین کیون نہ خلق فرمایا - ہم غنیمت سمجھتے بقولہ کہ بعد ازین ہیچ گہ بود -

فصل پنجم مین بیان تحریر اور زمزمہ اور نغمہ

ماہران موسیقی اور ناظران پر پوشیدہ نرہے کہ نغمہ وہ ہے مقدمہ غنا مین کہ خالی از کیفیہ نہین ہے اور غنا وہ ہے کہ بے تکلف انسان کو برباد کرتا ہے اور بے تکلف جو قدر کہ اطاعت نفس سے مثل کلمہ اور کلام کنایہ عشق چشم سے برادی وہی نغمہ ہے اور جو خالی نغمہ سے ہے وہ تکلف سے ہے تصور کرنا چاہیے کہ نغمہ مست کرنا ارواح کا ہے آواز لذیذ سے خواہ مضمون خواہ چشم و ابرو سے خواہ جودت اُسکی سے خواہ نے اور تال سے یا حرکت دست و پا سے یا حرکت گردن سے یا حرکت گشت ان سے یا موزونی الفاظ کو تال مین لانے سے - جس طور سے ہو خالی از نغمہ نہ ہوگا اور اگر کوئی شخص لاعلم آواز اپنی نکالے یا آنکہ کلام کرے وہ داخل سُر شماری نہ ہونگے یہی حال تال کا ہے الا مقدمہ لے کا باہر اس سے ہے - اور شناخت سُر صادق یہ ہے کہ ہوا سے گرم قلب سے وقت نغمہ ناک سے معلوم ہو اور نغمہ صحت و سلامتی جملہ اعضا سے ہے یون نہین دستیاب ہوتی ہے - تصور کرنا چاہیئے کہ جو اندہے ہین سُر اُنکے مثل سُر ہاے بینا ہرگز نہین ہوتے پس بروقت برآمد آواز جملہ عضو درست ہونا چاہیئے - اور جو اعضا کہ نادرست ہوگا اُسکی عادت مین فرق ہوگا اُسیقدر تفاوت سُر کا ہوگا -

اور ہندی مین اسکو رتن جوت کہتے ہین اور اُس سے مراد روشنی ہے پس بہرحال روشنی سلامتی اعضا ہے۔

بیان تحریر تصور کرنا چاہیئے کہ جب مقام وغیرہ تکمیل پا چکے تو واسطے خوش اسلوبی کے تحریر اور زمزمہ نکالا۔ چنانچہ اُسکی قطعہ اہل ہند نے خراب کرکے نام دگنگری کیا مگر زمزمہ مین زور نہ چلا اُس سے بے بہرہ رہنے بوجہ اسکے کہ راگہائے ہند مین تان نہ کھپا سکے اور تحریر اہل ہند کو بتصدق حضرت امیر خسرو علیہ الرحمہ نصیب ہوئی۔ تحریر و زمزمہ آپ نے خیال مین شامل کیا تھا اور راگہائے ہندی مین مثل ہولی اور دہریہ گنگری کا شامل کرنا سخت عیب ہے۔ ہان ٹپہ مین مسمّی شوری نے زمزمہ اور تحریر جائز رکھا ہے بالفعل وہ صورت ہی معدوم ہوگئی۔ متقدمین ولایت نے تحریر صوت جانور کویل سے اختراع کیا ہے وہ آواز کہ جو وقت پرواز نکلتی ہے اور جبکہ بیہہ کے بولتی ہے کہو کہو وہ صدا بشمول زمزمہ کے ہو جاتی ہے یعنی کو کو بروزن تو تو بسرعت تمام جو بولتی ہے اُسی آواز کو بہاڑ کے تحریر نکالے۔

بیان زمزمہ غور فرمانا چاہیئے کہ زمزمہ بھی صدائے جانور طیور سے اخذ کیا یعنی ماکیان سے وہ صدا کہ ہنگام گرد کی چلاتی ہین یا وقت انڈا دینے کے جسکو کُڑ کُڑانا کہتے ہین یا آنکہ بعض اوقات مخوف ہوکے چلاتی اور شور مچاتی ہین اُس آواز سے زمزمہ اختراع کیا ہے وہ صدا اس طور سے ہے یعنی کا کا کا کا کا اس طریقہ پر زمزمہ قرار دیا ہے الا آواز کو پہاڑتے ہین بلکہ تحریر اور زمزمہ دونو مین آواز پہاڑنا پڑتا ہے پس صدائے ماکیان اور وہ صدائے کویل جو بیٹھ کے بسہولیت تمام ٹھہر ٹھہر کے بولتی ہے وہ داخل زمزمہ ہے۔ اور جو بسرعت بولتی ہے وہ داخل تحریر ہو جاتا ہے اور تحریر مختلف آواز کویل پر حصر کیا گیا اور تحریر کو مخنث اور زمزمہ کو باریک کرکے مانند فقرہ ولایتی کے شوری نے ٹپہ مین موزون کرکے نام اُسکا اڑی رکھا اور اڑی تان چھوٹے چار پانچ سُر کی اور وہی کو کہتے ہین اور وہ کہنہ یعنی دانہ ہائے باریک سُر ہائے شمار ہوتے ہین۔ اب سفر دایون نے اڑی کام خراب کیا اور پنجاب مین ٹپہ ہند یعنی لکھنؤ بنارس سے بہتر نہین گایا جاتا ہے فقط زبان فصیح ہے یہ دھی ٹیر لگاتے ہین اکثر وہ تین گاتے ہین تلنگ کا چرچا زیادہ ہے۔ اور زمزمہ گردان

الفاظ متعدد سے باواز دریدہ ترنمہ پیدا ہوتا چلا جاتا ہے جو کہ بالفعل چرچا اس طرز کا بہت کم ہے اور یہ امر زیادہ تر دشوار پسند ہے بنا علیہ طوالت سے محترز ہوا اختصار پر نظر کی جاتی ہے۔

فصل ششم بیان چھ آواز اور بلندی اور پستی اور طریقہ گردان مقامات وغیرہ ہین

ترانہ سنجان شیرین بیان اور شائقان دلستان پر مخفی نرہے کہ تقسیم شش آوارہ کے ساتھ دو مقام کے ہے یعنی ایک آوارہ دو مقامون سے ترکیب دیا گیا ہے انہین مقامون سے اٹھتا ہے

آوارہ اول سلمک۔ دو مقام پستی اصفہان اور بلندی زنگولہ سے اٹھتا ہے۔ اٹھنے سے مراد شروع کرنا اور بندش جسکو ہندی مین بندھن کہتے ہین نغمہ ۱۱۔

آوارہ دوم گردانیاً۔ اور گردانید بھی کہتے ہین پستی مقام عراق اور بلندی راست سے اٹھتا ہے اور نو نغمہ رکھتا ہے۔

سیوم نوروز۔ پستی بوسلک اور بلندی حسینی سے اٹھتا ہے اور چار نغمہ سے مرکب ہے۔

چہارم کوشت۔ پستی حجاز اور بلندی نوا سے اٹھتا ہے اور نو نغمہ رکھتا ہے۔

پنجم مایہ۔ پستی کوچک اور بلندی عراق[1] سے اٹھتا ہے اور پانچ نغمہ ہین۔

ششم شہناز۔ پستی مقام بزرگ اور بلندی مقام رہاوی سے اٹھتا ہے اور چھ نغمہ اپنے رکھتا ہے۔

اب تصور کرنا چاہیے کہ مقام طریقہ ہے اور بارہ مقام مثال بارہ برجون کے ہین انکو مرکب کرکے چھ شکلین مانند چھ راگ ہند کے جداگانہ مقرر کرکے نامزد آوارہ کیا اور مقام مانند سرون کے جو ہین انکو ترکیب دے کے یعنی جیسے کسی راگ مین پانچ یا چھ یا سات سر ہین یا دو دو کے راگ کا میل دیا یا نہ دیا اور راگ قائم کیا تو اسکا وہی بندھن ہوا۔ اسی طرح سے اس فارسی مین بھی ہر ایک آوارہ اور ہر ایک شعبہ اور ہر ایک گوشہ مثل سرہائے موسیقی کون پستی اور بلندی سے مرکب ہے فرق ترکیب کا ہے اپنی اپنی ترکیب سے مرکب اور مرتب ہین راگہائے فارسی مین

[1] عراق

حکما وغیرہ اور راگ اسے ہندی مین دیوزاد اور انسان موجد ہوتے گئے۔

فصل ہفتم بیان چوبیس شعبہ مین

قلم شکستہ رقم اس طرح تصریح شعبہ ہاے مین زمزمہ پرداز ہے کہ ہر ایک مقام سا تھ اپنے دو شعبہ مانند راگنی ہندکے جیسے ہر ایک اگ رکھتا ہے رکھتا ہے چنانچہ شعبہ اول پستی مقام اپنے سے اور بلندی و پستی سے ملتا ہے یعنی ہم پہونچتا ہے چنانچہ جملہ باین تفصیل مرکب ہین۔

اول مقام رہاوی۔ دو شعبہ رکھتا ہے۔ پہلے نوروز عرب مرکب چھ نغمون سے اور پستی رہاوی سے دوسرے نوروز عجم مرکب چھ نغمون سے اور بلندی دے سے ملتا ہے۔

دویم مقام حسینی دو شعبہ رکھتا ہے۔ پہلے ذوکاہ مرکب دو نغمہ سے اور مقام پستی سے اُٹھتا ہے دوسرا بالندیرا اور بعض نے فخر لکھا ہے مرکب آٹھ نغمون سے اور بعض نو نغمون سے لکھتے ہین۔

سیوم مقام راست۔ دو شعبہ کا مالک ہے پہلے مرقع مرکب آٹھ نغمہ سے۔ دوسرا پنجگاہ مرکب پانچ نغمہ سے۔

چہارم مقام حجاز۔ دو شعبہ کا خاوند ہے۔ پہلا سہ گاہ مرکب تین نغمہ سے۔ دوسرا حصار مرکب آٹھ نغمون سے۔

پنجم مقام بزرگ۔ دو شعبہ رکھتا ہے پہلا ہمایون مرکب چار نغمہ سے۔ دوسرا نہفتا و نہفتہ بھی درست ہے مرکب آٹھ نغمہ سے۔

ششم مقام کوچک۔ دو شعبہ رکھتا ہے۔ پہلا رکبت مرکب تین نغمون سے۔ دوسرا شاتی مرکب پانچ نغمہ سے اور شاتی کو شہانت بھی کہتے ہین۔

ہفتم مقام عشاق۔ دو شعبہ رکھتا ہے۔ پہلا عشاق پانچ نغمہ سے مرکب۔ اسمین بعض کے نزدیک

غزال شعبہ ہے اسکا اور راصح مخالف کس واسطے کہ جو روضہ خوان کامل اور واقفکار و ماہل ہین انکی مذاولت مین اقم نے مخالفت دیکھا اور نواب نبی علی خان بہادر صفدر جنگ سابق شجاع الملک شاہ کابل ہنگام تسلط دوست محمد خان مقام باندا مین تشریف فرما ہوئے تھے اس علم کے یکتائے زمان تھے۔ اور راقم کو اوّل کانپور مین مرزا خادم علی بیگ شاگرد ملا محمد صاحب سے زان بعد نواب صاحب ممدوح سے تلمذ ہو حتی الامکان تحقیقات مین فروگذاشت نہین ہوئی اور شعبہ دوسرا مغلوب مرکب ہے آٹھ نغمون سے۔

ہشتم مقام اصفہان و شعبہ کا مالک ہے پہلا تیز مرکب پانچ نغمون سے دوسرا نیشاپور مرکب چھ نغمون سے ہے

نہم مقام نوا۔ دو شعبہ کہتا ہے پہلا شعبہ نوروز خاوراں مرکب پانچ نغمون سے اور دوسرا ماہور مرکب چھ نغمون سے

دہم مقام عشاق۔ دو شعبہ کہتا ہے پہلا زابل مرکب تین نغمہ سے دوسرا اوج مرکب آٹھ نغمون سے۔

یازدہم مقام زنگولہ۔ یہ مقام دو شعبہ کہتا ہے پہلا چارگاہ مرکب چار نغمہ سے دوسرا غزال مرکب پانچ نغمہ سے

دوازدہم مقام بوسلیک۔ یہ مقام خاوندی دو شعبہ کا۔ اول شعبہ عشیران مرکب ہے دس نغمون سے

اور دوسرا حصیبا مرکب ہے بارہ نغمون سے۔

ایسا تصور کرنا چاہیئے کہ اسی طرح سے ترکیب پاچکے یہ چوبیس شعبہ مانند رشح دو دو منقسم ہین ہر ایک

ہر ایک مقام کے آگے اسکے بیان گوشہ ہائے رقم کیا جاتا ہے۔[1]

فصل ہشتم در بیان تفصیل گوشہ ہای اڑتالیس گانہ مشتمل طفلان مقامات مین

شائقین عصر پر متکشف ہو کہ ہر ایک مقام چار چار گوشہ یعنی مشتمل طفلان رکھتا ہے۔ اب تصور کرنا چاہیئے

کہ منجملہ اڑتالیس گوشون کے یاد ستہ مرقوم ہوتے ہین کس واسطے کہ فقط یاد سابق پر اکتفا کی گئی۔ پس ظاہر ہے

کہ اگر کوئی رسالہ پیش نظر ہوتا تو ہر گز دو گذاشت نہ ہوتی اور نقل کرنا خلاف طبع نازک تھا لہذا جائز نہ رکھا چنانچہ

[1] یہ شعبہ ہا مین۔ اوّل[1] حورد دوم[2] نہاوند سوم[3] اصفہانک چہارم[4] بستہ نگار پنجم[5] مخالف ۸ شعبہ ہوے ۱۳ مولفہ

چونتیس[۳۴] جوکہ منقوش لوح سینہ تھے اسم نویسی اُنکی ترقیم الاقلام ہے۔

گوشہ اوّل[۱] بہار نشاط۔ دوم[۲] غریب۔ سیوم[۳] سوار۔ چہارم[۴] غمزدہ پنجم[۵] بیات ششم[۶] سرافراز ہفتم[۷] بستہ نگار ہشتم[۸] گردانیہ۔ نہم[۹] نہاوند ک۔ دہم[۱۰] صفا۔ یازدہم[۱۱] دلبر۔ دوازدہم[۱۲] اوج کمال سیزدہم[۱۳] نگار چہاردہم[۱۴] وصال۔ پانزدہم[۱۵] شہری۔ شانزدہم[۱۶] عیشران۔ ہفتدہم[۱۷] غزال۔ ہیجدہم[۱۸] طرب انگیز۔ نوزدہم[۱۹] بحر کمال۔ بستم[۲۰] اصلی۔ بست یکم[۲۱] اعتدال۔ بست دوم[۲۲] گلستان۔ بست سیوم[۲۳] نیرنگ کبیر۔ بست چہارم[۲۴] فرودست۔ بست و پنجم[۲۵] جمالی۔ بست و ششم[۲۶] روح افزا۔ بست و ہفتم[۲۷] حسرت۔ بست و ہشتم[۲۸] معتدلہ۔ بست نہم[۲۹] مغنوی۔ سی ام[۳۰] پہلوی۔ سی و یکم[۳۱] خراسان۔ سی و دوم[۳۲] نیرنگ صغیر۔ سی و سیوم[۳۳] فندق۔ سی و چہارم[۳۴] حیران۔ سی و پنجم[۳۵] موافق فقط

اس قدر ذہن نشین تھے اور اسم چودہ گوشوں کے بیشتر مثبتا ہوگی لہذا خارج از رسالہ ہذا رہے اور پستی اور بلندی انکی مثل شعبہ ہاے ہر ایک مقام کے تصور کرنا چاہیئے اور اُسی کے ہموزن نغمہ بھی شامل ہر ایک گوشے کے ہیں حاجت تحریر نہیں ہے اور قسمت چار گوشہ کی ساتھ ہر ایک مقام کے ہے آگے اسکے ایک حجاب فصل ہذا میں ہے ملاحظہ اُسکے سے حال لحن وغیرہ کا انکشاف ممکن ہے۔

حجاب بیان لحن ہاے ترانہ سازان اور ناظران زمان پر واضح ہو کہ الحان اور لحن بمعنی صوت خواہ انسان خواہ حیوان خواہ نباتات یا جمادات یا آنکہ آلات برنجی وغیرہ جس سے کہ برآید ہو مثل سُر انبساطی یا غیر انبساطی متعلق سُرون کے ہے الا تفاوت اس قدر ہے کہ یہ لحن بھی مثل دہن ہندی کے علاقہ رکھتا ہے ہر ایک شے سے اور موجد لحن یعنی الحان اور آہنگ اور رچنگ خصوص گانے کا یارید ہوا بلکہ اُسی سے شروع ہوا۔ چنانچہ یہ تتبع شیخ نظامی کہ پنج خسرو شیرین کے رقم ہے اور لحن اس قدر مدرک ہوے کہ اسم نویسی اُنکی زیب قلم کی جاتی ہے۔ اوّل[۱] لحن شادروان[۲] مرید وار۔ دوم[۳] سرو بستان سیوم[۴] سرو سہی چہارم[۵] سبز در سبز۔ پنجم[۶] گنج یاد آورد۔ ششم[۷] مشک دانہ۔ ہفتم[۸] سکندر۔ ہشتم[۹] شب فرخ۔ نہم[۱۰] فرح روز۔ دہم[۱۱] نوروز

سلہ اور یہ گوشے مستخرجہ امیر خسرو ہیں۔ اول موافق دوم غمزہ سیوم آوان چہارم قرغنہ پنجم صنم۔ جملہ چالیس ہوے ۱۲ مولفہ

یازدہم تقل رومی - دوازدہم رامش جان - سیزدہم مشکمانی - چہاردہم نوشین بادہ - پانزدہم ہوائے نیمروز - شانزدہم مروائے نیک - اور مروائے فال نیک کو کہتے ہین اور مروائے نام لحن بھی ہے من شیدی - ہفتدہم پنجگرگان - ہیجدہم حقۂ کاؤس - نوزدہم راہب ناقوسی - بستم اورنگ - بست ویکم جشن مہرگان یعنی روز شانزدہم ماہ مہر کہ اس روز اہل فارس جشن عظیم کرتے ہین اور نام لحن کا بھی ہے لمولفہ - بست ودوم سیاوش - بست وسیوم کبک دری - بست وچہارم کنج کاؤ یعنی کنجہائے سے کہ پیچ زمانہ جمشید کے بہرام گور ظاہر ہوا تھا اور تفصیل اسکی کتب لغت مین مشرح ترقیم ہے - بست وپنجم باغ شیرین - بست وششم کین ایرج یہ لفظ ترکی ہے - بست وہفتم طاق دل سی نام محل یعنی ایوان سلیمان کہ اس مین ایک تختی رکھی ہے اور نام لحن بھی ہے - بست وہشتم ماہ برکوہان بست نہم فیض صبوح سی ام آئین جمشید - سی ویکم کیخسروی - سی ودوم آرایش خورشید - سی وسیوم کنج سوختہ یعنی کنج پنجم ہفت کنج پرویزے اور مثل ترکیبی اسکے کنج سنجیدہ اور سوختہ بمعنی سنجیدہ اور نام لواسے ہے من شیدی اور نام لحن ہے یہان مراد ہے لحن سے اور پس بہرحال لحن طریقہ صدائے خوش کا ہے بعد حضرت آدم علیہ السلام باربد نے بہت سے لحن اختراع کئے جس طرح سے کہ اول مہادیو موجد ہوئے اور بعد اُنکے دیوزاد اور انسان موجد راگہائے ہندی ہوتے گئے اسی طرح علم موسیقی کے اہل فارس اور تمامی حکما وغیرہ موجد ہر ایک شے کے ہوا کئے اور الحان اور بحر ہر وزمزمہ ولایتا ایسا موثر ہے کہ انسان وحیوان کا دل ہلا دیتا ہے بلکہ ہنوز عجم اور عرب مین ہدی خوان ایسے ہین کہ شتران بے مہار کو صحرا سے پاس ہدی خوان حاضر ہوتے ہین نہ کہ روضہ خوان خوش الحان ولایت مین ابتک تاثیر مثل راگ ہند معدوم نہین ہوئی ہے -

فصل نہم در بیان تشابیہ ونے راگہائے ہندی ساتھ راگہائے ولایت کے

معہ تجنیس باب ستارہ مین چند قواعد

شائقین روزگار اور ناظرین صفحات روکبار پر واضح ہو کہ حکمائے ہند وموسیقی کو ننگیہ کہ شبیہ نما وکہ

کہتے ہین اور جملہ اصول صوت اور نغمہ اور تال اور لے اور راگ اور رقص وغیرہ کو شمیسر اور بازدو وغیرہ نے ترتیب دیا اور خیال کرکے جو مشاہدہ کیا تو کوئی راگ ہندی اور فارسی باہر بارہ سُرون سے نہین ہین پس جس وقت کہ سُر متفق ہین تو جمیع اصول باہم مناسب ہونگے اور اکثر راگہاے فارسی کو راگہاے ہندی سے نسبت ہے یعنی مقامات اور شعبہ ہا اور آوارہ ہاے معالحان متاسبت رکھتے مثلاً آہنگ اور صوت اور نغمہ رکب اور غزال کا مشابہ ہے کھٹ اور دہناسری راگہاے ہندی سے اور زوکاہ اور حسینی مقام اور نوروز عجم سارنگ سے مشابہ ہے اور سہ گاہ اور چہارگاہ اور مغلوب اور مقام زنگولہ مشابہ ہین ٹوریون سے اور زابل اور مخالف اور مقام عشاق مشابہ ہین گوری اور پوربی اور پوریا اور گورا اور آسا اور بھٹیال راگہاے ہندی سے اور مقام عراق اور اوج شعبہ ہمرنگ گن کلی اور مالسری راگ ہندی کے اور مقام اصفہان اور شعبہ منیا پور مشابہ زیلف اور بہیروی راگنی ہندی سے اور نیز بزرگ اور نیز صغیر شعبہ مشابہین ہین اور بھوپالی اور بہپاس اور حسینی شب راگہاے ہندی سے اور بعض نے عشاق کو مشابہ کیا ہے نٹ راگ ہندی سے اور نوروز عجم اور حسینی اور زوکاہ فقط آہنگ کافی راگنی ہندی سے اور بعضون نے حسینی کو دہناسری سے مشابہ کیا ہے اور مقام نوا مشابہ ہے کیدارا راگ ہندی سے۔ اور بعضون نے اصفہان کو سارنگ سے اور عراق مقام کو بھی کانہڑا سے اور غزال شعبہ کو اساوری سے اور زوکاہ شعبہ کو جیت سری سے مشابہ کیا ہے اور رون مین اختلاف ہے مقام رہاوی اور گوشہ گلستان مشابہ ہے کانہڑا راگ ہندی سے اور مقام بزرگ مشابہ مالی گورا راگ ہندی سے۔ اور بعض نے سہ گاہ کو بلاول سے اور چہارگاہ کو بھیرون سے مشابہت دی ہے بندہ نے جو مطابق کیا تو کلام سمجھون کے درست ہین شاید کسی کی فہم مین نہ آئے تو یہ تمثیل احتیاطاً دیجاتی ہے یعنی جس طرح بھیرون راگ ہندی چار قطعہ پر ہے اور برت مین ہین مگر نام ایک ہے بعدہٗ صورت علیحدہ کرکے نام ہر ایک کا جداگانہ کردیا ہے اسی طرح سے ہر ایک مقام اور آوارہ اور شعبہ اور گوشہ اور نغمہ اور الحان مختلف باشکال جداگانہ بصنعت اُستادان کہ مثل نائکان ہین کردیے ہین فہمید مناسبہ انسان کو چاہیئے اور تفصیل اسامی فارسیون کے

کہ مقام بارہ ورشعبہ ہا چھتیس اور گوشہ ہا اڑتالیس اور آوازہ چھ اور نغمے بارہ اور لحن تینسلیس اور دو مقام اور چار شعبہ زائد ہین بارہ مقام اور چھتیس شعبون سے اس حساب سے چودہ مقام اور اٹھائیس شعبہ ہوئے اور ہندہین چھ راگ اور تیس راگنی اور اڑتالیس پتر اور بارہ سُر مقدم ہین آگے اِن سے ہر ایک علی قدر جودت طبع ایجاد کرکے علم کو رونق دیتا رہا علی ہذا القیاس علم موسیقی فارس مین حکما وغیرہ موجد ہوئے ہر ایک اختراع کرکے دہندۂ زیب و زینت ہوتے گئے ہند مین فی زمانہ لوگ زیرک مبتلائے افلاس ہوگئے لہذا اس علم کا فروغ کم ہوتا گیا اور بہ نسبت ہندولایت مین مرفع حالی اور فارغ البالی رہی بنا علیہ ہر ایک علم کو رونق اور ترقی موجود ہے۔

جواب اول در تشابہ آگہای ہندی نغمہ ہاے مقامات فارسی سے

نغمہ سنجان و مشتاقان گلشن دہر پر اظہر ہو کہ ملک فارس مین علم موسیقی کے بارہ مقام مقرر ہین اور اس مولف کو منظور ہوا تقابل راگ ہندی ساتھ مقامات فارسی کے تو منجملہ بارہ مقام کے گیارہ مقام کے نغمے فقط تحقیقات سے ہم پہونچے ترقیم کرتا ہون بطور خود ہنگام متحقق ہونے ایک[1] ور مقام بقیہ کا بھی مجتبی کیا جائیگا انشاء اللہ المستعان۔

مقامات فارسی راگہاے ہندی سے بدین تفصیل موافقت رکھتے ہین۔

مقام غزال[1] اور کھٹ ایک ہے اور مخالف[2] ورام کلی موافق ہے۔ اور مقام نیریز[3] و کلیان قریب تر۔ سلیمان[4] و بدھنس راگ ہندی نزدیک ہے۔ مقام زوکاہ[5] و سادھ ٹوڑی اقرب ہے۔ نوا[6] و سارنگ ایک ہے مقام راست[7] و نٹ برابر۔ عربان[8] و پوریا و ہنا سری باہم نزدیک۔ مجاوات[9] و نغمہ اور بروا کہ اہل اسکی بردہ ہے نزدیک تر۔ مقام شہناز[10] اور سری راگ کہ اہل پنجاب آسرگا تے ہین مشابہ بدرجۂ اتم ہے۔ اور مغلوب اور سنت راگ باہم نزدیک یہ شعبہ مقام کا ہے جو لوگ کہ عراق و خراسان و ماوراء النہر ملک فارس سے ہند مین آئے نغمہ فہمی و ساز نوازی مین و تصانیف مین اور وقوف اصول مین بہتر ذوالفقار خان قزوینی اویسی (عہد شاہ عباس صفوی) سے نہین آیا۔ یا اس زمانہ مین مثل نواب دلاور علی خان کابلی موصوف القدسی محرم و ماہر علم موسیقی فارس کا وارد ہند نہین ہوا۔ مولف کو ایک نیاز تھا انکی خدمت مین۔

حجاب ثانی بیان تشابہ راگ ہندی سے راگ فارس اور چند طریقہ ستار مین اختراعی امیر خسرو علیہ الرحمۃ

ترنم سازان شائقین اور نغمہ پردازان ناظرین پر ہویدا ہو۔ کہ امیر خسرو بانی طرز قوالی ایسے ہوئے کہ ایک قوم مغنیان جداگانہ کردی زمانہ سات سو برس کا مقتضی ہوتا ہے اور ایک شخص خسرو زمانہ اکبر شاہ تین سو سال گذرتے ہین گذرا ہے وہ اس علم سے ماہر نہ تھا شرح اسکی باب مفہم نقلیات مین بخوبی بسبیل تذکرہ منسلک کیجاویگی۔ خلاصہ یہ کہ اول امیر خسرو نے اول شعبہ فخر وان چارگاہ شعبہ مقام زنگولہ سے مرکب کیا اور فخر وان کو فخر بھی کہتے ہین اور مقامون مین مقام راست کے موجد ہوے اور سنگت راگہائے ہند سے باین تشابہ دی ہے یعنی فخر وان اور چارگاہ مشابہ ٹوڑی سے کیا ہے اور عراق مقام کو سازگیری راگ ہندی سے تشابہ کیا ہے اور مقام عشاق کو راگنی سارنگ سے کہا اور موافق گوشہ کو مالسری سے مشابہ کیا اور زوکاہ شعبہ کو دیوانی راگنی سے اور عنم اور عنم بھی کہتے ہین عنم صحیح ہے اور نم غلط ہے اور آوان پوربی سے اور قرغنہ مشابہ گورا اور گن کلی سے۔ اور صنم مشابہ گلیان راگ ہندی سے کیا اور اس قدر یعنی چار شعبہ اول حزر دوم نہاوند سیوم صفہانک۔ چہارم مخالف۔ انکو اگر شامل کیجئے تو اٹھائیس ہوئے اور ایجاد کیئے۔ اور یہ پانچ گوشہ اول موافق دوم عنم سیوم آوان چہارم قرغنہ پنجم صنم اور ایجاد کئے اور صنم کو نیریز بھی کہتے ہین مگر محرر ایسی عطارد کی غلطی فاش پر ہے۔ امیر خسرو صاحب نے دو نوان نیریز ون یعنی صغیر و کبیر سے صنم کو علیحدہ نکالا۔ کجا نیریز کجا صنم مشابہ گلیان سے اور نیریز مشابہ ہین بھیرون اور کافی سے اور نیشاپور شعبہ اصفہان سے اور نیریز بھی شعبہ ہے اصفہان کا اور مقام بستہ نگار اختراع کیا آپ علم ہذا سکے عامل باعمل تھے خداوند کارساز نے ایسا عارف پیدا نہین کیا۔

بیان چند قواعد ستار

مشتاقان ترانہ اور شائقان دوران یگانہ پر مخفی اور محتجب نہ ہے کہ بزمانہ اولین کوئی سازنہ تھا آلات بربطی سے استنباط سر کیا گیا اسمین آسکے تشریح ہو چکی ہے۔ بہرحال چار صورتین ظاہر ہین۔ اول تت۔ وہ کہ زخمہ اور مضراب سے آواز دیتے۔ اور دوم تبستہ وہ شے کہ

استعانت بالون سے یعنی گرو کمانچہ سے صدا دے - سیوم گہن کہ ازالۂ چوبی سے آواز دے - چہارم سہ کرکہ عوام سگھر بھی غلطی سے کہتے ہین وہ ہے کہ استعانت نفس سے بولے اور عوام نے تین باتین نکالی ٹھونک گھسیٹ پھونک مضراب کو نہ باندھ سکے اس جگہ عاری رہے - ہین کو مہادیو جی نے گورا پانچی زوجہ اپنی کو خوابیدہ دیکھ کے نکالی ذکر اسکا آیندہ باب حکایات ہین کیا جائیگا - اور ستار امیر خسرو علیہ الرحمۃ نے ایجاد کیا اور فقط تین تار ایک آہنی اور دو برنجی اور نصف تونبہ سے ہموزن ہین کر دیا - ستار مین ایک سبتک کامل اور دو سبتکین ناقص ہین یہ کہ سبتک اول مدہم سے تا سبتک میانہ اور سبتک دوم سبتک میانہ سے تا گندہار - جملہ دو سبتکین ہوئین اور ایک سبتک بالکل ناقص چڑھی ہوئی فقط گندہار تک ہے اسکو دیسری سبتک کہتے ہین اور پنچم کی سبتک پوری کامل ہے اس طرح سے تین سبتک مقرر ہین اور قاعدہ کوک وہ ہے کہ مثلاً چھ تار رکھتا ہے اول ایک تار باج کا آہنی اور دو برنجی کھرج اور پھر ایک آہنی پنچم اور پھر ایک برنجی گندہ اور پھر برابر اسکے تار آہنی اسکو چکاری کہتے ہین جو برنجی ہین کھرج اور جو کہ باج بحساب کھرج مدہم کوک ہوتی ہے وہ کہ بدست راست کھرج آہنی و برنجی واقع ہوئی پنچم اور چکاری ہمزن مدہم یا جو سُر چاہے مگر سبتک دوسری اور تیسری مین کام آتا ہے نہ سبتک اول مین قواعد کوک ستار مسلمہ ہے اور مین حروف ڈا ڈرا ڈر فقط دست راست سے نکلتے ہین زخمہ یعنی مضراب سے اور لفظ ڈا دلالت حمایت دست چپ سے کرتی ہے اسکو میند کہتے ہین اور ڈا اور ڈر حرکت آمد کی اور ڈرا حرکت جانے کی اور ڈاؤن حرکت انگشت میانہ دست چپ کیسے کھینچنے تار باج سے اور مضراب لگانے سے آگے انہین چار لفظون سے انقلاب جملہ صور مختلفہ بہم پہونچتی ہین اور ستار مین مضراب اور مین مین مقرر ہین سو ساٹھ اور ستار مین سرگم نہین ہین یہی قاعدہ متذکرہ بالا ہین انہین لفظون سے مضراب لگتی ہے جیسے ڈر ڈر ڈرا ڈر یا ڈر ڈر ڈار ڈار یا ڈر ڈر ڈر ڈر ڈر ڈر یا ڈر ڈر ڈر ڈرا ڈرا یا دار ارا را یا ڈر ڈر ڈر مقرر ہین اور مین مین الفاظ دا و ڑا وغیرہ مثل ستار نہین ہین - اول بین مین الاپ راگ کی

کہ طریقہ آلاپ مرقوم ہو چکا ہے دوسری ٹھونک بجتی ہے بول اور گت پرن پکھاوج کی رہالی مین اختیار ہے
جملہ کے مرقوبہ بجتی ہین تیسری بجھالا کہ اسمین دو ضربون کی لڑنت ہے اور سرگم مذکورین بجتی ہین اور جہالا
مین کا مشہور ہے کہ وحوش وطیور بیہوش ہو جاتے ہین اور دو تونی اسمین ہوتے ہین ذکر ہو چکا ہے دو ایک
قاعدہ سرگم مذکورین کے سہولت الحصول کہ ستارین بھی نکلنا ممکن ہے ترقیم کئے جاتے ہین یعنی مین کے جہالے
کی مضراب کے الفاظ گھا اور نا ہین قاعدہ سرگم کے راگ مین اختیار بجانے والے کو ہے اول یہ کہ آمد مین
گھایا جہا اور رفت مین الٹی مضراب سے نا نکلتا ہے الآ زد ضربہ یعنی لڑنت ایک مضراب کے ایسی ہو
کہ دو مضرابون کی چھیڑ معلوم ہو سو یہ بات طیاری ہاتھ داہنے بائین پر منحصر ہے۔

مضراب سرگم اول یہ ہے گھن تن گھن نن - دوم گھن گھن گھنتان - سوم گھن نان گھن نان
چہارم گھن گھنتان گھن گھن گھنتان پنجم گھن گھنتن گھان گھن گھنتن گھان ششم گھن گن گھنتن گن گھنتن گن
ہفتم گھن گھن گھنتن گھن گھن گھنتن - ہشتم گھنتانا نانا نانا نا گھنتانا نا نانا نانا نا - نہم گھن گھنتان
گھن گھن گھنتان دہم گھن گھنتان گھن گھن گھنتان نتا - دہم گھن گھنتن گھنتان گھن گھنتن گھنتان
یازدہم گھن گھانن گھنتن گھان گھان گھنتن گھان گھان - بس گیارہ قواعد سرگم پر اکتفا کیا - ستارین
اس قدر تھے جو طیاری ہاتھ سے نکلنے لگین تو وہ ستار بھی بمنزلہ بین ہو جائے اور بجانے والا کسی کو خیال مین
نہ لائے - درصورتیکہ مزاج اسکے مین خودی نہ سمائے - اور خلاصہ تکہ بین اور پکھاوج کا جوڑ ہے جب تلک
کہ جوڑ بجتا ہے تو پکھاوجی سے کچھ علاقہ نہین جبکہ توڑ بیت ٹھونک اور بہالے کی آئی تو پکھاوجی نے پکھاوج
بجائی - اگر قیامت مین کار اور پکھاوجی کے میل یعنی اتفاق سے تو فبہا ورنہ صورت جنگ نظر آئے آیندہ
شکست و فتح باختیار سرود ساز زمان ہے جسکو چاہے نصیب کرے پس چاہیئے کہ دورہ سرگم ہائے قوشہ کو
ساتھ چوتالہ دہنر پنجہ کے بجاتا ہے اور جبکہ توڑ بیت ٹھونک بجانے کی پرسپچہ تو خیال رکھے کہ کام داہنے کا
ستار ہستی باج اور پکاریون سے نکلتا ہے - اور کام بائین کا تار بجتی گتادہ کہ بعد کھرچون کے ہوتا ہے

اُسکو بھی ثانی کہرج کہتے ہین - اور بین مین مَنْدَر کہلاتا ہے اُس سے نکلتا ہے گت پرن جو چاہے بجائی - اگر ہاتھ اور طبیعت مناسب ہے تو کارکچھاوج مثل بین ستار سُرسہار سے ممکن ہے الا ذہن درکار ہے ورنہ یون تو محنت و مشقت بیکار ہے - زمانہ اوّلین مین علم ہذا کو ہر صغار و کبار عبادتًا کرتے تھے جبکہ قوم گویئون کی آشکار ہوئی اور پیشہ رزق ہوا - شرفا اور نجبا کو عار ہوے - ہان کسی قدر تفریحًا کہ مونس تنہائی ہے شغل ستار باقی رہ گیا ہے - لہذا راقم نے یہ چند طریقے قاعدہ بین اور ستار مشترک زیب قلم کئے کہ شائقین اس سے استفادہ اُٹھائین اور اس ہیچمیرز زمان نحیف و ناتوان کو گوشہ خاطر الطف سے نہ بھلائین فقط -

باب ہفتم

بمقدمہ حکایات غریبہ و نقلیات عجیبہ علم موسیقی

بلبلانِ خوش الحانان ترانہ اور طوطیان شکر ریزان فسانہ اور پرشاخ گویائی کے یون نغمہ پرداز ہین کہ حکایت اوّل فسانۂ مرکّبی ہین اس طور سے زبان زد واقفکاران شاستر ہے کہ اتفاقاً پاربتی جی زوجۂ مہادیو جی بحالت خماری نیند کی ماری مستانہ وار نصف النہار دست راست دون پستان پر وار و پار درہی تھین۔ ناگاہ گذر مہادیو جی اُس حالت مین ہوا جو کہ مہادیو جی اختراع آلات موسیقی مین سرگردان تھے آخرکار بجائے دست ایک لکڑی مدور و مجوّف مرتب کرکے تین وتیار اُسکے بجاے پستان دو تونبی کلان قائم کرکے اُسی لکڑی کا نام ڈانڈ قرار دیا اور اُنیس پردے فولادی موم سے اُس ڈانڈ پر قائم کر ایک شکل طاؤس کی نیچے ڈانڈ اور تونبہ کے اوپر مستحکم کی اور سات کھونٹیان اوپر ڈانڈ کے دوسرے سمت لگا اور اُسمین تار فولادی اور پیچی دُم طاؤس پہ سے لا، اور گردن طاؤس مین براہ سوراخ نکال نصب کئے اور دو تار آہنی ڈانڈ کے یمین و یسار راست کرکے نام مزد چیکاری کیا اور نام اُسکا بین مشہر کیا اور دو مضراب سے ایسی بجائی کہ تمامی وحوشان و طیوران کو بیخود شی لاے حتی کہ جس وقت مہادیو جی بین اور گنیش جی پکھاوج بجاتے ہنگام عبادتِ خاص تو پاربتی جی وجد مین اکثر ناچتی۔ اور اُنکے یہان ناچنا بھی داخل عبادتِ خاص ازروے شاستر کے لکھا ہے۔ چنانچہ جمیع دیوتاے تاج کو جائز رکھا ہے اور تاکان نے بھی اکثر عبادتاً

جائز رکھا ہے

حکایت دوم۔ علم موسیقی استنباط سُر جانور سے کیا ہے۔ نقل ہے کہ موسیقار نام جانور طیور کا ہے۔ اور سات سوراخ بتدریج اُسکی نوک مین ہین اور فرد رہتا ہے جوڑا یعنی مادہ نہین رکھتا ہے شباب جوانی سے تا ہنگام قضا لکڑیان جمع کیا کرتا ہے اور ہنگام خواب سوراخہائے منقار اُسکی سے صدائے خوش نکلتی ہے اور یہ بھی مشہور ہے کہ موسیقار خواب خرگوشی رکھتا ہے وقت بیخودی کوئی سُر دیپک کا اُسکی منقار سے برآمد ہوتا ہے اور وہ جانور معہ ہیزم فی النار ہوجاتا ہے اور خاکستر اُسکی سے پھر بیضہ نمود ہوکے موسیقار ثانی پیدا ہوتا ہے چنانچہ پیدایش دوامی اُسکی اس شکل پر ہے اور آواز خوش الحانی سوراخہائے منقار اُسکی سے نکلا کرتی ہے اور سُر ہفتگانہ گو کہ جداگانہ نکالے گئے ہین الا موسیقار سے سے بھی نسبت دیتے ہین۔

حکایت سیوم۔ ذکر ہے کہ ایک بندر درخت نیب پر بیٹھ بیٹھ کے مرگیا۔ چند آنتین اُسکی باعث جست شاخہائے درخت مین خشک ہوکر باقی رہی تھین۔ کوئی حکیم وہان وارد ہوا جو ہین سایہ اُسکے مین دم لیا ناگہان ایک شاخ رودہ سے لپٹی ہوئی ٹوٹ کر پیش حکیم آگری۔ حکیم نے اُس مین رودہ تنا ہوا دیکھ کے ایک چوب رودہ پر ماری تو اُس سے ایک آواز خوش نہایت سُریلی برآمد ہوئی۔ حکیم نے نہایت محظوظ ہوکے سازہائے سرود اور رباب اور سارنگی اختراع کئے۔

حکایت چہارم۔ نقل ہے کہ بزمانہ پیشین جسوقت کوئی شخص ہر ایک علم سے فارغ ہوا تو حضور شاہ عصر سے ورود خطاب حکیمی ہوتا تھا ناگاہ شیخ بوعلی سینا نے ہر ایک علم سے فراغ پایا اور ہر ایک کام مین کمال حاصل کیا جبکہ کوئی فن باقی نہ رہا تو حضور شاہ سے مستدعی خطاب حکیمی ہوئے بعد امتحان بادشاہ عصر نے چاہا کہ شیخ کو بعطائے خلعت اور خطاب حکیمی مفتخر کردین۔ شاہزادہ کو ساتھ شیخ کے کسی قدر عناد تھی کہا کہ واقعی شیخ ہر علم مین عالم ہے الا علم موسیقی کا جاہل ہے۔ حکم ہوا کہ بعد استحصال علم موسیقی تمکو خطاب حکیم عطا

ہوگا - چونکہ شیخ بدآواز تھے لہذا سینا ایجاد کرکے ایسی بجائی کہ بادشاہ کو وجد مین لائے - مگر اُس وقت بھی شاہزادہ موجود تھا فرمایا کہ خود نہین گا سکتا دوسری شی کا محتمل ہے - شیخ کو خطاب طبیبی رہا - ہزار عذر عدم آوازی کیا لاکن بباعث عداوت شاہزادہ بس نہ چلا - اب فی زمانہ شہنا مشہور نزدیک و دور ہے اور آگے دولہ کے بارات مین بجتی ہے یعنی شہنائی سیانائی شاہ -

حکایت پنجم - ذکر ہے کہ بزمانۂ علاء الدین غوری ایک نائک گوپال داس نامی مقام دہلی مین وارد ہندوستان کرتا ہوا اور تنبورہ وغیرہ ہر ایک نغمہ ساز لیتا ہوا وارد ہوا اور پاس امیر خسرو علیہ الرحمہ آیا اور ایسا گایا کہ حضرت کو خوب ولایا - حتی کہ تین رومال اُس عارف باللہ کے یاد خدا مین رونے سے تر ہو گئے - آخرکار نائک مذکور یہ حرف زبان پر لایا کہ یا حضرت آج تک کوئی مجھ سا نہ ہوا ہے اور نہ ہوگا آپ نے فرمایا کہ حال استقبال کا عالم و دانا سرود ساز زمان ہے فَضَّلْنَا بَعْضَكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ اِلا نائک متنبہ نہ ہوا - کہا کہ آپ ایسا کیجئے کہ مین اُس سے معذور رہون ورنہ اپنا تنبورہ بھی عنایت کیجئے آپ نے فرمایا کہ ہمکو مہلت دو سال کی دیجئے بعد انقضائے میعاد معہودہ پھر آکے جو چاہے سو لیجئے - نائک مسطور بزعم حماقت عہد کرکے راہی کسی نواحی کا ہوا - آپ نے مہلت دو سالہ کے یا طفلان شرفا اور نجبا کہ واسطے استحصال قرأت اور درس علم عربی وغیرہ حاضر رہتے تھے علی قدر فہم و ادراک کسی کو بجائے پکھاوج ڈھولک اور کسی کو بجائے تین تنبورہ اور کسی کو بجائے دہرپدا اور چھندا اور پربندا اور دوہا ماٹھا وغیرہ خیال بزبان ہندی اور قول و قلبانا بزبان عربی اور نقش و گل و ترانہ بزبان فارسی ایجاد و تعلیم کرکے ایسا طاق کیا کہ شہرۂ آفاق ہوئے جبکہ وہ نائک بعد انقضائے مدت معہودہ پھر آیا تو وہی کلمہ کبر زبان پر لایا جو کہ بقول حضرت سعدی شیرازی

"تکبر عزازیل را خوار کرد"

ہنگام مقابلہ عہدہ برآنہ ہوا شرمایا اور شاگرد شاگردان حضرت ممدوح ہو کر داخل اسلام ہوا - اُس وقت امیر خسرو نے وہ تنبورہ ہائے اعتزاعی ہر ایک کو ذریعہ رقعہ ہائے اپنے بھجوا دیئے - یہ تنبورہ بابہ شاہ ممدوح پہونچی

شاہ طفلان کو حضور خود طلب کر یا تصواب رائے امیر خسرو بعطائے خلعت اور خطاب قوالی مفخر کیا اور بعد تقرری اذوقہ انکو احضاری حضوری کے لئے حکم دیا اُس زمانے سے قوم قوال مشہور ہوئے یعنی امیر خسرو صاحب نے ایک ذات جُداگانہ مقرر کردی رفتہ رفتہ کثرت یہان تلک ہوئی کہ بارہ چھبیس قوالون مین مقرر ہین یعنی بارہ طریقے فی زمانہ کوئی نایک ایسا نہ ہوا کہ چھبیس تیرہین مشہور ہوتی۔ اسکو عرصہ قریب سات سو برس کے منقضی ہوتا ہے۔

حکایت ششم۔ نقل ہے کہ بعد ہمایون شاہ اکبر شاہ تخت نشین سلطنت دہلی ہوئے تو انتظام ملک بموجب دستور العمل مجوزہ شیر شاہ مرحوم ایسا کیا کہ جمیع رعایا اور برآیا عہد حکومت اُنکی مین راضی رہی۔ ساتھ اسکے کثرت گویون کی اس کثرت سے ہوئی کہ سترہ سو چوکی کی ملازم سلطانی تھے۔ اُس زمانے مین وزرا اور امرا سب لائق تھے بقائے سلطنت کے شائق تھے۔ امور سلطنت مین کبھی کسی طرح کا تخلل واقع نہوا باوجودیکہ شاہ لہو لعب مین مشغول رہے اُس وقت مین چھ شخص ماہران علم موسیقی کامل تھے ایک ایک راگ کے عامل تھے۔ اِلّا نایک عصر سید نظام الدین احمد متخلص بہ مدھ نایک قصبہ بلگرام مین تھے مگر تا بہ حضور شاہ نہ گئے اور دو شخص اول سمیان بیجو باورے دوم گوپال لعل دہلی مین بڑے گایک تھے حضوری شاہ کے لائق تھے مگر بسبب لاپرواہی احضاری سے مقصر رہے ہان اوّل سمی تانسین قوم برہمن گور ولد مکرند شاگرد ہری داس فقیر دوم بیج چند قوم برہمن نوہار ساکن دہلی سیوم سری چند قوم راجپوت ساکن ملک ڈانگر نواح دہلی۔ چہارم راجہ سموکہن سنگھ قوم راجپوت ساکن ملک کہندہر نواح روہیلکھنڈ۔ یہ چارون شخص شاگرد خاندانی تھے انکو حضوری شاہ نصیب ہوئی حتی کہ باعث فرط محبت سلطانی ہر ایک نے اسلام قبول کیا اور حضور شاہ سے راجہ سموکہن سنگھ بخطاب نوبات خان اور تانسین بخطاب عطا حسین خان اور سری چند بخطاب بیج خان اور بیج چند بخطاب چاند خان اور نیز کلاونت مفخر ہوئے۔ اور چار طریقے یعنی تانسین سے گوراری۔ اور بیج چند سے نوہاری۔ اور سری چند سے ڈانگری۔ اور راجہ سموکہن سنگھ سے کہنداری مقرر ہوئے۔ اور فی

زمانہ کہ عرصہ تین سو برس کا گذرتا ہے کوئی اس درجہ کو نہ پہونچا مگر یہ چار بانیان کہنڈہاری نوہاری ڈانگری گورارای مشہور ہین اور عرصۂ مذکور سے ذات کلاونتی کہلائی اور چار و بانیان مشہور ہوئین - اورنگ زیب کے ساتھ راجہ سمکھن سنگھ منعقد ہوگئی چنانچہ اولاد تانسین سے رباب بجانیوالے - اور اولاد سمکھن سنگھ سے بین کا رموجود ہین اور اُن دونو کا سلسلہ کم ہے الا بانیان چار و بقیہ لوگ جانتے ہین اور راقم بھی آگاہ ہے چارون طریقے کے آلاپ جدا گانہ ہین

حکایت ہفتم نقل کرتے ہین کہ ایک نایک تنبورہ کی کوڑیون سے آٹا خریدے کنوئے پر جاکے آلا پتا تھا اور پانی کنوین کا اوپر آجاتا تھا اُس سے وہ آٹا گوندھ اور جنگل کو راہی ہوتا وہان جاکے انبار لکڑیونکا جمع کر پھر الا پتا کہ وہ جل اُٹھتین اُس آگ سے روٹی پکا کھاتا - اسی افلاس مین حیات مستعار تلف کی صبح کو چار کوڑیان تنبورہ مین پھر لگا لیتا اور زیادہ چار کوڑی سے تمام عمر طامع نہ ہوا - اسی توکل مین عمر تمام کی - کبھی نہ منت خاص و عام کی - بے طمع ہونا نزدیک اقم بڑا کمال ہے یہ نعمت بے زوال ہے بہرحال قدرت لایزال ذوالجلال ہے -

حکایت ہشتم نقل ہے کہ مسمی چاند خان لڑکے اپنے کو تعلیم کرتا تھا - عرصہ بارہ برس کا منقضی ہوگیا اور آشائی سے انترے پر نوبت نہ پہونچی - ایک روز مان لڑکے کی طبیعت مین آیا طمانچہ رخسارہ لڑکے بیچارہ پر مارا اور کہا کہ تجھ پر کیا خدا کی مار ہے کہ ایک آشائی بھی تمام نہ ہوئی - تب چاند خان نے آزردہ ہوکے انترا شروع کروایا اور کہا افسوس تو نے عجلت کی اور تاثیر پر نظر نہ کی - اب مقام غور ہے کہ جس آشائی کی بارہ برس مشق ہو کیونکر ایسی چیز پُر اثر نہ ہو واللہ اعلم بالصواب -

حکایت نہم راویان اخبار یون زمزمہ پرداز ہین کہ سبحان خان نے عہد خسروی مین دست نغمہ دراز کیا اور گویئون سے کہ فیما بین انکے حسد اور بغض زیادہ تر ہوتا ہے - عرض کیا کہ حضور شاہ سے دیپک راگ کی فرمایش نہین ہوتی ہے - آخر کار سلطان نے فرمایش دیپک فرمائی کسی نے حکم سلطانی کی تعمیل نہ کی - سبحان خان نے بعد ادائے آداب دست ادب باندھ عرض کیا کہ غلام تصدق ہونے کو طیار ہے

اور قدیم نمکخوار ہے بہرحال جان نثار ہے ایک حوض برف سے معمور کیا جاوے اور کمر کمترین مین زنجیر باندھی جاوے جسوقت کہ زہرۂ برف تاثیر راگ سے آب آب ہو جائے اُسوقت تابعدار کھینچ لیا جاوے تو مرغ جان نیم جان جان نثار تصدق فرق مبارک آشیانہ کالبد سے پرواز نہ کرے آخرکار ایسا ہی ہوا کہ برف گھلی مگر براہ حسد کشیدہ زنجیر مین دیدہ و دانستہ اس قدر تامل ہوا کہ تمام جسم سبحان خان آبلون سے گلزار ہوا حتی کہ صورت جذام آشکارا ہوئی تب تو وہ بیچارا آفت کا مارا پریشان ہوا مگر چارہ ساز زمان کا اسکو کچھ اشارا ہوا کہ اس ہند سے مُنہ موڑ خویش و بیگانہ سے کنارا کر اہل و عیال کو چھوڑ خانۂ خدا کی راہ لے قسمت نے یاوری کی حج کعبہ سے فارغ ہو مدینہ منورہ مین آ۔ بصدق دل زیارت مزار شریف شفیع روز محشر قسیم حوض کوثر پیغمبر خدا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہو جسم زار اپنے کو جو ہین بہ نیت خلوص مزار منورہ سے مس کیا صحیح وسالم چشم زدن مین بہ ازصورت اصلی ہو گیا۔ جس وقت کہ پھر واپس آیا شاہ عصر نے پہلے سے زیادہ اعزاز اور اکرام اُسکا فرمایا۔ اُس زمانہ مین بجاے سبحان خان نام اپنا سُرجان خان مشہور کیا تھا۔ مگر حاجی سبحان خان ملقب رہا سبحان اللہ سرودپرداز کون و مکان کو کیسی خاطر اپنے حبیب کے زوار کی منظور ہوئی کہ بتصدق فرق مبارک سب بلا دور ہوئی ایسے صدہا معجزے محبوب رب العالمین اس دار ناپائدار مین نمودار ہوئے ہین اور تا یوم القنا وہ فیض عام ہر خاص و عام پر مانند چشمۂ ذوالفقار جاری رہیگا۔ خوشا طالع اُسکے جو درشاہوار اور لولوے آبدار زیارت مزار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پُر کنار ہو۔

حکایت دہم۔ روایت ہے کہ ایک بادشاہ بت پرست نے تالسین کو طلب کر کے یہ کہا کہ تم بت پرستی اختیار کرو۔ تالسین نے بجواب اُسکے وہ سر پیدا کیا کہ یا سر و گردن بت کا آگے تالسین تابقدم خم ہو گیا تب تالسین نے اُس سے کہا کہ یہ اُسکی شان مین ہے کہ جسکے باعث سے زمین و آسمان قائم کیا گیا اور ہزارہا کفار نے اسلام قبول کیا آخرکار وہ بادشاہ بھی ایسا شرمایا کہ اُس سے کچھ نہ بن آیا بجز اسکے کہ ایمان لایا۔ مگر یہ انسب اقلم اُس زمانہ مین کوئی بادشاہ بت پرست نہ تھا یہ اشارہ بہت کسی راجہ کے ہو تو کیا عجب ہے۔

حکایت یازدہم نقل ہے کہ وقت مرگ تانسین نے یہ وصیت کی کہ جو کوئی ایسا گاوے کہ میری لاش کو ہلاوے وہ بعد میرے میری جگہ پاوے یعنی گندہ ہرپ کہلاوے جسوقت طائر روح قالب قفس عنصری سے پرواز کرگئی۔ تمامی لڑکے تانسین کے باری باری سے گاوے کچھ نہوا مگر بلاس خان داماد ثانی تانسین ایسا گایا کہ میت کو زلزلہ آیا اور زبانی نواسہ ہاوے تانسین کہین کہین کا رہین یہ روایت ہے کہ ایک لڑکا تانسین کا صحرا نورد تھا لوگ اُسکو نصف النہار لاوے جبکہ وہ آیا تو اُس نے اپنے گانے سے اُس لاش کو ہلایا بلکہ پلٹا کھلایا کہ حضار کو مسند نشینی اُسی کی منظور ہوئی۔ وہ مجنون وارستہ تو تھا ہی راہی بایہ پایہ ہوا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

حکایت دوازدہم۔ راویان اخبار یون روایت کرتے ہین کہ ایک روز تانسین روبرو اکبر بادشاہ گا رہا تھا کہ ایک عالم محویت تھا اور مسمّی نوبات خان بین بجا رہے تھے تانسین نے ایک تان مین ایسی گرہ دی کہ وہ نوبات خان سے ادا نہ ہوئی۔ تب اُس نے کہ اصل مین راجپوت تھا تلوار تان ایک ضرب لگائی اور کہا کہ لے یہ تان تو پوری اُتر آئی۔ بادشاہ نے انتقام چاہا۔ تانسین نے عفو تقصیر چاہی اور عرض کیا کہ یہ زخم ہرا خشک ہو جائیگا۔ داماد کہان سے آئیگا بتصدق فرق مبارک جان بخشی فرمائی جائے سلطان نے بہ خاطر اُسکی بخشی۔ واللہ اعلم۔

حکایت سیزدہم۔ ذکر ہے کہ ایک روز حسین خان بمقابلہ لالہ بھوانی دین پکھاوج بجاتا تھا۔ بھوانی دین نے براہ سراب تدویر دست راست اُسکا کاٹ ڈالا بعدہٗ خان مذکور نے دست چپ اپنا ہموزن دست راست طیار کیا اور چند عرصہ مین الفاظ پکھاوج کے طیار کیے اور پھر حضوری شاہ مین جاکے مقابلہ بھوانی دین کا کیا اور جب دربار مین جاتا تو بعد از برخاستگی دست سلام نہ کرتا اور یہ ٹکڑا بجاے سلام مُنہ سے ادا کرتا۔ وہ یہ ہے اکتیس لفظ کا ٹکڑا۔ گھی[1] دہن[2] تا[3] کٹ[4] دہت[5] تا[6] گھی[7] لی[8] تت[9] کت[10] تھن[11] تھن[12] تت[13] دھکٹ[14] کتا[15] لی[16] دہی[17] کہتا[18] دہی[19] دہ[20] دہے[21] دہی[22] دہا[23] تت[24] تا[25] تا[26] دہی[27] دہ[28] دہی[29] دا[30] [31]

غلطنامہ کتاب معدن الموسیقی

نمبر صفحہ	نمبر سطر	لفظ غلط	لفظ صحیح	نمبر صفحہ	نمبر سطر	لفظ غلط	لفظ صحیح
۲	۱۱	محلی	مخلی	۳۷	۳	ڈھرید	ڈھریدہ
۴	۱۲	یہ عطیہ	بہ عطیہ	۳۹	۱	پیٹہ	پیٹھ
۸	۵	افضال	افصال	۴۰	۳	بُہریوزہ	بُہریوزہ
۸	۷	بنظر پردہ داری سے	بنظر پردہ داری	۴۱	۴	مرقوم	مرقوم ہے
			پردہ دری سے	۴۲	۴	ملاذم	ملازم
۱۰	۱۵	امیر قدس سرہ	امیر قدس سرہ	۴۴	۱۴	باج پئی عطای	باج عطائی
۱۳	نوٹ سطر اول	ایہم	بہم	۴۷	نوٹ سطر اول	دہ ہوس	دہ ہومس
۱۴	۱۱	سمی کوسلا	مسماۃ کوسلا	۴۸	۹	گنیٹا	گنیشا
۱۵	۰	دیباچہ	باب اول فصل اول	۵۱	۱	ہندوستان کے والی	ہندوستان کے ایک والی
۱۷	۷	الفاظ سی سے	الفاظ سے پہلے	۵۱	نوٹ سطر ۲	ملاقی وہوئی	ملاقی جو ہوئی
۱۷	۱۸	کہ اُس پہلے	کہ اوس سے پہلے	۵۲	۶	دھریدی	دھریدئی
۲۴	۴	چاریون	یہ چاروں	۵۴	۷	سگہر	سکہر
۲۵	۸	جرکہ	جرگہ	۵۶	۷	کہن سے	کہن سے
۲۶	۱۶	سال گی	سالگی	۵۹	۱۱	تت	تنت
۲۷	۱۰	مستثنیٰ	مستثنیٰ	۶۱	۸	خانہ آدار	خانہ وار
۳۲	۱۵	راخرشائقین	واخرشائقین	۶۱	۱۴	پھراسے ۴۳	پھرانسے
۳۴	۱۵	دہریدے	دہریدئے	۶۱	۱۴	خبرہیں	ہیں خبر ۴۳ ہیں
۳۴	نوٹ	سے ادلہ	سے ادل	۶۱	۱۴	سکرٹ الانبا	سکرٹ الانبا
۳۶	۱۸	مرجانا ہولی کا	مرجانا ہولی کا	۶۱	۱۵	سکڑی لکڑی	سکڑی لکڑی

نمبر صفحہ	نمبر سطر	لفظ غلط	لفظ صحیح	نمبر صفحہ	نمبر سطر	لفظ غلط	لفظ صحیح
۶۱	۱۶	سترین	سرین	۷۹	۱۶	مورچنا	مورچہنا
۶۵	نوٹ سطر اول	ہوا ہندی	ہوا بندی	۷۹	نوٹ سطر اول	ہندی ہے مشکلات	ہندی ہے اول مشکلات
۶۶	۱	تاج	مزاج	۸۰	۵	جاگزیر	جاگزین
۶۷	۲ و ۳	ستبک	سبتک	۸۰	۷	نکری	مقری
۶۷	۷	خاسک	خاشاک	۸۰	۸	نکری	مقری
۶۸	۶	معلوم ہوا	معلوم ہو	۸۰	۱۴	نکرین	مقرین
۶۸	۱۰	رورشنی	روشنی	۸۰	۱۵	دیوزاد	دیوزادون میں
۶۹	۰	فصل چہارم	فصل پنجم	۸۰	نوٹ سطر اول	رہکا معنی	رہکلا یعنی
۶۹	۱۴	مثل نو مثلاً	مثلث مثلاً	۸۱	۰	باب اول فصل ہشتم	باب اول فصل نہم
۷۳	۷	ستبک	سبتک	۸۱	۱	یون زبان	یون زبان
۷۳	۷	ستبک	سبتک	۸۱	۱	ارامی راگ	اسامی راگ
۷۳	۷	ستبکن	سبتکین	۸۱	۲	سیقم	سفتم
۷۳	۸	ستبک	سبتک	۸۱	۳	جوشنا	جوشتا
۷۴	۳	مثل لو مثلاً	مثلث مثلاً	۸۳	۲	ہفکانہ ہے	ہفتکانہ سے
۷۴	نقشہ کے آخر میں سطر اول	وانہ	وارنہ	۸۳	۲	بچھر بروزن عذرہا وجا	پتھر بروزن عذرہا بہار جا
۷۵	۱۳	دکھا دکھا	دہا دہا	۷۳	۱۵	سرتار نواز اور سہ حقیر	سرتار نواز اور یہ حقیر
۷۶	۶	مثل لو	مثلث	۸۳	۱	لیگیا اور بارہ	لیگیا کے دربارہ
۷۹	۲	ایسی ہے	اس سے ہی	۸۷	۱۳	پرت	پرت
۷۹	۱۱	ستبک	سبتک	۸۸	صحیح	نقشہ علیحدہ شامل ہو دیکھو صفحہ	
۷۹	۱۵	مورچہا اور	مورچہا اور	۸۹	۴	جہاں پر واضح ہو	جہاں پر واضح ہو

نمبر صفحہ	نمبر سطر	لفظ غلط	لفظ صحیح
۸۹	۱۰	بازت	تارت
۹۰	۴	کہاہیل	کہاہیل
۹۰	۵	کہ بیچ	کہ بیچ
۹۰	۶	مشترت وزارات	مشترت وتارات
۹۰	۱۷	دلچیپ وچیت	دلچیپ وچیت
۹۲	۱	کھیتی	کھپتی
۹۲	۴	سامنے	سامع
۹۲	۱۳	کھرچ ہے	کھرچ سے
۹۳	سطر ۱۲ خانہ ۲	ستارے	ستارا
۹۳	خانہ ۷	۷۔ابروکرتا	۷۔ابروکتا
۹۴	۳	سرامان خوش	سرایان خوش
۹۴	۶	بانفس	بالفعل
۹۴	۱۱	شُربہ ارہے	شُربہ آرہے
۹۴	۱۱	اداددکا	اوردکا
۹۴	۱۵	تارسیدہی	تاں سیدہی
۹۴	۱۵	ازروے ساب	ازروے حساب
۹۵	۱۱	بیان یوم کن ہیں	بیان سیوم کن میں
۹۵	۱۲	واسے کن کا	واسطے کن کا
۹۵	۱۳	واجاتہ سے	راجا تہ سی ہے
۹۵	۱۴	توہرحال	توہرحال
۹۵	۱۴	ہن کے ظاہر ہوا	ہن کے ظاہر ہوا
۹۵	۱۵	تقبیل	تقبیل
۹۵	۱۶	حکّہ ناہم	حکّہ ملایم
۹۶	۳	اور ہاسے	اور دہا سے
۹۶	۱۲	آا کے بعد	آآ کے بعد
۹۶	۱۳	بقبول ہندن	بقبول ہندی
۹۷	۰	باب اول فصل	باب اول فصل یازدہم
۹۸	سطر ۱۳ خانہ ۳	ۃ ۃ ۃ ۃ ۃ ۃ ۃ ۃ ۃ ۃ ۃ	ۃ ۃ ۃ ۃ ۃ ۃ ۃ ۃ ۃ ۃ ۃ
۹۹	۰	باب اول فصل نہم	باب اول فصل یازدہم
۱۰۰	سطر آخر خانہ ۶	۲۸	۲۷
۱۰۰	سطر آخر خانہ ۷	۲۹	۲۷
۱۰۱	۶	ہین وبیدانت	ہین ودبیدانت
۱۰۲	۱	لہرقام	شرقائم
۱۰۲	۲	دوسراسر	دوسراشر
۱۰۲	۳	لبنی عداوت	یعنی عداوت
۱۰۲	۳	مثلث توشلاً	مثلث مثلاً
۱۰۲	۴	اترومقام	اثرومقام
۱۰۲	۱۳	اوراوسے تار	اوراوسی بین تار
۱۰۲	۱۷	ستون	تیتون
۱۰۳	۴	بتدیین	بتدیان

نمبر صفحہ	نمبر سطر	لفظ غلط	لفظ صحیح	نمبر صفحہ	نمبر سطر	لفظ غلط	لفظ صحیح
۱۰۳	سطر ۱۶ خانہ ۳	سا گا سا	سا گا سِا	۱۲۳	۶	ازالاب ہومی	ازالاب ہولی
۱۰۴	۶	موسیقی کا	موسیقی کے	۱۲۵	۰	باب دوم فصل سیوم	باب دوم فصل چہارم
۱۰۴	۷	مہادیو ہے	مہادیو جی ہین	۱۲۶	۱	تیور کومل ،	تیور کومل
۱۰۵	سطر ۹ خانہ ۵	دَ	دَہا	۱۲۷	۱	مم دَیانِ	مم دَہانِ
۱۰۵	سطر ۱۰ خانہ ۸	بس رگ	سَن رگ	۱۲۹	۱۱	سمندر	سمندر
۱۰۶	سطر ۴ خانہ ۷	پ	پ	۱۲۹	۱۳	نواس ہین	نواوس ہین
۱۰۶	سطر ۱۱ خانہ ۴	ن	نَ	۱۳۰	۱۶	کوڑیا نے	کوڑیا ئے
۱۰۶	۱۸	لاجم	لاجّم	۱۳۱	۱۵	پرزر جوڑا	پرزرد جوڑا
۱۰۷	۳	قاریان اسان	قاریاں سامان	۱۴۰	نوٹ سطر ۱ پر	مختلف لیکی	مختلف لیکے
۱۰۷	۷	کوزہ صغار	کوزہ صغار	۱۴۱	۰	فصل ہفتم	فصل ہشتم
۱۱۱	۱	سوڑج	سوریج خان	۱۴۲	۱۰	بڑہس	بڑہنس
۱۱۱	۱۲	آمکو بطرنہ	آمکو بہ انہ	۱۴۳	۱۱	ایجاد	ایجاد
۱۱۱	۱۳	بوکیلان	باکالون	۱۴۳	۱۳	اور باجوتی	اور جاجونتی
۱۱۲	۴	علی نصاحب	علی خانصاحب	۱۵۰	۶	زوئیہ مہادیو	زوجۂ مہادیو
۱۱۳	۵	فصل اول	فصلہ دویم	۱۵۰	۸	غلبہ را ئے	غلبہ را ئی
۱۱۳	۹	دمنجلہ	سومنجلہ	۱۵۰	۹	سرراگ	سررا گ
۱۱۵	۵	موم ہا	موم رہا	۱۵۰	۱۹	لکت	لَلت
۱۱۵	۵	فرمائی ہو سخہ اس	فرمائی ہو جنانچہ اس	۱۵۳	۱۶	خورد کلان	خورد و کلان
۱۱۸	۴	ہوتی ہے	ہوتی تھی	۱۵۳	۱	ساؤنی	ساؤتی
۱۲۰	۹	نظر پڑے	نظر پڑے	۱۶۳	۱۳	یلن	یمن

نمبر صفحہ	نمبر سطر	لفظ غلط	لفظ صحیح	نمبر صفحہ	نمبر سطر	لفظ غلط	لفظ صحیح
۱۶۳	۱۷	افیون	ایسون	۱۷۳	۱	اُس زمانے	اس زمانے
۱۶۳	۱۸	آبیہاس	آبیہتاس	۱۷۳	۱	اُس زمانے	اِس زمانے
۱۶۴	۱۵	اختیار منصف	اختیار مصنف	۱۷۵	۱۲	تقسیم کیا ہے	تقسیم کیا ہے
۱۶۴	۱۷	شمال رو و نوحیرا	شمال رو نوحیرا	۱۷۷	۱۴	ہنڈول نیاوتی سے	ہنڈول نیاوتی سے
۱۶۵	۱	عذبان دکن	زبان دکن	۱۷۷	۱۶	مرکب ہین ہوے	مرکب ہین ہوے
۱۶۵	۰	باب دوم فصل نہم	باب دوم فصل دہم	۱۷۸	۲	مسپورن	سمپورن
۱۶۵	۲	ہفتم دہر و زبان	ہفتم دہر و زبان	۱۷۸	۳	سدہ سارنگ	سدہ و سارنگ
۱۶۵	۳	بندش اردبیار	بندش ناز و نیاز	۱۷۸	۳	گذرہار تو لگتی ہو	گندہار تو لگتی ہو
۱۶۵	۹	ترکیب دیکے	ترکیب دیکھے	۱۷۸	۷	سارنگ وسرہ	سارنگ وسدہ
۱۶۵	۱۰	بیان شش عشق	بیان سوزش عشق	۱۷۸	۱۰	بجاے بہیاس و	بجاے بہیاس
۱۶۵	۱۶	وہ بہی مثل	وہ بہی مثل	۱۷۸	۱۲	مرکب کوجری سے	مرکب گوجری سے
۱۶۶	۸	سعاناسی	سوارستی	۱۷۸	۱۶	گوری و نبک	گوری و بنک
۱۶۶	۱۱	قای محمود	قاضی محمود	۱۷۹	۰	فصل اول	فصل دوم
۱۶۷	۷	پوشیدہ رہے	پوشیدہ نہ رہے	۱۷۹	۴	سری سے مرکب ہے	سرہی سے مرکب ہے
۱۶۷	۷	یہ نقشے ما	یہ نقشے بہی	۱۷۹	۸	بعض لے تردیک	بعض کے تردیک
۱۶۷	۸	اس صور	اس صورت	۱۸۳	۵	تردکٹ	ترکیب
۱۶۷	۹	شائقین نقسہ	شائقین نقشہ	۱۸۳	۷	ٹکڑا ایک تاکہ دہکٹ	ٹکڑا ایک تاکہ دہکٹ
۱۷۲	۵	کندہار و مٹوہر	کندہار و مٹوہر ۲۱ ۲۲	۱۸۳	۱۳	دکٹ	دہکٹ
		وسرو و انجہہ	وسرو و انجہہ ۲۳ ۲۴	۱۸۳	۱۲	تکن	تکن
۱۷۲	۷	منجلہ راگنی	منجملہ راگنی	۱۸۴	۱۸	مثلاً اول	مثلث مثلاً جیسے اول

نمبر صفحہ	نمبر سطر	لفظ غلط	لفظ صحیح	نمبر صفحہ	نمبر سطر	لفظ غلط	لفظ صحیح
۱۹۱	۸	سگرتی خالی	بخط جلی خالی	۲۲۳	۰	فصل ہشتم	فصل نہم
۱۹۳	۱۴	تُہن ۳	تُہن ۳	۲۲۴	۰	باب ششم فصل نہم	معدن الموسیقی
۲۰۳	۱۵	اے بیا یکی	اے بیاریکی	۲۲۴	۱۳	توآ شابہ	توآ مشابہ
۳۱۳	۰	فصل اول	فصل دویم	۲۳۵	۱۸	استارہ سمت	اشارہ سمت
۳۱۵	۹	انتلاف	اختلاف	۲۴۶	۹	علی ہذا القیاس	علی ہذا القیاس
۳۱۷	۰	فصل چہارم	فصل پنجم	۲۴۸	۱۶	یعنی ہمزہ	یعنی ہمزہ
۳۱۹	۰	فصل پنجم	فصل ششم	۲۵۸	۶	رقم مولفہ	راقم مؤلف
۳۲۱	۰	فصل ہفتم	فصل ہشتم	۱	۹،۸	اور کتاب لکھ رہے ہے	یہ عبارت لفظ کر رہے ہیں ناناصاحب
				۷	۱۵	دادا صاحب	دادا صاحب

(صحیفہ صفحہ ۸۸ متعلق معدلات مصنوعی)

| | | |

تاریخ طبع کتاب ہذا

نتیجۂ فکر جناب سید منشی قمرالدین احمد صاحب قمر تمیمی سندیلہ

یہ اپنے طرز کی پہلی عجب تصنیف ہے۔ آئین — کہین دھرپد کہین ٹھمری کہین ٹپہ کہین سرگم
کرم اس کے مصنف تھے طبیب و شاعر یکتا — وہ موسیقی کے فن کے تھے نہ موجد بلکہ تھے خاتم
نہان تھا ایسا کامل آہ گمنامی کے پردے مین — لحد پر بیکسی کرتی تھی اسکے نام کا ماتم
کیا احسان میرواجد علی نے اُسکو چھپوا کر — کرم کا نام زندہ ہو کے اب ہے اشرف اکرم

میسحی سن مین یہ تاریخ مین نے اسی قمر کہدی
کتاب نغمۂ دلچسپ و مطبوعِ دلِ عالم
سنہ ۱۹۲۵ء

ختم شد

اعلان

بجائے حقوق بذریعہ اخبری عنوانات کے کتابی صاحب

طلب عبارت اخفر کتاب چھپوانے یا کسی دوسری زبان میں

ترجمہ اپنی کتاب کرنے شائع کرانے کا قصد فرمائیں۔

جس کتاب پر پبلشر کے دستخط یا مہر نہ ہو وہ پائرٹڈ سمجھا جائیگا